

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله الذي جعل في كتابه ما لا يحصى  
 من العجايب والبركات والنعمة  
 التي لا تحصى والبركات التي لا تحصى

الحمد لله الذي جعل في كتابه ما لا يحصى  
 من العجايب والبركات والنعمة  
 التي لا تحصى والبركات التي لا تحصى

الحمد لله الذي جعل في كتابه ما لا يحصى  
 من العجايب والبركات والنعمة  
 التي لا تحصى والبركات التي لا تحصى



الحمد لله الذي جعل في كتابه ما لا يحصى  
 من العجايب والبركات والنعمة  
 التي لا تحصى والبركات التي لا تحصى

الحمد لله الذي جعل في كتابه ما لا يحصى  
 من العجايب والبركات والنعمة  
 التي لا تحصى والبركات التي لا تحصى

الحمد لله الذي جعل في كتابه ما لا يحصى  
 من العجايب والبركات والنعمة  
 التي لا تحصى والبركات التي لا تحصى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي أرسلناك بالهدى والرحمة والبرهان  
 خلقكم من نوره وخلق من هادى هادى من هادى هادى  
 كبرياء ونبأ ونبأ ونبأ ونبأ ونبأ ونبأ ونبأ ونبأ  
 بشارا ونذيرا وعلى الله الاكفهار واخصا به الاكراد كلنا  
 ذكركم الذكركم عن ذكركم العافلون

بسم الله الرحمن الرحيم  
 محمد الدين شاه جهان آبادى تيسرى شريف مولانا  
 محمد اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولانا تيسرى شريف مولانا  
 التوسيع التوسيع التوسيع التوسيع التوسيع التوسيع التوسيع التوسيع  
 دون من كبرياء شهاب الله كبرياء شهاب الله كبرياء شهاب الله  
 صادق بله دینی جمع احسانات خواجہ ضیاء الدین احمد صاحب حفظہ اللہ علیہ

عنی آفات الدارین کہ اگر ایک رسالہ حقوق میان بیوی کے مین کہ متضمن ہو  
 شادی عنی کی رسوں فقیر کو اور تشریح کو تالیف کیا جاو تو بہت مناسب  
 کہ اکثر مرد و عورت حقوق آپس کے مین بہت قصور کرتے مین اور طرح طرح  
 کے ہنریات کے مرتکب ہوتے مین پس یہ پرچہ ان اگر جہ عہدیم انصاف  
 تھا لیکن فیضر نفع اور فلاح مسلمان کے قصد کرنا والا اسکے لکھنے کا ہوا اور اسکو  
 اور پر ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک قاتمہ کی روایات چھو سے مرتب کیا  
 مقدمہ مین بیان و فائدہ ہے اتباع احکام خدا اور رسول کا اور بیان ہے  
 تقویٰ اور شرک کا اور بدعتی اچھا اور سبک جانے کے گناہوں کا اور ایک باب  
 مین حقوق خاوند کے کہ بیوی پر مین اور دوسرے باب مین حقوق بیوی کے  
 کہ خاوند پر مین اور اسی ضمن مین شادی عنی کی بیوی مین وغیر ذلک مذکور  
 مین اور قاتمہ مین ایک خطبہ ہے مثل اوپر ان روایت چھو اور فائدہ کے  
 اور اسکا نام صحفہ الرسول مین رکھا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اسکو دستور العمل  
 اپنا کرے تا فلاح دارین حاصل ہو اللہم وفقنا لصلح الاعمال و مخرجنا من  
 حجبنا عن النور و انما ہم معہ صبر جانا چاہئے ہر مسلمان مرد و عورت  
 کو کہ ہر مین فرمان پر داری کرے انکدام اور رسول کی اور دوست رکھے  
 اسدا اور رسول کو اور اپنے احکام کو اور بیگے گناہوں سے اور اچھا  
 اور بد کانہ بنے گناہوں کو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ

[illegible]



پس تحقیق انکار کیا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا میں

احدکم حق یکنون لکواہ متبعاً لما حیث بہ<sup>۱۰</sup> یعنی نہیں پوز

ہو یا ایک تمہارا یہاں تک کہ ہو خواہش اسکی تابع واسطے اوس بہر کہ

کہ لایا میں اوس کو مینے دین اسلام اور شریعت اور رعایت سبے امور

میرے کہ کہا کما یکو عمل خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا میں ان قد

ان تھم و تھنی و کبش فی قلبہ غش لا حد فاعل کفر کا

یا یلینی و ذلک من ستنی و من اجبت ستنی هذا احبک و من

کانت معی فی الجنة<sup>۱۱</sup> مینے اسے چورھے سے بیٹھ

میرے اگر قدرت رکھے تو یہ کہ مع کرے تو اور شام کہ

اس حال میں کہ جو ترے ولین کو دست و تقاق کیسی طرف سے تو کہ

فرمایا<sup>۱۲</sup> سے بیٹھے میرے اور یہ صاف رہنا سیری

ہے اور جنے دوست رکھی سنت سیری پس تحقیق دوست رکھا بگو

اور جنے دوست رکھا بگو جو کا ساتھ میرے جنت میں اور فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا میں احدکم حق اکو

احدکم حق و لک و لک و لک و الناس اجتمعین

مینے نہیں پوز اس میں ہو یا ایک تمہارا یہاں تک کہ ہو نہیں بیت دو

طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور فرزند اوسکے سے اور

۱۰

۱۱

۱۲

ہو تم اور فرمایا وکن یثیق اللہ کفکھن جگا و یکن زرقہ من  
 حیث لا یحتسب الالبسہ + میں نے جو کوئی ڈیرے اسد سے  
 پیدا کرتا ہے اسد اس کے لئے راہ غلامی کی میں نے سختی دینا  
 اور آخرت کی سے اور رزق دینا ہے اس کو اس جگہ سے کہ گمان  
 نہیں کیا آخر آیت تک آیا ہے حدیث شریف میں کہ فرمایا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں جانتا ہوں ایک آیت اگر عمل میں  
 اس پر لوگ تو کفایت کرے او کو وہ آیت یہ ہے وکن یثیق اللہ الخ  
 انتہی + حضرت شیخ عبدالحق رح نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ  
 میں نے اگر عمل کریں لوگ اس پر میں نے تقویٰ کریں تو البسہ کفایت  
 کرے او کو طلب رزق سے اور نیچ اوٹھانے سے بچے دینا اس کے کہ  
 کہا ہے بعض شاخ نے کہ ہر قوم کے لئے ایک فیہ ہے اور حریف ہمارا  
 تقویٰ اور توکل ہے انتہی + اور کتاب مفتی الطالب لنیل المطالب میں لکھا ہے کہ  
 اصل اور عمدہ ترین اسباب دفع شہوات تقویٰ ہے اور تمام خیر و سعادت  
 دین کی تقویٰ کے نیچے گرہی ہیں اس جہت سے کہ مدار عبادت کا کہ  
 موجب سعادت کی ہے تین چیزوں پر ہے ایک تو توفیق اللہ سے بندہ کو  
 عمل اور دوسری اصلاح و تقصیر عمل کے تا تمام ہو عمل اور تیسرے قبول کرنا  
 حق تعالیٰ کا عمل کو اور فیہ ان تینوں چیزوں کا حق تعالیٰ کی طرف سے وعدہ

کیا گیا ہے تقوے پر جو کوئی تقوے اختیار کرے البتہ ان چیزوں کو روک  
 کر پیچھے اور پہنچنا انکو البتہ موجب سعادت داریں گاہے اور وعدہ عطا کرنے  
 ان تینوں چیزوں کا قرآن میں موجود ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَجْرِمُ الْمُتَّقِينَ ﴿۲۸﴾  
 یعنی توفیق اور وعدہ خدا کی ساتھ متقیوں کی ہی فرمایا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ  
 وَفِي تِلْكَ اٰيَاتٍ لِّكُلِّ اُمَّةٍ لِّعَلَّاهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۲۹﴾  
 اے ایمان والو! ڈرو خدا سے اور کہو بات محکم اصلاح کر گیا یعنی  
 سنو اور دیکھا خدا عمل تمہارے اور فرمایا اِنَّا مَقْبِلُونَ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۰﴾  
 یعنی قبول نہیں کرتا خدا عمل کو مگر متقیوں سے اور اور بخت چیزیں خیر دین  
 دینا کی مربوط ساتھ تقوے کے کی ہیں جیسے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَاَدۡ  
 تَقُوا لَآ يَكۡفِيَنَّ كُفۡرًا كُفۡرًا وَاَدۡ تَقُوا لَآ يَكۡفِيَنَّ كُفۡرًا كُفۡرًا  
 کرو نہیں ضرر کرے گا تمکو مگر کفر کا کچھ اور فرمایا وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ  
 جَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا مِّنۡ حَرِّہٖ سَیۡرًا سَیۡرًا ﴿۳۱﴾  
 جو کہ اوپر ابھی مذکور ہوئی اور فرمایا وَاَتَقُوا وَاَطِيعُوا بَعۡثَہُمۡ  
 ذُنُوبَہُمۡ کُفۡرًا یَعْنٰی دُرُودِہٖ سے اور اطاعت کرو میری  
 بخشش کا اسد تمہارے لئے گناہ تمہارے اور فرمایا  
 وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۲﴾ یعنی اسد دوست رکبتا ہے  
 متقیوں کو اور فرمایا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرٰی  
 فِي الْحَيٰۃِ الدُّنْیَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ﴿۳۳﴾ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے

جو کہ اوپر ابھی  
 مذکور ہوئی اور  
 فرمایا وَاَتَقُوا  
 وَاَطِيعُوا بَعثَہُمۡ  
 ذُنُوبَہُمۡ کُفۡرًا  
 یَعْنٰی دُرُودِہٖ سے





مذکورین لیس کے الٰہیات اُمّوا وعلیٰ الصلوات جننا رحمۃ اللہ علیہم  
اور تقویٰ سے بمعنی اجتناب کر نیکی فضول ملال سے بھی حدیث شہور سے ظاہر  
ہے کہ فرمایا آنحضرت معلوم ہے متیقن کو اس سے کیا متقی کہتے ہیں کہ ترک کرتے  
ہیں اور منجز کو کہ اس میں خوف نہیں ہے بخوف اسکے کہ بڑھیں اور چیز میں کہ  
اور میں خوف ہے اس لئے پس تقویٰ ہے پارسیم پر ہوا اور یہ قسم اخیر اہم اور  
درجہ بابت تقویٰ کی اور موجب سعادت دارین اور حاصل ہونے میں نہ تو کی ہے  
اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے بندہ متقی حساب اور عیب جس اور سزائش کا  
ہوتا ہے اور ساتھ کرنے اسکے کے پہچنے والا تمام بہلا پھرن اور قربتون اور  
نعمتون کو ہوتا ہے اور اس کو متقی کامل کہتے ہیں والا تقویٰ شرک اور حرام  
اور گناہوں ہر مومن پر فرض ہے اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے چھٹی اور  
ہوتا ہے اور ترتیب استعمال تقویٰ کی نفس میں یہ ہے کہ بقوت تمام قیام کر  
نفس کو تمام گناہوں سے باز رکھے اور تمام فضولوں سے پرہیز کرے اور تمام  
اعضا کو کام تقویٰ کی دے اور ہر عضو کو کہ جن جن چیزوں کے لئے پیدا کیا گیا  
ہے استعمال میں لاوے اور عمل حرام و لایق سے باز رکھے  
تمام ہو اکلام صاحب منفی کا پس ہر شخص کو چاہئے کہ ان  
مضامین میں غور کرے کتب سنت ہر حال میں اپنے پر لازم  
ارہے اور کفر اور شرک اور بدعت اور گناہوں سے پرہیز کرے

مذکور ہیں لیکن کلام الدین اماناً و عیناً الصلحین جتنا حرف کا حکم ہوتا ہے  
 اور تقویٰ یعنی اجتناب کرنی کی فضول مبالغہ سے بھی حدیث مشہور سے ظاہر  
 ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے متقیوں کو اس سبب متقی کہتے ہیں کہ ترک کرنے  
 میں اوس چیز کو کہ اوس میں خوف نہیں ہے بخوف اسکے کہ نہیں اوس چیز میں کہ  
 اوس میں خوف ہے اس لئے پس تقویٰ ہے پارتسم پر ہوا اور جہتسم اخیر اجماع اور  
 درجہ بات تقویٰ کی اور موجب سعادت دارین اور حاصل ہونے میں نہ تو کلی ہے  
 اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے بندہ حق حساب اور میرا ہے جس اور سزائش کا  
 ہوتا ہے اور ساتھ کرنے اسکے کے پہچنے والا تمام پہلا پیون اور قربتون اور  
 نعمتون کو ہوتا ہے اور سکو متقی کامل کہتے ہیں ولا تقویٰ شرک اور حرام  
 اور گناہوں ہر مومن پر فرض ہے اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے چھٹی اور  
 ہوتا ہے اور ترتیب استعمال تقویٰ کی نفس میں یہ ہے کہ بقوت تمام قیام کر  
 نفس کو تمام گناہوں سے باز رکھے اور تمام فضولین سے پرہیز کرے اور تمام  
 اعضا کو کام تقویٰ کی دے اور ہر عضو کو کہ جن جن چیزوں کے لئے پیدا کیا گیا  
 ہے استعمال میں لاوے اور عمل حرام و لایق سے باز رکھے  
 تمام ہو اکلام صاحب منفی کا پس ہر شخص کو چاہئے کہ ان  
 مضامین میں غور کرے کتب سنت ہر حال میں اپنے پر لازم  
 اور سب سے اور کفر اور شرک اور بدعت اور گناہوں سے پرہیز کرے

اور کفر و کفر ہو گیا اور مباح اور حلال اور سبک انداز جانے اور نہ اور کے  
 کرنے پر راضی ہو کہ ملا علی رح نے شرح فقہ الکبیر میں کہا ہے اَلْمُكْفَرُ  
 يَأْكُلُ مِنْ كَفْرِ مَنْ هَا شَيْءٌ لَّا يَلْزَمُ الْمَعْصِيَةَ صَغِيرَةً كَانَتْ اَوْ  
 كَبِيرَةً كَفَرًا اِذَا اَكَلَتْ كَوْنَهَا مَعْبُودَةً بِدَلَالَةِ قَطْعِيَّتِهِ وَكَذَا  
 اَلْكُفْرُ بِمَا كَفَرَ بِاَقْدَامِهِ سَهْلٌ وَبِزَكَاةٍ مِنْ حَيْزِ مَبَايِدِهِ وَبِزَكَاةٍ مِنْ مَبَايِدِهِ  
 اَوْ بِمَا كَفَرَ بِاَلَا سَهْلٌ اَوْ عَلَى الشَّرْعِ اَوْ كَفَرًا لَّا يَخْلُفُ  
 مِنْ اَعَادَاتٍ بَلْ بَابُ الْاَلْيَسَاءِ سَهْلٌ \*

میں نے راضی ہوا ساتھ کفر کے کفر ہے بیض کفریات سے ملا جاننا گناہ کبیرہ  
 جو یہ کبیرہ کفر ہے جبکہ ثابت ہو ہو یا اسکا گناہ ساتھ دلیل قطعی کے اور  
 ایسا ہی حقیر و سبک جاننا گناہ کبیرہ ہے یا بیچ کہ گنے او کو لکھا اور سہل  
 اور مرتکب ہوا او نکاح ہے پر وہ ہو کر اور قائم مقام مباحات کی کرے او کو  
 عمل میں لاسنے میں اور ایسے ہی ہتھپا کرنا شریعت روشن پر کفر ہے اسلئے  
 کہ یہ نشانوں تکلیب انبیاء کی ہی ہے اور سید جمال الدین نے لکھا ہے  
 كَمَا قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ كَفْرِ مَنْ هَا شَيْءٌ لَّا يَلْزَمُ الْمَعْصِيَةَ صَغِيرَةً كَانَتْ اَوْ  
 كَبِيرَةً كَفَرًا اِذَا اَكَلَتْ كَوْنَهَا مَعْبُودَةً بِدَلَالَةِ قَطْعِيَّتِهِ وَكَذَا  
 اَلْكُفْرُ بِمَا كَفَرَ بِاَقْدَامِهِ سَهْلٌ وَبِزَكَاةٍ مِنْ حَيْزِ مَبَايِدِهِ وَبِزَكَاةٍ مِنْ مَبَايِدِهِ  
 اَوْ بِمَا كَفَرَ بِاَلَا سَهْلٌ اَوْ عَلَى الشَّرْعِ اَوْ كَفَرًا لَّا يَخْلُفُ  
 مِنْ اَعَادَاتٍ بَلْ بَابُ الْاَلْيَسَاءِ سَهْلٌ \*

کا اوپر نہ رہے اور قبح اور سکا اعتقاد میں سے جاتا رہے گو جانے کہ  
 اس گناہ کو شرع میں حرام کیا ہے اور اس سے منع شدید کیا ہے اور زبان  
 سے یہی قرار کرے کہ یہ گناہ گناہ ہے اس لئے کہ معنی حجت بیک کے مباح جاتا  
 ہے نہ مباح کہنا اور جب خوف عذاب کا گناہ سے جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد  
 میں قبیح نہ رہا مباح ہوا اور حاملہ مبتلا کا ساتھ اور گناہ کے وقوع میں آیا  
 ظاہر مبینان فقہ سمجھتے ہیں کہ انکار وارد ہونے حرمت اور سکی کا شرع میں یہی  
 لازم ہے مباح کا ہے اور یہ معنی نامہ الوقوع ہے از روی ایجاد و ایات کے صحیح تحقق  
 استباحہ کے اس قدر کافی ہے کہ مذکور ہوا انکار و حرمت اور سکی کا شرع میں ساتھ دل  
 زبان کے ضرور نہیں مباح اوقات آدمی یوں اعتقاد کرتا ہے کہ شرع میں واسطے  
 مصاحبت عام کے تارسم فاسد شایع نہوا اور دفعہ دفعہ منہر ساتھ اور قبح کے نہوا  
 اس فعل کو حرام کیا ہے اور واسطے تربیت و تحفیف کے وعدہ عذاب کا اس پر  
 کیا ہے والا فی نفس یہ فعل کوئی چیز کی نہیں رکھتا اور عقاب پر مرتب نہیں ہوتا  
 اس فرق کو خاطر میں رکھا اور کہنا چاہئے کہ یہ صحیح فہم اکثر احادیث اور آیات اس باب کے کام  
 میں لیا جاتا ہے پس یہاں پر کشتی کو چھوڑ دو اور اس دنیا کی خاطر توحی و زح کے نہوا اور درویش  
 رہنے کا سہ سے کہہ رہے سے اور بچو گناہوں سے اور تیار کرو توشہ آخرت کا اپنے لئے  
 کہ پاکیزہ اور گناہ فرما، فاما من کفری اذ اشکبوا الذی افاقان لکیم کھلی الما دی و اقام من تمام  
 ۱۲ دیکھو انفس عن الکفر فان کفرہم الما دی ۱۲ عینہ جسے کشتی کی اور دنیا کی زنگانی میں

یعنی ساتھ ہی یہودی کے شہوات کے پس منہج حق جہنم ٹھکانا اور مکا ہے اور جو  
 کوئی ڈرا کرے رہنے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منکر انفسی بار کو خواہش  
 نفسانی پس تحقیق ٹھکانا اور کائنات ہے استغناء و اسکی تفسیر ملائین میں بھی لکھی ہے  
 کو حال کا یہ ہے کہ گنہگار فریغ میں ہوگا اور طبع غلبت میں پس سوچو اسکے مضمون کو اور  
 کیسی خاطر گناہ میں گرفتار ہو کر روز آخرت کے کوئی کیسی کام نہیں آتیکا جیسے کہ  
 وَمَا سَبَّاسْتَمَاعِي فَاجْأَتْ الصَّالِحَةُ يَوْمَ يَفْتَنُ الْمَرْءُ مِنْ آخِرِهِ وَآيَةُ  
 وَآيَتِهِ وَصَلَّاهُ بَيْنَهُ لِكُلِّ أَفْرَةٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَانٌ يُغْنِيهِ  
 یعنی پس جیسے کہ آدھکا نغز و سرایت دین پہا گیکا آدمی اپنے بہائی ہے اور  
 مان ہے اور پاپا ہے اور جو رو سے اور فرعون سے ہر آدمی کے لئے اور  
 سے اوس دن ایک نال ہوگا کہ مشغول کر لگا او کو مال غیر سے یعنی ہر شخص اپنے  
 اپنے حال میں گرفتار ہوگا کہ کوئی کیسی طرف متوجہ نہیں ہو لگا استغناء اور حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن یاو کیا آگ و دوزخ کو اور دین  
 پر فہم آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے روایا چھو کہا حضرت  
 عائشہ نے کہ یاو کیا میں نے آگ و دوزخ کو پس منی میں یاو کرو گے تم اپنی  
 اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم بگا  
 کوئی کسکو نہیں یاو کر لگا ایک تو تو ایک میزان کے یہاں تک کہ جانے کہ یاو لگی منی  
 اشارت ادا کہ یاو کر لگا ایک تو تو ایک میزان کے یہاں تک کہ جانے کہ یاو لگی منی

یہاں تک کہ بنانے کے بارہائیں ہاتھ میں ملتا ہے نامہ اعمال یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ  
 کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گزرنے کے پھر اچھڑے جو وقت کہ رکھا جائیگا  
 پشت و منہ پر عید حدیث شکوہ میں ابو داؤد سے نقل کی ہے پس عرض ان تمام  
 منصب میں کے لکھنے سے یہہ ہے کہ ہر مرد و عورت کو ہر حال میں فرمانبردار اللہ  
 کا اور اس کے رسول مقبول کا ہونا چاہئے تا میثرا پار ہو اور موافقت زوجین کے لئے  
 بھی یہہ عمل اکسیر عظم ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا  
 وَ عَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ سَخِعَلَ لَکُمْ الْوَحْشَیْنَ وَ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ بَيْنِ یَدَیْہِیْمَا  
 لَآئِیْنًا وَّ اٰیٰتٍ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْہِیْمَا سَاطِیْئًا لِّتَذَکَّرُوْا اِنْ کُنْتُمْ مِّنْ رَّاٰی  
 بَاہِرِکُمْ وَ سَتَہُوْنِکُمْ پِسْ بعضی روایان میں حب کی تلاش رکھتی ہیں اور بعضے مرفو  
 و مرفوہ شہ پہر تہ میں ایسے اعمال کہ بیوی تا بعد اس ہو اور محبت رکھے یہہ عمل کو  
 نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا بتا یا ہو اعلیٰ ہے اگر اس کے حق میں کہیں ہر شکار و  
 کا فکر و توجہ ہے اللہ تعالیٰ تمام ہو مقتدا اب شروع ہوتا ہے صل مطلب اَللّٰہُمَّ  
 وَ تَقَاتِلْنَا سَیِّئًا وَ تَقَاتِلْنَا سَیِّئًا وَ تَقَاتِلْنَا سَیِّئًا وَ تَقَاتِلْنَا سَیِّئًا  
 حاکم و ن کے بیویوں پر بیویوں کو کمال اطاعت کرنی چاہئے اپنے  
 جان و مال کی کراہنگا بلحق ہے اپنے پر فرما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 لَوْ کُنْتُ اَمْرًا مِّنْ اَحْکَامِ الْکِتٰبِ لَکُنْتُ اَحَدَ الْاَمْرَاتِ الْمَرْکُزَاتِ  
 اِنْ تَجِدْکَ لِنَ وَ جْہًا ۖ یشیہ اگر نین حکم کرتا کیو

کیسے سجدہ کرتی تھیں کہ اگر کسی عورت کو یہ کہہ کرے اپنے خاوند کو  
 یعنی سجدہ کرنا کیسے تھے درست نہیں سمجھتے پاک پروردگار کے اگر درست  
 ہوتا کیسے تھے تو بیوی کو حکم ہوگا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے کہ بڑا  
 حق ہے اسکا اور سپر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا  
 اَمْرًا مَّا تَجِدُ وَذَوْجُهَا عَنْهَا رَاحِلٌ دَخَلَتْ اِلَيْكَ <sup>۱</sup>  
 یعنی جو عورت سرے اس حال میں کہ خاوند اسکا اوستے راضی ہو ورنہ  
 ہوگی بہشت میں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا  
 اَمْرًا مَّا تَجِدُ وَذَوْجُهَا عَنْهَا رَاحِلٌ دَخَلَتْ اِلَيْكَ <sup>۲</sup>  
 یعنی عورت جو وقت کہ پانچویں وقت کی نماز پڑھ رہے اور ماہ مبارک  
 کے روزے رکھے اور بچا دے اپنے شر کو حرام کاری سے اور  
 فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی پس ایسا وجہ ہوگا اسکا کہ ورنہ  
 ہوگی بہشت میں جس روزے سے چاہے گی اور فرمایا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اَلْقَیْلُ دَكَازَ وَجَعَتْ  
 لِحَاجَتِهِ فَلَتَاتِهِ وَانْكَاسَتْ حَلَى الشَّقْرِ <sup>۳</sup> یعنی جب کہ بلاوے  
 مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے پس چاہئے کہ اسے  
 اس کے پاس اگرچہ ہو تو زبردستی سے کار ضروری کر سہتے ہو

۱۔ روایت

۲۔

۳۔ روایت

۴۔ روایت

اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تَغْزِي قُرْمًا زَوْجَهَا  
 فِي الدُّنْيَا اَلَا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنْ اَمْحُوْر الْعَيْنِ لَا تَقْزِيْهِ قَالَتْ اِنَّكَ  
 اَللّٰهُ وَاَنَا اَمْرٌ عِنْدَكَ خَيْرٌ يُّوشِكُ اَنْ يُفَادَرَ مَعِيَ اِلَيْنَا  
 یعنی نہیں ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہ کہتی ہے  
 بستی بیوی اور سکی کہ حدیثی ابکھون والی ہے نہ ایذا دے تو  
 اسکو مارے تبھمکو اللہ تعالیٰ سوا اسکے نہیں کہ دوسری پاس بہان  
 ہے قریب سے یہ کہ پیدا ہو کر تجھے آویگا ہمارے پاس اور فرمایا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاتٌ وَلَا صَبَا  
 لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلَا بَقِيَّةُ رِجَالٍ اِلَى اَمْوَالِهِمْ فَيَضَعُ يَدَهُ فِيْهَا  
 اَوَّلُ السَّخَطِ عَلَيْهِمْ اَزْوَاجُهُمْ وَالسُّكْرَانُ حَتَّى يَفْضَحُوْا  
 یعنی تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کیجاتی اونکی نماز اور نہ نین چڑھتی  
 اونکی کوئی نیکی آسمان پر ایک تو غلام بہاگا ہو ایسا تنگ پھر کر آوے اپنے  
 آقاؤں کے پاس اور اطاعت کرے اونکی اور دوسری وہ عورت  
 کہ خفا ہو اور سپر خاوند اسکا یعنی بشرطیکہ حق پر خفا ہو اور تیسری نشو  
 پر ہانگ کہ ہوشیار ہو قبل کی یہ پہنچتی نے شعب الایمان میں پس  
 بیوی نکو چاہے کہ ان حدیثوں کے معنی میں غور کرے اپنے خاوند کی تابعدار  
 کرے اور تابعداری میں یہ قاعدہ کلیہ ملحوظ رکھیں کہ اگر خاوند بیسی بات

سورہ النور

والبینہ

سورہ البیہق  
شعب الایمان

عنان کی اس طرح جو لوگوں میں خیر و برکت  
 اخلاص کی جاتی ہے خاوند کی



کرنے کو کہے تو نہ گمانیں اس لئے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے لا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَخْلُوقٍ یعنی نہیں ہے تابعدار  
 کرنی کسی مخلوق کی ریج گناہ حاق کے اور اگر ضروری یا مباح بات  
 کر نیو کہے یا بُری بات سننے سے منع کرے تو تابعداری اس کی بدل جان  
 کرے مثلاً نافذ عائد پڑھنے کو کہے تو بجا لا حکم اور سکا کیونکہ اس کے ترک  
 کرینیں بڑا گناہ لازم آتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَرَكَ الطَّلُقَ حَالِدًا  
 فَكَفَّرَ عَنْهُ یعنی جس نے نماز چھوڑی قصد آپس تحقیق وہ کافر ہوا یا گناہ  
 مبارک کے عذر دے سکتے تو اس میں بھی طاعت اس کی کرے کیونکہ اگر  
 ترک کرنے میں بڑی ہی ٹوٹا پاتا ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ  
 أَطَاعَ يَوْمًا مِنْ مَضْنَانِ مِنْ خَيْرٍ مِثْلِهِ وَلَا مَعْصِيَةٍ إِلَّا بِمَنْحَرٍ كَمْ يَقْبِضُ عَنْهُ صَوْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 كُلُّهُ وَإِنْ صَامَهُ يَنْصُرُ جَنَّةً يَكُونُ فِيهَا رِجَالٌ يَنْصُرُونَ كَأَنَّهُمْ يَنْصُرُونَ رِجَالًا يَنْصُرُونَ  
 و نیز مرض کے تو اس کے بدلے اگر تمام زمانہ ہر روز سے رکھیں تو اس کو  
 قسبیت کو نہیں پائیں کیا اگر زکوٰۃ او سپر فرض ہے اور خاوند زکوٰۃ و نحو  
 کہے تو فرمان برداری کرے اس کی کیونکہ زکوٰۃ کے نہینے سے برا حال ہوگا  
 قیامت کو کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلْيَقْبِضْهُ  
 ذِكْرًا مِثْلَ لَهُ مَالَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَبَّاحًا أَفْرَحَ لَهُ زَيْبُكَانِ  
 يَقْبِضُ قَدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ لَا حُدُودَ لَهُنَّ مَتَى يَفْقَهُ شَيْئًا

۱۸  
 منہ نہیں  
 قسبیت  
 حالت

قَدْ يَقُولُ اَنَا مَالِكٌ اَنَا كَثْرَتُكَ لَكَ وَلَا يَحْسَبُهَا النَّاسُ

يَخْلُقُونَ الْاَلَايَةَ یعنی جسکو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ اور سبکی ادا

کی تو دن قیامت کے مال اور سکا بنایا جاوے گا بصورت کالی سانپ کی کہ اگر

ہو نیلے بال اور سکے سر کے سبب کثرت زہر اور دہائی عمر اور سبکی کے اور

آنکھوں پر دو نقطے سیاہ ہونگے کہ بڑا سانپ ہوتا ہے وہ مانند طوق کی

زکوٰۃ نہ دینے والے کے گلیمین چمڈکا پیر اور سبکی باچہ میں بکری بکرا پیر کرے گا کثیر

مال تیرا ہوں میں خزانہ تیرا ہوں پھر واسطے سند کے حضرت نے آیتہ کلام

کی ٹہپی اور نہ جانیں وہ لوگ بخل کریں میں سنا تہ او سن چیز کے کہ وہ

اونکو اللہ نے اپنے فضل سے کہ وہ بہتر ہو گا اور نیچے لٹے بلکہ وہ بڑا ہو گا

اور نیچے لٹے کہ روز قیامت کے بطور طوق کے بڑا لایا جاوے گا وہ بال کب بخل

کیا ساتھ اس کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالنَّعْصَةَ

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالنَّعْصَةَ لَا يَنْفَعُهُمْ فِي شَيْءٍ قُلُوبُهُمْ يَكْنِزُونَ

يَكْنِزُونَ قُلُوبُهُمْ وَجَنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كُنْتُمْ

لَا تَفْقَهُوا كُنْتُمْ قُلُوبًا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ

یعنی اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ

کرتے میں خزانہ اللہ کے پیچ راہ خدا کے یعنی زکوٰۃ وغیرہ نہیں

ادا کرتے پس خیر دی اونکو عذاب دردناک کی اور دن کہ گرم کئے جائیں

وہ خزانے آگ جہنم میں پھیر ملائی یا دیکھی اور نہ پیشانی اوکھی  
 اور پہلو اوستے اور کہا جاوے گا اوکو کہ یہ وہی تو ہے کہ جمع کئے تھے  
 تم نے اپنے لئے پس پکھو تم بدلاؤ سن نیز کہ تھے تم جمع کرتے  
 اور خوبی زکوٰۃ کی جا بجا آئی ہے ہنملہ اور سکے ایک یہ ہے اخیر سورۃ  
 روم میں وَاٰتَيْنَا مِنْ ذِكْرٍ تَرْثُوْنَ لَكُمْ وَجْهَ اللّٰهِ قَاوْلًا لِّكَ هُمْ  
 الْمُصْطَفٰوْنَ یعنی اور جو کچھ کہ دیتے ہو تم زکوٰۃ سے پابستے  
 ہو اور تھے خوشنودی اللہ تعالیٰ کی پس ہی لوگ بڑے نواہے یعنی ثواب  
 مال کے میں اور اس طرح اگرچہ فرض کو کہے تو تا بعد ازیں اوکھی کرے  
 کہ فرمایا ہے آنحضرت مسلم نے مِنْ مَّالِكَ ذَا دَاوْرَاجِلَہٗ تَبْلُغُ اِلٰی  
 بَیْتِ اللّٰهِ وَکَمْ یَجِیْءُ فَلَا حَیْزَ اَنْ یُّکُوْنَتْ لَہٗ حَیْزٌ بَکَا اَوْ نَصْرَ اَنْ یُّکُوْنَتْ  
 یعنی جو کوئی مالک ہو زاد و راجلہ کا کہ پونچھاوے اوکو طرف بیت اللہ  
 کے اور چنگ نہ کرے پس نہیں ہے تفاوت اوپر اس میں کہ مرے یہودی  
 ہو کر یا نصرانی ہو کر یا طلب علم کو کہے تو کھامانے اوکا کہ فرمایا ہے  
 آنحضرت مسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ  
 یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت پر یہ چیز  
 بطریق مثال کے کہی گئی میں حاصل یہ کہ جو ضروری اور بجا چیزوں کے  
 کو نیکو نوازندہ کہے بدل بیان قبول کرے اوکو اور اگر بری باتوں سے منع

گر سے تو باز رہے اور نہ اور یہی باتیں بہت ہیں سب سے بڑی بات  
 شرک و کفر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے إِنَّ الشِّرْكَ لَكُظْمٌ عَظِيمٌ  
 یعنی شرک بڑی ہی ظلم ہے اور فرمایا ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا  
 أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ یعنی جن لوگوں  
 نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو وہ دوزخ کے رہنے والے ہیں وہ اور  
 ہمیشہ رہیں گے اور حدیث شریف میں آیا ہے عَنْ مُعَاذٍ قَالَ وَصَّافِي رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرْكَ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا شَرَّ شَرِّكَ بِاللَّهِ  
 شَيْئًا وَإِنْ قُتِلَتْ وَخُرِقَتْ وَلَا تَقُصَّ هَالِدَيْكَ وَإِنْ أَهْرَكَ  
 أَنْ تَحْمِلَهُ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَزُكَّ صَلَاتَكَ مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّلًا فَإِنَّ  
 مِنْ تِلْكَ صَلَاتِكَ مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّلًا فَقَدْ بَرَأْتَ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا شَرَّ شَرِّكَ  
 تَحْمِلُ فَإِنَّ رَأْسَ كُلِّ فَا حِشَّةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ  
 حَلَّ سَخَطِ اللَّهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الرَّحِيفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ  
 وَإِذَا أَصَابَ النَّاسُ مَوَاتٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاقْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ  
 بِنَظْمِكَ وَلَا تَزُكَّ عَنْهُمْ عَصَا أَدْبَا وَأَخْضَمْ فِي اللَّهِ دَوَاهُ أَحْمَدُ  
 یعنی روایت ہے ساد سے کہ کھانصحت کی بجائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ساتھ دس باتوں کے فرمایا یہ شرک کہ تو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ  
 بجا و تو اور جلا یا بجا و تو اور یا قربانی مان باپ کی مٹ کر اگرچہ علم کریں تجھ کو غل جائیگا

اہل مال سے اور یہ چوڑا نماز فرض کو قصداً اسلئے کہ تحقیق جسے چوڑی نماز  
 فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اسلئے ہمد و امان اللہ کا اور نہ پینا شراب اسلئے  
 کہ تحقیق وہ سرسبے ہر برائی کا اور بچا تو اپنے تئیں گناہ سے اسلئے کہ تحقیق  
 منہ سے غضب لہی نازل ہوتا ہے اور بچ تو یہاں کہنے سے جہاد میں سے اگرچہ  
 ہلاک ہوں لوگ اور جبکہ پیونچے کو کوٹھوسوت یعنی قحط یا وبا اور تواریخین جو  
 پر ثابت رہ اور خرچ کر اپنے عیال پہال پنا اور نہ اوٹھا اسلئے عسایانہ اسلئے  
 تاویب کے یعنی تنبیہ کرتا رہ اسور شرعیہ پر اور ڈراؤ کوٹھیں بیج مخالفت اوام  
 اور نواہی اللہ کے نقل کی یہ احمد نے پس اگر عورت شرک کفر کرتی ہے اسلئے  
 غاوند منع کرے تو اس وقت کہنا اسکا ماسنے اور توبہ اسلئے کرے اور  
 ہر کر کے کہ شرک کفر سے نکاح جاتا ہوتا ہے اور کفر لازم آتا ہے اللہ  
 کے یہ باتنے سے یا اونکے حقیر جاننے سے یا اونکی بی ادبی کرنے سے یا اور  
 احکام و خبروں کے نہ ماننے اور چوٹ جاننے سے یا حقیر جاننے سے اور  
 شرک کے معنی جو اگلے علمائے بڑی بڑی کتابوں میں لکھے ہیں اور اسکا حاصل  
 حضرت شاہ عبدالقادر علیہ الرحمہ نے ترجمہ قرآن میں کہی جابی نقل کیا ہے  
 چنانچہ وہ عبارتیں اوکی بعینہ نقل کی جاتی ہیں تا عوام اہل ہی طرح سمجھ لیں  
 بقدر میں یہ فائدہ آید ولا یشکوا الشکات الخ کے یہہ لکھا ہے اگر  
 نے شرک کیا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہہ کہ اسکی صفت کسی اور میں

اسی شرک و کفر

کسیکو سمجھے کہ اوسکو ہر ایک بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا  
 ہمارا پہلا میرا کرنا اوسکے اختیار میں ہے اور اوسکی تعظیم اور پرہیز کر کے مثلاً  
 کسیکو سجدہ کرے اور اوسے حاجت مانگے اوسکو مختار جانکر اور بیچ سورہ بنی اسرائیل  
 کی تفسیر یہ وشارکھم فی الاثوال نہ میں لکھا ہے کہ مال میں سا جہا یہ کہ تو نہ  
 نیاز اپنے مال میں فرض سمجھتے ہیں اور اولاد میں یہ کہ ایک کوتاہی میں  
 فلا نے نے بخشا ہے دوسرا فلا نے کا بخشا اور سورہ نحل کے ترجمہ میں لکھا کہ شکر  
 پہنچتے ہیں مالک ہر مسیہ پر یہ لوگ اوسکی سرکار میں مختار ہیں اسوٰط اور نو پوچھو  
 سو یہ غلط ہے جو لوگ پوچھتے ہیں نہ کہ تو کو وہ بزرگ بیگمہ میں ایک شیطان  
 اپنا نام رکھ کر پوچھتا ہے انتہی اور اس طرح مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے  
 بیچ تفسیر سورہ جن کے آیت کا دیکھو تون علیہ لیلہ کی تفسیر میں کہا ہے حاصل اوسکا  
 یہ ہے کہ کوئی اس بندے سے یعنی آنحضرت سے طلب فرزندگی کرتا ہے اور  
 کوئی طلب نسی کی اور کوئی طلب خدمات دینا کی وغیرہ لکے بسبب اس هجوم  
 کے اوسکی اوقات کو ہی منقض کرتے ہیں اور آپ بیچ و طہ شرک کفر کے گرفتار  
 ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جب نور الہی اس بندے کے دل میں آیا ہے  
 کمال ذکر و عبادت کے تو یہ بندہ شریک رفائے خدائی کا ہوا اور اسکو اللہ کے  
 نزدیک جاہ و قدر پیدا ہوئی ہے کہ جو کچھ وہ کہے حق تعالیٰ عمل میں لاتا ہے  
 جیسے کہ دنیا میں صاحب خانہ کو خاطر داری یہاں کی فحوظ ہوتی ہے اور اسلئے

ابن نیا توستی سے چہ بین یکبار شہاد اور امیر اور حاکم اور فوجدار جسکے گہرین کہ آتے  
 رین اور تے حل مشکلات اور حاجت روائی و مہوٹ قس میں اور ساتھ اسی خیال  
 ناسد کے کہ چہ حق بندگان خدا کے ساتھ خدا کے یہم پہنچاتے میں یہ چہ  
 پیر پرستی اور گور پرستے کے پڑ قس میں اور اس حادثہ میں جن اور آدمی و روفو  
 شریک میں انتھی اور آتہ المسائل میں لکھا ہے کہ شرک شریع میں یعنی ان کے  
 بھی استعمال کیا گیا ہے چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ نے ترجمہ شکوہ میں  
 لکھا ہے کہ اکثر کرامت شرک یا بعد شرک یا ہے ساتھ خدا کے وجود میں با عبارت  
 میں اور مراد شرک سے کفر ہے جس طرح کہ ہوا تہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد  
 کے میں لکھا ہے کہ قرآن امد تعالیٰ کا راق اللہ لا یعرف ان یشرک بہ ای یکتبیرہ اور  
 کفر کے ساتھ شرک کے تعبیر کیا اس لئے کہ کفار عرب تہے شرک استہے  
 پس آئے معلوم ہوا کہ یہہ باتیں ہی کفر و شرک کی ہیں جو بنیستلا کا اور چہ  
 رکھنی چوکی سر یا یہی بابیہ اپنا اس نیت سے کہ اس عمر و زہوتی ہے یا کج  
 میرا تہنسی پہانی اسی نیت سے یا دال نہ بہ کوئی یا چہ نہ نکالتا یا چار نہ ٹٹانا  
 بعد کیے مرنے کے یہہ بانکر کہ اسنے کوئی اور بھی مر جاو گیا یا ایک رنگ کا کپڑا  
 وغیرہ تارک کر دینا یہہ بانکر کہ ہاتھ بزرگ اسکو ترک کر گئے میں جو کوئی اسکو  
 پہنی گا خواہ ضرر و بسک پہنچ گیا یا تعہد وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سد و وغیرہ  
 کو ماننا اور تے غیرین غیب کی پوچھنی اور اسکو راجت روا جاننا اور تہے

یہی اور شرک استہے  
 ہمارے اس کے  
 میں نہ تہے

الْبَيْتِ يَنْتَبِهُ لَوَاعِ بْنِ النَّاسِ وَنِسَاءِ كَا  
سِيَاتٍ حَارِيَّاتٍ مَاتِلَاكِ رُفَى مُهْمَكِ كَسْنَمَةِ الْبُفْ  
بَكِيَا خَانِ الْبُحْمَةِ وَلَا يَجْدُ رَنْجِيكَ تَوْجِدًا  
مِنْ مَسِينَةِ كَنَا وَكَكَادَوَا ۴

مستلزم یعنی دو گروہ در خون سسر من نہیں دیکھا میں نے اور کو  
یعنی بعد میرے پیدا ہونے کے ایک نہیں ہے وہ میں کہ اس کے ساتھ کوڑے  
ہونے جیسے وہیں گایوں کی ماریں گے اور نہ ہو گونامور سے ماقی اندازہ  
فلک کے اور دوسری دو عورتیں کہ چہ ہونے کے کپڑے ظاہر میں اور رنگی  
ہونگی حقیقت میں یعنی بعض میں اور کٹاؤں کا ہوگا اور بعض کھلا واسطے  
جہاں کے جیسے کہ دوپٹا پیٹھ پر ڈال لیتی ہیں اور سینہ اور پیٹ کے جگہ پر  
میں برہنہ رکھتی ہیں یا پیشنگے باریک کپڑے کہ جان او سنبھال نہیں سہ  
معاہدہ ہوتے ہونگے پس فہ اگرچہ کپڑے پہنے ہونگی ظاہر میں لیکن شکل  
ہونگے حقیقت میں یا پیشنگے لباس فخر اور رنگی ہونگی لباس تقوی سے کہ  
آخر میں سبب تقوی کے لباس بہت کے پیشنگے یہ جہاں ملی ہونگی لوگوں  
یا انڈینیاں سر پر سے اور تاروں کے تار کپڑے لوگ شہداء اونکے مائل ہونگے  
یعنی رک رک چال چلین گی کچ رو ہونگی عفاف سے یعنی  
پارہیزگار نہیں ہونگی یا میل کر خشنے وایان ہونگی



یعنی آپ بھی غیبت کی سنگی مردوں کی طرف سر اوٹنے مانند کوٹان جو بھٹی ہو گیا  
 ایک طرف جھکے ہوئے ہیں جیسے معنی انگریزوں کے سروں پر جو ہے  
 یا ہون کے ہوتے ہیں نہیں داخل ہوئی وہ جنت میں اور نہیں پاویں گے  
 وہ جو غیبت کی حال آنکہ تحقیق بواہر کی البتہ ہانی جاویں گی اتنی دور سے یعنی  
 پانچویں کی راہ سے نقل کی یہ سلم نے پس خیال تو کروایں ہویوں  
 کہ پھر خدا صلعم نے کیسی برائی اور عذاب بیان فرمایا جو توں باریک کپڑے پہننے والوں  
 اور بدمنو کے لئے عذاب ہے کہ جو کو کج وضع ہوئے گئے وہ بھی جنت سے محروم  
 ہیں اور گنی جاویں گے جہنم میں کہ حضرت نے فرمایا ہے من کسبتک یقوم فہو  
 منہم + یعنی جو شایستہ کرنا ہے کسی قوم کی پس وہ انہیں میں ہے  
 اصل اس کی کسی فاحشہ نے نکالی ہے انکو وضع او کی پسند آئی یہ بھی  
 انہیں نے کے ساتھ شریعت میں اور عیض بن خلیفہ صحابی روایت کرتے  
 ہیں اُنِی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقبأ علی فاعطانی منہا قتیقۃ فقل  
 انک عر صند عین فاقطع احدہما قتیقۃ صرۃ فاعطی الآخرۃ لک  
 فخذ بہ قلنا اذین قال واخرۃ قلت ان تجعل تحتہ  
 ثوبا کلا یصفیہا <sup>۱</sup> یعنی لائے گئے حضرت کے پاس کپڑے سرے  
 باریک پس و یا میگو اور نہیں سے ایک تہان اور فرمایا چار تو اسکو دو ٹکڑے  
 پر قطع کر ایک ان میں سے فیض اور دوسرے دوسرے لائی ہوئی کو تاکہ او سر نہی

بناوے اور سکی پس جبکہ پیشہ پیری اوجہ سے فرمایا آنحضرت نے اور حکم کر اپنی پیر  
 کو یہ کہ لگا یوے اور سکے نیچے ایک کپڑا کہ نہ ظاہر کرے اور سکے برنگو یعنی دو  
 کپڑا باریک تیا کہ اوہین سے معلوم ہوتا تھا رنگ لٹا اور لٹکا اور حضرت نے فرمایا  
 کہ اسکے نیچے اور کپڑا لگائے تانہ معلوم ہو رنگ لٹے اور با لٹکا اور روایت میں آیا  
 ہے اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ كَحَلَّتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلِكُمَا ثِيَابُ رِجَالٍ فَانْحَرَضَ عَنْهَا وَقَالَ اَلَا اَسْمَاءُ  
 اَنَّ الْمُرَاءَةَ اِذَا بَلَغَتْ الْحَيْضَ كُنْ يَصْلُحُ اَنْ يَمْسُهَا اَلَا هَذَا وَهَذَا  
 وَاشَارَ اِلَى وَجْهِهِ كَقِيَامِهِ سَمِعْنَا سَمِعْنَا فَتَبَيَّنَ اَبِي بَكْرٍ لِّمَنِي اَمِيْنٌ سَمِعْنَا سَمِعْنَا  
 کے پاس اور حلالین کہ اوپر کپڑے باریک تھے پس منہ پیر لیا حضرت نے  
 اوہی طرف سے اور فرمایا کہ اسی اسماء تحقیق عورت جبکہ پوچھے عبد بنو کو نہیں  
 درست یہ کہ دیکھا جاوے اور سے مگر یہ بہہ اور یہ بہہ اور اشارہ کیا طرف منہ  
 اور بتیادوں اپنی کے نقل کے یہ بہہ ابو داؤد نے اس حدیث کی شرح میں حضرت  
 شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب  
 بدن باریک کپڑے میں سے معلوم ہو تو حکم نیگے کا کہتا ہے اور کتاب  
 شرعہ الاسلام میں لکھا ہے کہ عورت ایسا لباس باریک پہنے کہ رنگ بدن  
 کا اوہین سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا ہے اور علقمہ بن ابی سلمہ اپنی روایت  
 سے روایت کرتا ہے کہ کہا اس نے كَحَلَّتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ تَحْلُوْنَ

عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا كَذِبٌ مُقْتَضٍ فَتَقْتَضِي عَائِشَةُ وَكَسْتُهَا

خِصْمًا دَاكِرًا تَقْتَضِي عَائِشَةُ أَيْ حَقِّقْ بِنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ بَكْرِ

حَضْرَتِ عَائِشَةَ كَيْسَ اس اوس عالین کہ اس کے سر پر اوٹھنی باریک تھی پس

پہاڑ والا اس کو حضرت عائشہ نے اور اورانی اس کو اوٹھنی مفت پس ان حدیثوں

سے معلوم ہوا کہ عورت کو باریک کپڑا پہنا اور ایسا کپڑا پہنا کہ کچھ بدن فہم کا ہے

کچھ کہلا ورت نہیں سکا کچھ اور دونوں سیلوں کے اور دونوں کے اور باقی لینا

ستر کا اتنا اللہ تعالیٰ دوسرے باب میں ہوگا اور اور برقی رسم ہے (کی) کو ریشم

کپڑے پہنانے اور سونا چاندی پہنانا اور پٹی وغیرہ کہنی اور فیروں کہلانی اور اجیر

دو چیزیں اس کے لئے ہی منع ہیں اور اس کی کسے لئے بنی اور اس کی چیزیں کو

نہیں دست اور اس کے لئے دست میں اور منع ہوا انکا اور شوخ ثابت ہے بخود

در اڑی کے پیشین نہیں نقل کہیں اور شادی میں کبیت زمین کا فوں اور فاس

کی میں منسب ہی ہے جیسے بندھن واریا غنہنا اور منڈیا غنہنا اور نوٹھی کا ربا

نیچے منڈی کے اور نیل چڑھا اور بنگالہ اور منکا کیلنا اور گنگنہ غنہنا اور وید

کی جبت کے لئے زمین معلوم کرین اور وقت کا وہاں کے منڈیا یا مغرب کو کرنا

نودی بہنی اور سوا کئے زمین بستی بستی برسر کرے اسے کہ اکثر غیر زمین

کھڑکا ہے یہاں اور بدستہ آریعین سائل میں لکھا ہے کہ یہ تار فقرہ و عطا کا

مرد و نکو اصل اجایت نہیں اس لئے کہ استعمال عطا کا مردوں کے لئے متنازعہ ہے

عندہ الکاتب

عائشہ بنت ابی بکر

بنت ابی بکر

بنت ابی بکر

اگر بزرگوار کو حاجت روا یا کارکنین او کی پاسنے اور شکون بد کو نزدیک  
یعنی سدا اگر چلی رہے سدا کاٹ گئی یا چھینک ہوئی وغیرہ کاٹے جس کا ہم کو چاہیے ہو  
وہ نہیں ہونیکا یہ سمجھنا قبیل تہذیب کی سی ہے کہ جب کو آنحضرت صلعم نے فرمایا  
سب انقیارۃ شرک یعنی شرکوں بدینا شرک سب سے غرض کہ جو شرک اور کفر  
کی باتیں میں افکو ترک کر کے کہ دنیا چر زورہ ہے اور وہ ان کوئی کا  
تہ او بگا نہ مان نہ باپ نہ خصم نہ جو رہ نہ پیچھے نہ اور کوئی تہ کمال اقتضاء  
خلافت ہے کہ فرزند وغیرہ کی خاطر سے اپنی آخرت کو قربا کرے کہ کلام اللہ  
اور کتاب میں حدیث وغیرہ کی پیروی میں اسکی باتوں میں چنانچہ حضرت پیران پر  
سید محمد اقا مدیہ اللانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لو کہ اس شرک سے غافل  
ہیں کہ اپنی خواہش نفسانی کے تابع ہو رہے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُتَكِنِينَ الْهَيْهَاتَ لَكَ يَعْزِي كَمَا وَكَلْتَهُمْ اَوْسُو كَمَا يَكْرَهُ اَوْسُو  
اپنی خواہش نفسانی کو معبود اپنا پس خیا تو کیجئے کہ اپنے مطلق خواہش نفسانی  
کی پیروی کو شرک گنا چہ جائیکہ میرے شرک ہوا اور کلمات کفر سے کہ مظاہر حق  
ترجمہ مشکوٰۃ شریف کے میں فتاویٰ عالمگیری سے بغضیل کبھی میں پیر  
اور فتاویٰ عالمگیری میں کہا ہے کہ لائق ہے مسلمان کو یہ کہ شرک کرے  
اس دعا کو صبح و شام اسلئے کہ یہ بہب ہے بچنے کی شرک اور کفر سے  
بہ سبب عبد بنی صلعم کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرَکَ بِکَ

خداوند سبحان  
 او کی کسی  
 بیچاره را  
 با دو کی  
 دین چو  
 صورت  
 محبت  
 مایه  
 بین  
 شکر  
 بزم  
 از  
 مکتب

شَيْئًا قَالَا أَكَلْتُمْ وَاسْتَغْفِرُوا لَكُمْ لَا أَعْلَمُ كَذَانِي الْغُلَامَةُ  
 اور اور بری بات نہ کا رہی ہے کہ اسے بتا دے تو مانا ہے وَلَا تَقْسُوا  
 الرِّبَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَسَاءً مَسِيدًا لَّطِيفٌ بِسَيِّئِ بَنِي  
 آدم کی بات کہ کر بلاشبہ وہ جیسا کہ میری راہ اور حضرت ابن عباس  
 سے متعلق ہے کہ فرماتے ہیں وَمَا ظَهَرَ الْعُلُوُّ فِي قَوْمٍ إِلَّا  
 أَلْفَى اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمُ النُّجْبَ وَلَا تَقْسُوا لِلَّهِ مَا فِي قُلُوبِ الْكَافِرِ  
 كَثْرَتُهُمْ فِي الْوَيْثِ وَلَا تَقْصُ قَوْمٌ إِلَّا كِبَالَ وَالْمِيزَانَ  
 إِلَّا قَطِيعَ عَنُقِهِمُ الرِّذَاقُ وَلَا تَكْكُمْ قَوْمٌ مُرَّ يَغْتَرِ حَتَّى  
 لَا تَقْصَى فِيهِمُ الْكُلْمُ وَلَا خَاخَرُ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلْطَ  
 عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ عِيسَى زَيْنُ الْعَابِرِينَ قَاتِلُ بَنِي نَازِثِ قَوْمِ  
 مَكْرُوكِ وَآلِ رُبَيْعِ اسد اس کے دل میں خوف اور نہیں پہلے نہ کسی قوم میں  
 مگر کہ کثرت ہوتی ہے اور میں موت کی اور زمین ناقص کرتی کوئی قوم پہنا  
 اور ترانہ کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہے اس سے رند اور زمین حکم کرتی  
 کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پہلے ہے اور نہیں کشت و خون اور نہیں پہنچتا  
 کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہے اور دشمن اتنی ہیہ حدیث مشکوٰۃ کے  
 باب تغیر الناس میں ہے اور اور بری بات ہے تاہم قوم کے سامنے ہونا  
 اور کلام کرنا اس سے اور تاہم وہ ہے کہ جسے نکاح کرنا جائز نہیں رہتا

بیان  
 بری

اور کلام کرنا

اور جیسے وہ اور بیٹھے چلی اور پرہیزچی اور ماسون اور خالہ کی اور بیٹھوئی وغیرہ تک  
 یہی نام محمد بن اسفند پر وہ کرنا ضرور ہے اور ایسے ہی غلام بھی نہیں  
 حقی میں یعنی ہے محمد نصین اور سے بھی پر وہ کرے مثل اور جینیون  
 اور بڑی بات سے خاوند کا مال بچا صرف کرنا پس ان چیزوں سے  
 یہ ہیز کرے کہ آنحضرت صلعم نے ایسی بیوی کی تعریف کی ہے اس حدیث  
 میں قِيلَ لَنْ سَمِعَ اللهُ صَوْتِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ التَّسْلُوكِ خَيْرٌ قَالَ الْوَقْفُ  
 التَّسْلُوكُ إِذَا نَظَرَ وَطُيْعَ إِذَا أَمَرَ وَكُفِيَ الْفَرْقُ فِي نَفْسِهَا وَكَافَى مَالِهَا  
 بِمَا يَكْفَى یعنی عرض کیا گیا آنحضرت صلعم سے کہ کون سی عورت  
 بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے خاوند کو جبکہ دیکھے اس کو اور فرمانبرداری  
 کرے اس کی جیکہ حکم کرے اس کو اور نہ مخالفت کرے یعنی نہ خیانت کرے  
 اس کی یہ نفس اپنے کے اور مال اپنے کے ساتھ اور اس چیز کے کہ مال کو  
 ہو خاوند کو اور بڑی بات ہے ناپاک رہنا اور غسل کرنا اور نماز کو ترک کرنا یہ سب  
 بعضی عورتوں کو عادت ہے کہ اگر صبح کو نہانے کی حاجت ہو تو نہانے کی جگہ  
 یہ سب شرم اور کسل کے اور نماز کو ترک کرنا کی سبب ان میں جیانی  
 و جہا جاتی ہیں کہ اپنے مالک جیسے کہ شرم نہیں کرتیں اور کون شرم کرنے کی بات  
 ت ہے شگے نہانا گہرا لون کے سامنے اور ایک پانچا نہ میں کو  
 اور نہ تو نگو ملک بیٹھنا کمال جیانی کی بات ہے ناف سے نیچے سیرانہ کر

اور جیسے وہ اور بیٹھے چلی اور پرہیزچی اور ماسون اور خالہ کی اور بیٹھوئی وغیرہ تک  
 یہی نام محمد بن اسفند پر وہ کرنا ضرور ہے اور ایسے ہی غلام بھی نہیں  
 حقی میں یعنی ہے محمد نصین اور سے بھی پر وہ کرے مثل اور جینیون  
 اور بڑی بات سے خاوند کا مال بچا صرف کرنا پس ان چیزوں سے  
 یہ ہیز کرے کہ آنحضرت صلعم نے ایسی بیوی کی تعریف کی ہے اس حدیث  
 میں قِيلَ لَنْ سَمِعَ اللهُ صَوْتِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ التَّسْلُوكِ خَيْرٌ قَالَ الْوَقْفُ  
 التَّسْلُوكُ إِذَا نَظَرَ وَطُيْعَ إِذَا أَمَرَ وَكُفِيَ الْفَرْقُ فِي نَفْسِهَا وَكَافَى مَالِهَا  
 بِمَا يَكْفَى یعنی عرض کیا گیا آنحضرت صلعم سے کہ کون سی عورت  
 بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے خاوند کو جبکہ دیکھے اس کو اور فرمانبرداری  
 کرے اس کی جیکہ حکم کرے اس کو اور نہ مخالفت کرے یعنی نہ خیانت کرے  
 اس کی یہ نفس اپنے کے اور مال اپنے کے ساتھ اور اس چیز کے کہ مال کو  
 ہو خاوند کو اور بڑی بات ہے ناپاک رہنا اور غسل کرنا اور نماز کو ترک کرنا یہ سب  
 بعضی عورتوں کو عادت ہے کہ اگر صبح کو نہانے کی حاجت ہو تو نہانے کی جگہ  
 یہ سب شرم اور کسل کے اور نماز کو ترک کرنا کی سبب ان میں جیانی  
 و جہا جاتی ہیں کہ اپنے مالک جیسے کہ شرم نہیں کرتیں اور کون شرم کرنے کی بات  
 ت ہے شگے نہانا گہرا لون کے سامنے اور ایک پانچا نہ میں کو  
 اور نہ تو نگو ملک بیٹھنا کمال جیانی کی بات ہے ناف سے نیچے سیرانہ کر

نیچے خور تو کو بھی آپس میں ستر کا چپانا واجب ہے اس بات کو سہل و  
 سبک جانتا بہت ہی بڑی خوف کفر ہے اس میں عیاذ باللہ نہ حیف  
 ہے کہ اسے عورتیں ایسے غافل میں کہ پرواہی نہیں کرتیں اور بڑی  
 بات ہے سستی کی رینج اور دھڑی بھائی ایسی کوٹنی اور سکے پیچے نہ پہنچے  
 کہ غسل ہی نہیں اور تیرا اور دھڑی جو ایسی ہو کہ نہ بند کئے سے معلوم  
 ہوتی ہو اور وہ پوٹری جمی اور تھے وضو بھی نہیں ہوا کیونکہ نہ بند کئے پر  
 جتنا ہوتا ہے ہر روز کے وہ جب ہے نہ کاپر جس عورتیں کہ بسبب پوٹری  
 مٹی کے متھے ہونٹ پر پانے نہ پونچا تو نہ بند کا خشک رہا پس وضو کہا  
 ہوا جب وضو یا غسل نہ ہوا تو نازک کیونکر ہوگی کہ عمارت مشربے نازک اسٹیل  
 بھی کہاں غافل میں عورتیں افسوس ہے کہ ذرا سی زینت کے لئے خار  
 بردار کر مستحق عذاب کے ہوں اس میں تنگ تنگ ٹریول کے پتے  
 سے کہ جتنے کچھ ہاتھ خشک رہا دوسرے ہاتھ کرنے میں ہاتھ دوسرے  
 ہاتھ پر کہیں نہ پہنچے تو وضو اور تیمم نہیں ہوتا پس جب عمارت ہوئی تو  
 نازک کہاں ہوئی اور بڑی بات ہے عورتوں کے حق میں یہ کہ ایک  
 کپڑے پہن کر روٹکی اور کا تو وہ فاسق عورتوں کے سامنے بی ستر  
 کہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہوں نے اہل  
 النَّارِ لَكُمْ اَدْھَمًا فَمَا فَمَا مَعَهُمْ صِيَاظُكَ اَذْنَابُ

اور استعمال نثر و کاشمال تھے کم واسطے چہا پ کے مرد و نگو جائز ہے  
 جیسے کہ حدیث ترمذی میں وارد ہے کہ ایک شخص نے واسطے تیار کرنے  
 چہا پ کے پوچھا کہ یا رسول اللہ کس چیز سے بناؤ نہیں چہا پ یا پانڈی سے  
 اور تمام نکلا اور سکوت نثر و کاشمال کے معنی کم ایک مثال ہے جو ہوتی اور سو  
 چہا پ کے استعمال چاندی کا بھی مرد و نگو درست نہیں کدانی کتب النفعہ اور غور و فکر  
 استعمال و نگو کا جائز ہے مگر یہ کہ اسکا استعمال عورتوں کو بھی مکروہ ہے سبب  
 شبہت کفار کے اور شبہت کفار کی حرام ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے مَنْ تَشَبَّاهُ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ "میں نے جو کوئی شبہت کرے کسی قوم کی  
 پس وہ انہیں میں سے ہے" انتہی اور یہ وہی جو نگو بھی شبہت کفار کے  
 جائز نہیں بلکہ ہمارا پر پھول کہ دو تہ اور وہیں کے سر پر وقت نخل کے یا بعد اسکی  
 باندھے عین بدعت ہے اور شبہت ساتھ گیر و کج اور شبہت کافرون اور کفر  
 سے احتراز لازم ہے چنانچہ یہ کتاب مرآۃ الصفا کہ بطور فتاویٰ کے ہے کہ ہے کہ ہوا  
 اوپر مرد و نگو کے باندھتے اور دستار چہ یعنی اپنی نامی یا مانند اس کے کے سر پر کہنے بدعت  
 ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ بدعت گیر و نگی ہے انتہی اور لگنے باندھنا و دلا اور وہیں کے ہاتھ  
 میں بھی نسوم کفار سے ہے چنانچہ اسی کتاب میں یہ فصل نخل کے فتاویٰ مطابقت  
 سے نقل کیا ہے کہ ایک قوم کے ان رسم ہے کہ تہوڑی سی مسروں اور سینہ بندہ کپڑے  
 باندھتے ہیں کہ اسکو لگنے کہتے ہیں یہ فعل شتمل ہے پڑھتے ہی بدعتوں کا گناہ ہے

اور ایک کتاب  
 میں مثال ہے  
 یہی جائز ہے کدانی  
 کتب النفعہ  
 شتمل ہے  
 چاہے کدانی  
 ہے

اور ایک  
 کتاب میں  
 ہے  
 یہی مرآۃ الصفا



ہم ہے کہ یہ طریق ہنود کا ہے اور شیعہ ہنود کی ساتھ کفر ہے یا  
اور اسی کتاب کی فصل نمبر ۱۰ میں یہ بھی ہے کہ وہ عمل بابتہ سادہ  
میں رسم گیزن کی ہے خوف اس کا ہے کہ کافر ہو اور نافع المؤمنین  
نہا ہے کہ ایک م کے ان رسم ہے کہ ٹیلیون پہنوں انہم سے میں اور مندر  
متر میں شایستہ گبروں کے ساتھ ہوتی ہے اور اسی کتاب میں ہے کہ ایک م کے  
ان رسم ہے کہ تہوئی اسی سرور اور اس بندہ میں باندہ تر میں اور کو گنگنہ کہتے  
میں اور کو گنگنہ کہتے ہیں باندہ تر میں یہ صریح ہے کہ بنانیوالا اور رافعی ہنود کا کافر ہو یا  
اور سید آدم تہوئی نے اپنی کتاب میں کتاب علم الہدی سے نقل کیا ہے کہ  
میں کشتی چیزیں کفرین اور کشتی چیزوں میں خوف کفر کا ہے اور بننے بدعت میں اس  
کوئی کہ وہ زمین سجلاؤ علاؤ زوجیت کا دریاں میں سے طرف ہو جاتا ہے اور  
وہ شلح اہل حلام کا بنین ہوتا ہے اور فرزند و نکاح سے کہ پیدا ہوتا ہے نسب  
اور فرزند کا ثابت نہیں ہوا اگر ثابت ہو ساتھ زام زاد کی کے منسوب ہو گیا تو  
گنگنہ باندہ تر ہے کہ یہ کفر صریح ہے کہ بنانیوالا اور رافعی ہنود کا کافر ہوتا ہے  
دوسرے یہ کہ ٹیکوڑو سے تر میں کہ شمل اور طرچ طرچ کی فنیستون اور رسو بنو کا ہے  
اور یہ صریح ہے کہ دولہ کے سر بریان اور بنین یا اور عورتیں انچاق النی میں اور وہاں  
سر پر تار کہتی ہیں کہ ان باطن سے وفوں لہون آتے ہیں اس لئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انستہ  
کی اور اس پر کہ اپنے میں شایستہ ہوتی ہے کہ بڑے لغت خدا کی اور عورت پر کہ اپنے میں شایستہ ہوتی ہے کہ

یہ کتاب کی ہے کہ بنانیوالا اور رافعی ہنود کا کافر ہوتا ہے اور سید آدم تہوئی نے اپنی کتاب میں کتاب علم الہدی سے نقل کیا ہے کہ میں کشتی چیزیں کفرین اور کشتی چیزوں میں خوف کفر کا ہے اور بننے بدعت میں اس کوئی کہ وہ زمین سجلاؤ علاؤ زوجیت کا دریاں میں سے طرف ہو جاتا ہے اور وہ شلح اہل حلام کا بنین ہوتا ہے اور فرزند و نکاح سے کہ پیدا ہوتا ہے نسب اور فرزند کا ثابت نہیں ہوا اگر ثابت ہو ساتھ زام زاد کی کے منسوب ہو گیا تو گنگنہ باندہ تر ہے کہ یہ کفر صریح ہے کہ بنانیوالا اور رافعی ہنود کا کافر ہوتا ہے دوسرے یہ کہ ٹیکوڑو سے تر میں کہ شمل اور طرچ طرچ کی فنیستون اور رسو بنو کا ہے اور یہ صریح ہے کہ دولہ کے سر بریان اور بنین یا اور عورتیں انچاق النی میں اور وہاں سر پر تار کہتی ہیں کہ ان باطن سے وفوں لہون آتے ہیں اس لئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انستہ کی اور اس پر کہ اپنے میں شایستہ ہوتی ہے کہ بڑے لغت خدا کی اور عورت پر کہ اپنے میں شایستہ ہوتی ہے کہ

یہ کتاب کی ہے کہ بنانیوالا اور رافعی ہنود کا کافر ہوتا ہے اور سید آدم تہوئی نے اپنی کتاب میں کتاب علم الہدی سے نقل کیا ہے کہ میں کشتی چیزیں کفرین اور کشتی چیزوں میں خوف کفر کا ہے اور بننے بدعت میں اس کوئی کہ وہ زمین سجلاؤ علاؤ زوجیت کا دریاں میں سے طرف ہو جاتا ہے اور وہ شلح اہل حلام کا بنین ہوتا ہے اور فرزند و نکاح سے کہ پیدا ہوتا ہے نسب اور فرزند کا ثابت نہیں ہوا اگر ثابت ہو ساتھ زام زاد کی کے منسوب ہو گیا تو گنگنہ باندہ تر ہے کہ یہ کفر صریح ہے کہ بنانیوالا اور رافعی ہنود کا کافر ہوتا ہے دوسرے یہ کہ ٹیکوڑو سے تر میں کہ شمل اور طرچ طرچ کی فنیستون اور رسو بنو کا ہے اور یہ صریح ہے کہ دولہ کے سر بریان اور بنین یا اور عورتیں انچاق النی میں اور وہاں سر پر تار کہتی ہیں کہ ان باطن سے وفوں لہون آتے ہیں اس لئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انستہ کی اور اس پر کہ اپنے میں شایستہ ہوتی ہے کہ بڑے لغت خدا کی اور عورت پر کہ اپنے میں شایستہ ہوتی ہے کہ

اور چوتھے یہ کہ اگر ٹہا دو لہن کا دو چانی سے دھوئے میں اور دوا کو ملائے  
 میں یہ بھی ہوسم گبرون کی سی ہے اور خوف کفر کا ہے اس میں اور پانچویں یہ  
 کہ ٹولیان مصری کی عورت کے بدن پر رکھتے ہیں اور مرد اس کو اپنے کوٹھارے  
 اور ٹھکانا پہنانے افعال میں فاسق ہوتے ہیں اور یہ بھی ہوسم گبرون کے ہے اور شہادت  
 چار پانچویں کے ساتھ کہتا ہے چوتھے یہ کہ وقت جلوه کے سرخ و درہ لاسے میں اور دوا  
 کے گلے میں ڈالتے ہیں اور نشاط تحت پرٹا کر ایک عضو کو اعضا دہ سے بلکہ اوسکو  
 ستر کو بھی ہانتی ہے اور عورتیں دیکھتے ہیں ان افعال میں سب ملعون ہوتی ہیں  
 شامین یہ کہ گایان <sup>اور گایان</sup> دیتے ہیں تاکہ امانت سب اور محراب افشنگ اور دستا  
 کی کرتی ہیں اور امانت ان چیزوں کی کفر ہے انہیں یہ کہ دوا لہر گرد و دوا لہر کج  
 بار ہر تاس ہے اور یہ ہوسم کفار سے ہے اور خوف کفر سے ہے اس میں نوین یہ کہ فرج  
 عورت کی شربت سے دھوئے میں اور دوا لہن اوس میں پیشاب بھی کر دیتی ہے اور  
 دوا کو پلاستے میں اس میں بھی خوف کفر کا ہے و توشن یہ کہ سر نہ سیاہی سے کا جل  
 سے مرد کو زینت دیتے ہیں یہ بھی اتفاق مکروہ ہے اگر کہیں کہ یہ ایک مرد و عیب  
 ہے تو کافر ہوں گیا کہ توشن یہ کہ دوا لہر کو طرق <sup>اور</sup> عصب کو دواس عورت کو ناپہناتے  
 نہیں یہ بھی عت سقند ہے تمام ہونی عبارت سید آدمی کی اور رسم آدمی صحت  
 کی کہ مروج اس دیار کی سب شریعت محمدی میں کچھ اصل اور کسی کسی کتاب میں دیکھی نہیں  
 گئی ہے وہ بھی ابعث ہے کہ ترک اور کافرانہ بے الیق ہے اور اور بری رسم



وَ أَكَلُ الْمَيْتَةِ وَ أَكَلْتُ عَلَى الَّذِي اسْتَقَاهُ وَ أَكَلْتُ يَنْصَحَانِي نَبِيَّ  
 ہندی لگانی لڑکے کے ساتھ اور پانچویں اور چھٹے لڑکے پر پینا شریک اور کہنا  
 مردار کا اور گناہ کا بلانا اس لیے مردار کہلانے والے پر ہے انتہے اور بڑی زمین میں  
 سلو بہونا و ولد کا گشت کے لئے ملوہ راتیں کچھ واسطے اظہار شوکت کے اور پانچویں اور  
 آتش بازی چھوڑنی اور پنج و رنگ کرنا اور داخل ہونا اجنبی عورتوں کا و ولد کے پاس تار  
 ظام کرنا اوستے اور زمین خرافات و مان جا کر کرنی چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث  
 دہلوی نے یہ بیان رسومات منوعہ نکاح کے کہا ہے وَ لَا يَحُجُّ تَقْبِيْعُ الْمَالِ  
 اِتِّخَاقُ الْبَارِدِ وَ الْكَاعِنِ وَ دُكُوْبُ الْخَيْلِ وَ الطُّوْقُ وَ بَا  
 يَكُنْ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ  
 تَرَجَّوْا مَرْوَةَ يَارَهُمْ بَطَرًا وَ رِجَاءَ النَّاسِ وَ اِظْهَارُ الْمَعَارِفِ  
 لِلْاَعْيَانِ وَ اِظْهَارُ لَعِبِ اللِّغَايَيْنِ وَ سَتْرُ حَيْطَانِ الْبَيْتِ  
 لِيَسَابِ الْحَيْكَلُ تَرْيِيْنًا وَ دُخُوْلُ النِّسَاءِ الْاَجْنِبِيَّاتِ  
 اِلَى الْكَوْفِ بَعْدَ الْفَرَاحِ مِنَ الْعَقْدِ وَ كَلَامُهُنَّ مَعَهُ وَ مَسُّ  
 نَمِ وَ اُدْنِي وَ وَضْعُ النِّبَاتِ عَلَى جَسَدِ الْوَجْهِ وَ اَمْرُ النِّزَاجِ  
 نِيَزْفَعُهُ بِلِسَانِهِ وَ حَقْوُ النِّسَاءِ حَوْلَ الزَّوْجِ وَ الزَّوْجَةُ  
 اَنْ تَخْلُوَ كُلَّهُ مِنَ الْيَدَايْنِ الْحُرَّامَةِ يَنْصَحَانِي نَبِيَّ  
 منع کرنا مال کے ساتھ بلانے بارود کا غذا کے اور جائز نہیں ہے سوار ہونا



کہیں زنی کا شافی کے ماحصل یہ کہ ایسا نکاح ان دو سبب ذکر شدہ زنی کا شافی کے صحیح  
 نہیں ہو تا نکاح ایسا کرنا چاہئے کہ بہرہ کی نزدیک درست ہو اور خزانہ الروایہ میں  
 سے منقول ہے **وَأَعْلَمُ أَنَّ جَنْسَ هَذِهِ الْمَشَارِئِ ثَلَاثَةٌ أَوَّلُهَا مِنْهَا**  
**مَرَاكِبُ خَطَاؤٍ وَلَكِنْ لَا يُجِزُّ الْكُفْرَ فِيمَنْ مَرَّ فاعلم انہ کا تائید**  
**وَالْإِسْتِغْفَارُ وَمِنْهَا مَا فِيهِ اخْتِلَافٌ فِيمَنْ مَرَّ بِاسْتِغْلَالِ النِّكَاحِ**  
**إِحْتِطًا وَبِالتَّوْبَةِ فَإِلَّا كَاتِبَةً وَمِنْهَا مَا هُوَ كَقَدَرِ الْخَطَا**  
**وَأَنَّهُ يُوجِبُ مَحْبَاطَ جَمِيعِ أَحْكَامِهِ وَكَيُنْ مَرَّ عَادَةً أَوْ أَلْفَ مَرَّةٍ**  
**يَكْفِي وَيَكُونُ وَظِيْرٌ مَعَ أَمْرٍ كَرِهَ زَكَوَالُوكَ التَّوَلَّدَ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ**  
**فَكَدُّ الزَّانِقَاتِ إِنْ دَلَّى بِوَكَلْمَةِ الشَّهَادَةِ بَعْدَ ذَلِكَ بِحُكْمِ الْعَادَةِ**  
**وَلَمْ يَكُنْ مَعَهَا قَالٌ أَوْ فَعَلٌ كَقَبْعِ الْكُفْرِ وَهُوَ الْخُفَا دَمِ يَنْبَغِي بَانِ تَقْتَرِ**  
 جنس ان سائل کی تین قسمیں ہیں بعضی جنس سے خطا میں ویکن جنس لازم کرتی  
 کہ کو جس ملک کیا جاوے کہ نہی والا اوٹھا ساتھ رجوع کرنے کے طرف خدا کی افسہ استغفار  
 کی اور بعضے نے مختلف فیہ میں پس حکم کیا جاوے ساتھ تجدید نکاح کے احتیاطا اور  
 ساتھ توبہ کے اور رجوع کی طرف اللہ تعالیٰ کی اور بعضے ان میں سے کفر میں لاتفاق  
 تحقیق وہ لازم کرتے ہیں جہاں کہ فی اعمال و سکے کو اور لازم آتا ہے عادی و  
 کا اگر کیا ہو ہے اور ہوتی ہے سمیت کرنی اور سکے ساتھ بیوی اپنی کے زنا اور اولاد  
 کہ پیدا ہوتی ہے اس حالت میں ولد الزنا ہوتی ہے پس تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہو

کلمہ شہادت کا بعد اسکے بعد طاعت کے اور بر جو نہیں کرتا ہے اوس چیز سے  
 کہ کسی سے یا کسی سے دو نہیں ہوتا ہے کفر اوسکا اور یہی مختار ہے تمام ہوں جتنا  
 اربعین کے پہلے تو کوئی نہ کہ یہاں گانا بجانا وغیرہ ایک ایسا خلاف شرع ہوں وہاں  
 کے جاننے سے تشریف کریں اور خواہ وہ کوئی پاسبان نہ کہ منع کریں ان کو وہاں سے جانے سے  
 اور عورتیں فرمان برداری کریں اونکی اور تابع رسم و آئین ہادی کے ہرگز  
 نہیں کہ یہاں کی بدنامی سہل ہے ایسا کام کریں کہ میدانِ مشرین کہ اولین و  
 آخرین سب داغ ہو گئے ذلیل و رسوا ہوں کتابِ یسین مذکور میں لکھا ہے کہ اگر  
 کوئی کہے کہ یہ لوگ ہمارے تین رسوم مروجہ اس دیار کی سے چارہ نہیں موافق  
 شرع کے ہوں یا نہ ہوں اسلئے کہ محض شادی کے بعد ان رسوم کے  
 مثل پچھل میت کے ہوتی ہے اور ہم تابع رسوم ابنِ مانہ کے ہیں شادی  
 یا غم نہ کو اختیار ہے کہ اپنے گھر و زمین جو کچھ چاہو کرو اور ہم اپنے گھر میں جو کچھ  
 چاہیں گے کریں عیسیٰ میں خود موسیٰ میں خود ہم حکومت تباری نہیں  
 ہوتی تو ایسے کلمات کہنے از روئے شریف کے نہایت برے ہیں  
 اسلئے کہ حکم خدا و رسول کو رسول کے مقابلہ میں بھل سبک جانا اور رسوم  
 مروجہ کو کہ اکثر اونکی مثل اوپر گناہوں اور بدعت اور ضلالت کے ہیں حکم و  
 منصب و پکڑ اگر کیا کرنا کو امور آخرت پر ترجیح دے پس اگر خیر نہ کہ اس طرح  
 نہ کرے خوف زوالِ ایمان کا ہے معاذ اللہ من ذلک ثاب خیرہ میں فرمایا

بیان ہی او کا جو حکم ہے شریعت سے ہم کو اور وہ باعثِ شہادت ہے

۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳



طہیر الدین خواجہ فیاض سے کہ جسے سنا گا نا قوال سے یا غیر قوال سے یا دیگر کو  
 فعل حرام ہے یا حاکم اور سکوا باعقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ ہو جائی یا نہ ہو  
 بنا برائے کہ اسے باطل کیا حکم شریعت کو اور جسے باطل کیا حکم شریعت کو نہیں  
 یا وہ مومن ہے یا بدو ان کے نزدیک اور قبول نہیں کرنا ہندو اچھا و شر  
 اور ناپود کرنا ہے نہ شر تعالیٰ تمام نیکیاں اور سکی اور جہدی ہو جاتی ہیں اسے  
 جو وی ہیں اگر تو سکی واجب نہیں ہو قاتل و کافر الا مارحی و ای گروں اور سکی جب  
 فرمانے حضرت صلعم کے کہ جو کوئی تبدیل کری دین اسلام کو پس و اولو سکوا  
 ہر اگر قتل کیا اور سکوا قاتل ہے پہلی عرض کرنے اسلام کو سب پر کفر وہ ہے یہ قتل  
 و نہیں آتا اور سب پر کفر اور حادین یا یہ بھی ہے فان صحۃ الصدیق و اولہ  
 ان یخبروا کی گئی مع انکار شیوع من الشریع فقال علی علیہ السلام فی الشیخ الکبیر  
 انک شیخنا من الشریع فقد ابطال قولہ لا الہ الا اللہ بحکم ان  
 یقول حکیم السلام انکار حج شخصیات استغنا واستمع الصبیح  
 ان اولیٰ قضاۃ حاکم العجل و یضربون الذنوب و الملأ  
 ان هذا صلوٰۃ الفتنۃ یعنی پس تحقیق صحت یصدیق اور اقرار ساتھ  
 یہ کہ نہیں ہوتا باوجود انکار کہے چیز کے شریع سے پس کیا محرم  
 ہے یہ میں کہ جسے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سے پس تحقیق  
 کیا کہنا حکم لا الہ الا اللہ کا منقول ہے کہ تحقیق ہو سی علیہ سلام جب

پھر سے مینے کوہ طور سے غصہ ناک فوسر کئے ہوئے اور سنی آوازیں  
 اور تھے لوگ قتل کئے گرد کو سالہ کے کہ سامری نے بنایا تھا اور بجاتے  
 تھے وہ اور مزار امیر پر فرمایا یہ صورت فقہ کی ہے اہل حق جہانکے امور  
 ہر مردہ مثل قتل اور آلات ہلوی قسم عارف و مزار امیر کے کہ تقارہ و قہر مول  
 اور آتشہ اور مردہ اور ظہورہ اور سادگی اور شہنا اور آتش بنی اور آتش  
 وغیرہ میں موجود ہوں خواہ مجلس عقد تخلص کے اور خواہ اہل و یونین شریک  
 ہوں اور چنانہ دان از روی حکم شریعت کے جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے چنانچہ  
 حقہ اور عید شکی کتابوں میں شریعت کو سہ ہے اور فرمایا حضرت شیخ عبد القادر  
 جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب نفیہ الطالبین میں ھذا اذا کان خالیاً  
 عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ خَشَرَ مُنْكَرًا كَالظُّلْمِ وَالْمَرَارِ وَالْعُجْ وَالنَّارِ وَالْوَبَا  
 وَالْعَازِزِ وَالظَّنَائِرِ وَالشَّيْءِ وَالشَّبَابَةِ وَالْحَقْرِانِ  
 الَّذِي بَلْعَبَ بِهِ الْكَرْدُ كَجَلْسِ هَذَا لَوْ كَانَ جَمَعَ ذَلِكَ  
 مَعَهُ لَمْ يَكُنْ يَهْمِي مَا تَرَوْنَ بِالْجُلْسِ وَغَيْرِهَا أَوْ سَوْتِ سَبَّ كَخَالِي هُوَ  
 مُنْكَرَاتِ نَسَبِ پس اگر موجود ہو کوئی منکرانہ تقارہ اور مزار امیر اور مردہ اور آلات ہلوی  
 آلات مردہ و ظہورہ اور شہین اور شبابہ اور بخوان کے کہیلے میں ساتھ اوکو  
 ترک نہ بیٹھے ورنہ اس لئے کہ یہ سب حرام ہیں اس لئے کہ ہر مسلمان کو واجب ہے  
 کہ اسوئہ نیات اور حبیبیت اور معاشرہ داری اہل بدعت کی سی اگرچہ قریب قریب

کہتے ہوں مانند ان اور باپ اور بہن اور بیٹا اور بیوی وغیرہ  
 کے اعتبار کرے کہ وہ کیا اسد تعالیٰ نے کچھ لکھا ہو گا یوں مینوں یا اللہ و  
 اَلْیَوْمَ الْآخِرِ یَوَدُّکَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ کَانَ  
 اَبَاؤُکُمْ اَوْ اَبْنَاؤُکُمْ اَوْ اِخْوَانُکُمْ اَوْ عَشِیْرَتُکُمْ اِلَّا یَقْطَعُ  
 یسے تہاویگا تو اس قسم کو کہ ایمان بہت ہی بہن ساتھ اسد کے اور دن آخرت  
 کے میں صفت کہ دوستی کریں ساتھ اس شخص کے کہ مخالفت کرے اسد کے  
 اور اس کے رسول کی اگرچہ ہوں وہ باپ کے یا بیٹے یا بہن یا بیٹے  
 آیت تک کہ سورہ مجادلہ میں ایسا نہ کر رہے اور فرمایا آخرت صلہ نے  
 لَمَّا دُعِیَتْ بَنُو اِسْرَآئِیْلَ فِی الْمَعَادِیْ نَهَتْهُمْ عَلَیْہُمْ فَاذَعَبُوْا  
 بَنُو اِسْرَآئِیْلَ فِی حُجَّاسِیْمٍ وَاَکَلُوْهُمُ وَاَشَادُوْا بِہُمْ فَضْرَبَ  
 اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِہُمْ بِبَعْضٍ فَاَلَعَنَہُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوُدَ وَعِیْسٰی  
 بَنِیْ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَاَوْا بِعَدُوْنِ کَکَ فَاِشْتَلَقَ  
 یعنی جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا اور کھانے کے علماء پس باز رہے وہ پھر پڑے کٹر  
 اور کئے گناہ اور کئے اور کئے گناہوں میں اور کئے گناہوں میں سخت و پشیمان ہو گئے دل  
 بعضوں نے بعض جنہوں نے گناہ نہیں کیا تھا بسبب است گناہ گاروئے  
 یعنی پس کئے سیدہ کئے دل سخت اور عید قبول کرنے فی رحمت سے بسبب  
 معاصی کے اور یہ سبب جاہل طاعت بعض اور کئے کے بعض سے پس نعمت کے



کی مگر کہہ چکا ہے اور یہ نہیں کہ نایابی کا نام ہے اور سپرد و شہ جان کہ ایک و نہان ہے  
 ایک شانہ پر ہوتا ہے اور دوسرا دوسرے شانہ پر نہیں جتنی وہ دونوں مارکر  
 اور کو ساندہ لائون کی بجائے وہ چھپ ہوتا ہے اور بجا ادف کا بغیر  
 کے واسطی اعلان نکاح کے بنا کہ ہی چھپا کہ ہر اہل بین لکھا ہے کہ طہل  
 ع اور ادف کہ سب سے بجا اور شکا شادی میں تاوان دے جاوین ساتھ  
 ملک کر تیکہ بلا ادف کے بغیر رہتا ہے اور درخت سے معلوم ہوا کہ غنا اصل  
 مذہب میں حرام ہے اور بجا ادف کا بغیر گاہے کی سب سے وہ طہر اعلان  
 نکاح کے اور یہی الامام میں سے ہے لکھا ہے کہ بجا ادف نہیں دف بجائی  
 کا نکاح کے شرعی اعلان نکاح کے لئی و حتمی کہ وہ چھپا ہے اور نہ ہوا  
 اور کے بجا ادف میں نہت کہیں کی اور گناہ نہت لئی کہ کہ وہ کہیں لکھا  
 اور اس میں یہی ہے کہ سنا اہل حرم کا اور یہی ہے اور سپرد و شہ لکھا  
 ودف کا واسطی اعلان نکاح کی اس طرح چاہئے جیسے کہ طہل سے شہ کو سچا ہیں  
 لکھا ہے اور عادیہ میں ہے کہ کہا سلی کی کہ کہا ابو جابر نے کہ خبری ہو  
 ابان بن عباس نے خیر بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق کہ  
 لکھا ہے کہ کہا تھا کہ لئی شراب ہوئی اور فرمایا اور الات سرود کو  
 اور رسول اور ودف کو سچ چھپا ہے ابو جابر سے کہ کہ لکھا بجا ہی ودف  
 ان نامہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ لکھا عورت جو نکاح کی پہلی و لکھی

پس چہنی اور نیچے پر اور ساقی لکڑی چلبلی پر سناقی لوگوں کو کہ شادی ہے ہے  
 اور گاناؤں کی ساتھ نکتہ اگرچہ عورتوں کی منزل میں ہو یا بیرون میں سئلے کہ اس عورت میں جمع کرنا  
 ہے بباح و حرام میں آمد جہاں تک بباح و حرام جمع ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جیسے کہا  
 اشباہ میں **وَإِذَا اجْتَمَعُوا الْحَالِ ذُو الْحَرَامِ عَلَى الْحَرَامِ وَبَعْدَ مَا جُمِعَ فَحَرَامٌ**  
**وَمِنْهُمَا عَلَى الْحَرَامِ انْتَهَى** یعنی جبکہ جمع ہو جائے اور حرام ہے حرام اور معنی اگر  
 ہے کہ جمع نہیں ہوتی یا کہ غیر حرام کرنے والی اور بباح کرنے والی ہے حرام کرنے والی تمام  
 ہوئی عبارت اشباہ کی اور دنیا کچھ دھنیں وغیرہ کو کہانے پر اجرت کافی کی ہوتی ہے  
 اور دنیا اور لینا اجرت کا گانے پر حرام ہے چنانچہ عبد ربہ کی کہ تہا لایا جس سے اس معنی پر لالت کر  
 واکہ لکھی **لَا تَسْتَجِزُ عَلَى الْفَنَاءِ وَالنَّوْءِ وَكَذَا سَائِرُ الْمَلَاحِظِ لَا تَزَالُ**  
**تَسْتَجِزُ عَلَى الْمُعَصِيَةِ وَالْمَعْصِيَةِ لَا تَسْتَحَىٰ بِالْعَقْلِ** یعنی بایہ نہیں ہے  
 نوکر و مزدور و مکر کرنا و نوجہ پر و سبیل میں تمام با ہے اسلئے کہ یہ نوکر و مزدور پکڑنا  
 ہے گناہ پر اور گناہ مستحق عذاب نہیں ہوتا ہے تمام ہوتی عبارت یحییٰ کی اور حضرت شیخ  
 نے کہ ہے محدث میں اور لا حضرت شیخ عبد المجید کی سے بعد بخاری میں کہ ہے کہ تھا کہ ابو القاسم  
 اور امامت اور مقتدا میں میں میں یہ صحت اور کہ استغنا کی تشدید و تعلیل ہے اور  
 اور مشہور تر چاروں اماموں سے قول ساتھ کہ است کے ہے اور اطلاق حرام کا یہی آ رہا ہے فاقی ابو الطیب  
 نے حرام ہونا غنا کا عام مشی و بیعتان شیعی اور علماء و انجمنی اور فاکہی سے نقل کیا ہے اور بقول  
 ہے اہل مینہ اور کو فدا و عروق سے بھی اور یغوی نے عالم میں کہا ہے کہ غنا حرام ہے تمام

لکھتے ہیں غنا حرام ہے اور حرام ہے  
 ناجائز و مذکور اجرت دیکر باقی اجرت کے گونا گوار ساتھ دفع کے لکھتے ہیں

۱۔ بیان میں اور قریبی نے کہا کہ خلاف نہیں ہے بچہ حرام ہوئے اور مکمل  
 کے اس لئے کہ وہ قبیل ہو و لعب کی سی ہے کہ غرضم ہے بالاتفاق تمام  
 ہوا قول حضرت شیخ الاسلام کا اور قاضی عصمت اللہ صاحب زہری نے  
 ایک سالہ حرمت غنائین لکھا ہے کہ اوس میں آیات اور احادیث و قول  
 فقہاء سے حرمت اوس کی ثابت کی ہے اگر کوئی اوس کو نظر انصاف سے  
 دیکھے تو رگ کے پاتھ پٹھکے چنانچہ تہوڑا سا مضمون اوس کا بطور نمونہ لکھ  
 لکھا جاتا ہے کہ روایت کیا حکیم تہذیبی نے نوادر الاصول میں کہ بچے کا بک  
 حرف آواز ناک گے نہیں افن دیا جاوے گا اور سیکو یہ کہ سننے اور نہ بولنے  
 جنت میں کہلایا کہ کون بین روحانی قوت یافتہ او اہل جنت کی انتہی آواز اگر  
 کہے کہ کیا دلیل ہے کہ جہان حرام و مباح جمع ہوں تو حکم ساتھ حرام کے کرین  
 ہم اور ساتھ مباح کے نہ کرین اسکا جواب ہم یہ دینگے کہ تمام اما سون  
 اصول فقہ کے نے اجتماع کیا ہے اس پر کہ جہان دو ہی امتیاز یعنی فقہ کر  
 باوین ہم یا در حدیث میں صلی علیہ وسلم سے ہم کو پہنچی ہوں کہ ایک  
 اوزین سے ولالت کرتی ہو کہ فلا فی چیز مباح ہے اور دوسری  
 ولالت کرتی ہو کہ وہ چیز حرام ہے اور  
 خارج معلوم نہیں کہ یہ حدیث اول صحاح میں ہے یا وہ توافق تمام علما کا  
 ہے اور نہ کہ وہ حدیث کہ ولالت حرمت پر کرتی ہے راجح اور مانع ہے

پھر جان کہ مباح و حرام ایک چیز میں جمع ہوں تو وہ پھر حرام ہوگی اور یہ بات  
 اصول پرودی میں ثابت ہو چکا ہے عالم کامل جاسیے تا اصول فقہ کو معلوم  
 کرے تمام ہوا کلام قاضی عصمت ہدیج کا پس اگر یہ نظر انصاف کی نظر ہو  
 روا ہوئے حرمت زب سے راگ کی بھی صراحت ثابت ہوتی ہے اور قطع نظر  
 اسکے جن علمائے کجوانہ سکا لکھا ہے ہاں وہوں نے بھی بہت سی قیدیں  
 لگائی ہیں انسان جلا ایک یہ قید ہے کہ اوسوں میں جو ثبوت اور غیر ثبوت  
 مضمر و بدھ میں سو فی مین وہ کہان ہستہ اکثر غزلین وغیرہ جو ثبوت اور برائے  
 سے خالی نہیں ہیں ہر قسم سے پھر کرنا چاہیے نہ مرد و گونا چاہیے  
 نہ اپنی بیوی کو کھائے روار کہیں خواہ اپنے گھر میں خواہ غیر کے گھر میں جائے  
 اور مرد و زن کو اس بات میں بھی احتیاج کرنی چاہیے اپنے خاوند و نکل اور  
 بعض رعایا کو کہ گانے بجانے میں تو شریک نہیں ہونے لیکن ہمام میں  
 اوس شخص کے رہے ہیں یا بعض مکان یا فرش وغیرہ سینہ میں وہ بھی شریک  
 ہیں اوس گناہ میں اس طرح مذکور ہے **وَعَلَا عَلَى الذَّيْنِ اَلْقِيَا وَكَانَ فَاِذَا عَلِيٌّ**  
**يَسْتَبِيحُ يَمِينُ كَرِيْمًا اَوْ تَوْبَىٰ بَرَارَةً وَكَرُوْكَ اَوَّلُ عِلْمٍ بَرَادِثِ شَرِيْفٍ مِّنْ اَيَّاهُ**  
 جو کوئی باعث اور سبب بن گیا ہوا ہے اوس کو بھی آئنا ہی گناہ ہوتا ہے کہ بتنا اوس کو کہیو  
 یا خیر یا بد یا کفر یا ایمان یا کفر یا ایمان یا کفر یا ایمان یا کفر یا ایمان یا کفر یا ایمان  
 چند روزہ ہے کہیں اسکی خاطر اپنی آفت پر سے ایک ریت میں آئی یا کہ بدترین آدمی بن گیا

(تقریباً)



مرتبہ میں دن قیامت کے اللہ کے نزدیک وہ ہو گا کہ غیر کی دنیا کے لئے  
اپنی آخرت برباد کرے جاؤ اب اللہ نے اس کو ایک چیز دی اور ہے کہ اس کی  
برائی کا خیال بھی نہیں کیسکو کہ درپہم خیر کی سب سے کہ جب دواہن کا  
اول جماعت کرتے ہیں تو اس کی خوشی میں مینے واسطے پھر غور و تحقیق میں  
دواہن کے یہاں وہ کیا حیاتی ہے ذرا اس کی قیاس کو سمجھنا تو چاہیے کہ کیا  
برائیاں اس میں ہیں کہ ان حضرت صلعم نے اس کے اخلاق کو غور کیا ہو اس کو یہ  
شہرت دیتے ہیں اور جو کہ باخیرت ہیں اس کی حلیت میں اس کا احتیاط ہوتا ہے  
پھر یہ بھی واسطے نے تو ایسی حیاتی کی اس کو پھر خیر کی جس کو ان جاتی سے  
وہ باریکبادی دیتا ہے خیال تو کریں کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی دست  
لیکن چونکہ رواج اس میں کامیاب ہے شاید شرم نہ آتی ہو خیال کر کہ دیکھتے ہیں  
تو اس میں بھی خوف کفر ہے کہ پھر چھائی بر خور ہو گا اور باریک دانی دینی اور چاہا  
جانا اس کو ہوتا ہے غرض کہ جو ایسی بہن میں مرد کو جو اسے کہیں کہیں  
مور توں کو اسے اور مور توں کو چاہیے کہ فرمانبرداری کریں اسے  
خاندان کی اونچا اور اکتفا کریں اون سمجھو پھر جو حضرت کے اور صحابہ کرام کے  
وقت میں ہوتی تھیں اور حضرت سے اس میں ہند نہایت ہو ہے کہ جب حضرت  
فاطمہ رض کا نکاح کرنے لگے تو کچھ خیر و شکر کافی اس کے لئے اور حکم کیا  
لوگوں کو خیر نیا کرنے کا پس تیار کی گئی ایک طرہ پرانی خرما کی بنی ہوئے

یہاں تک حضرت فاطمہ کا اور بعد از اس

رستی کی اور پیار کی گلی ایک تو شک چڑھے کی کہ ہر تہا او سکے وذر  
 ایف خرماینی پوس دست خرا کا اور حضرت علی سے فرمایا کہ جب تمہارا  
 پاس فاطمہ آوین تو او سے کچھ کلام کرنا یہاں تک کہ او زمین تمہارے پاس  
 پہنچے حضرت فاطمہ میرا اہم امین کے یہاں تک کہ بیٹھیں ایک جانب گہریں اور  
 حضرت علی رضا ایک جانب میں تہی کہ اس کا لین آنحضرت تشریف لائے اور  
 فرمایا کہ کیا میں بیان بہانی میرے یعنی حضرت علی کہا ام امین سے کہ موجود  
 ہیں بہانی تمہارے کیا نکاح نکاح کیا اپنی بیٹی سے فرمایا آنحضرت نے عن  
 اودا اخل مجھے آنحضرت گہریں پہر فرمایا حضرت فاطمہ کو کہ لا میرے پاس بانی  
 پس میں نے فاطمہ طرف بڑے پیار چوبی کے کہ گہریں رکھا سو اتھا پس لائیں  
 پانی میں حضرت نے ادسکو دکلی کی او میں یہ فرمایا فاطمہ رخصت کو کہ آؤ  
 پس آگے آئیں فاطمہ پس بانی چپکا آپ نے او پر سینہ او میرا لگی کے  
 اور کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعِیْذُ بِكَ وَ ذُرِّیَّتِیْ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۝  
 پہر فرمایا او کو کہ پیٹھ پیٹھ پیٹھ پیٹھ پیٹھ پیٹھ پیٹھ پیٹھ پیٹھ پیٹھ  
 و دونوں فوٹھ ہون او مجھے کہے کہ یہ کیا نامہ اسکی برائے حضرت علی رضے کے  
 پھر فرمایا حضرت علی کو کہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس بنام خدا تعالیٰ کے  
 اور ساتھ بیکت کے اودا اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت علی نے  
 خواستگار ہی کی حضرت فاطمہ رضے کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ بجگو میرے رب نے یہی حکم کیا ہے پھر بعد چند روز کے بلوایا  
 حضرت نے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور عبد الرحمن اور چند انصار کو پیش حکم  
 جمع ہوئے وہ اور اپنی اپنی جگہ بکھری اور حضرت علی غائب تھے پس  
 آنحضرت نے خطبہ نکاح کا پڑھا پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ عز وجل نے حکم کیا کہ جو  
 بہ کہ نکاح فاطمہ کا کر دینے علی ابن ابی طالب سے پس تحقیق گواہ رہو  
 تم کہ تحقیق میں نے نکاح کیا انکا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو ساتھ  
 اس کے علی پر منگایا آنحضرت نے طبق فرمائے خشک کا پھر فرمایا کہ لوٹ دو  
 ہر لوٹ لیا لوگوں نے اور آئے حضرت علی پس مسکرائے نبی صلعم  
 وہ ہوا و سکے پھر فرمایا کہ اللہ عز وجل نے حکم کیا کہ جو یہ کہ نکاح کر دینے تیرا  
 اٹھ سے ساتھ ہر چار سو مثقال چاندی کے آیا راضی ہو تو ساتھ اور سکے  
 علی کہ راضی ہو امین اسے رسول اللہ پس نہرایا نبی صلعم نے حجۃ اللہ  
 کما و عن جلا کما و باریک حلیک کما و آخر بزمکما کثیرا طیباً  
 نے حج کر کے اللہ تعالیٰ پر گندگ تم دونوں کے اور غالب کرے بزرگی تم دونوں  
 بزرگت نازل کرے تم دونوں پر اور نکاح سے تم دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ  
 ہو اور یہ کہ تین تین نقل کیا ہے پر خیال تو کرو اسے بہائیو کہ حضرت یحییٰ صاحب  
 نور و برکت یحییٰ مویون کی رشتہ نکاح تو اس بے شکافی سے ہوا اگر تم بھی  
 یا کہ محبت سچی رکھتی ہو تو سید طرح کر رہا اور چار سو مثقال چاندی کا جو

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا گیا اور اس کا صلہ چار سو مثقال چاندی کے برابر تھا

حضرت بیوی صاحبہ کا لگا اس کے زیر سر و سر پہنے ہوئے تھے مین اگر بار  
 ماشہ کار و بیہ ہوا تہ ذیل وغیرہ کی آواز ہزاروں مطہرات کو ام جیسے اور ہر  
 صاحبزادیوں کا سو حضرت فاطمہ زہرا کے پاس ہر کشتہ جس کے مذکور ایک کشتہ  
 روپے چار آنہ ہر قسم میں آتے۔ مہر اجم جیسے ایک ہزار بیس روپے  
 پس یہاں جو ہزاروں لاکھوں کے ہر بار بیستمین میں بیٹے، بیٹی  
 جہاں اکثر خاوند آخرت کے دیال میں گرفتار ہوئے بسبب کے کہ  
 بیچارہ نے وہ ہر پختہ بین بھی نہیں دیکھے پہلا وہ ادا کیا ہے کہ گنجاب  
 ادا نہ کئے تو آخرت میں جو رو کے قرض کے برے پکڑا جاوے گا  
 نہ ہر لگا بائزناست سے زیادہ باندہ کرکیرن خواب ست سحر و سحر میں اور  
 کو زیادہ بیستمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ او نہوں نے فرمایا  
 آگاہ ہونہ بہار ہی مہر باغ ہو بیرون کا سنا کہ اگر گرن مہر سب بزرگی کا  
 دنیا میں اور بوجہ تقویٰ کا ہر تازہ دیکھتے کہ تو سزاوار ترین تھا  
 ساتھ اسکے نبی صلعم ہوتے نہیں جانتا میں رسول خدا صلعم کو کہ کج کیا ہو  
 اپنی بیویوں اور بیٹیوں میں سے زیادہ بارہ اوقیہ سے جکڑ  
 پانودہم کے ہونے میں اور اور حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا ہر  
 سَمَاءُ اعْظَمُ الشَّيْءَ كَلَجَ بَكَلَّةٍ اَيْسُوهُ هَوْنًا  
 بڑی برکت کا لکھا ہے کہ کم ہونے میں سے ہر اور اور شیخ

کم ہوا در نہوڑی ہر قناعت کری تہہ و دون حدیث مشکوٰۃ میں ہیں میں  
 تعجب ہے کہ اسب نے ہم سے جبرین برکت و بھلائی نکال کر لئے کرتے  
 ہیں اور حضرت نے جو ایک لگائی بات بنائی تو ہرگز نہیں کرنے والہ  
 کیا ایمان ہے پس عورتوں کو چاہیے کہ اگر ان کی ان باب وغیرہ نے یاد  
 ہر بند ہوا یا ہے تو بہ بخشدین کہ بڑا ثواب ہاویں گے گویا جتنے رو بہ ہر کے  
 سہے مدد دیے اور مدد دینے کا کیا کچھ ثواب آیا ہے اور فرمایا ہے  
 پاک پروردگار جل جلالہ **وَ اِنْ تَعْلَمُوْا اَنْتُمْ لِلْكَفٰرِیْنَ** یعنی اور تم جانتے ہو کہ کفار  
 قریب تو ہے واسطے نفوس کے تفسیر مدارک میں **اِنَّ** یہ کی تفسیر یوں  
 لکھی ہے کہ خطاب ہے خاوند و کون اور یوں کو یعنی عفو کرنا خاوند کا ساتھ  
 دینے پورے ہر کے بہتر ہے اور اسکے لئے اور عفو کرنا عفو کا ساتھ  
 ساقط کر دینے سارے ہر کے بہتر ہے اور اسکے لئے اسے اسے  
 اگر عرض سے آیا ہے بطریق مرفوع کے یعنی بخیرت مسلم نقل کرتے  
 ہیں کہ فرمایا آپ نے اگر نہ ہوتا جو ہے عیب کا کارنا تو گواہی دیتا میں اسے  
 پانچ نفر کے کہ وہ اہل جنت سے ہیں ایک نے او نہیں سے تفسیر ہے علیہ السلام  
 اور دوسرے وہ عورت کہ راضی ہے اس سے خاوند اس کا اور تیسرے  
 وہ عورت کہ تصدیق کرے عین بخشدے ہر اپنا اپنی خاوند کو واسطے رضا  
 اللہ تعالیٰ کے اور چوتھے وہ کہ راضی ہیں اس سے ان پاپا اسکے

اگر عورت کہ راضی ہے اس سے خاوند اس کا اور تیسرے وہ عورت کہ تصدیق کرے عین بخشدے ہر اپنا اپنی خاوند کو واسطے رضا اللہ تعالیٰ کے اور چوتھے وہ کہ راضی ہیں اس سے ان پاپا اسکے

[illegible]

اس حال میں کہ اوپر کرتہ ہوگا بظہران کا اور ایک کرتہ ہوگا غارش کا یعنی  
 مسلط کیا دیگی اوس کے بدن پر غارش بعد لیٹنے اور پتھڑا بن جانے زیادہ ہو اور آیا  
 لَعْنَةُ سَوْدَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَارِخَةُ وَالْمُسْتَمْعَةُ ۵۷ \*  
 یعنی لعنت کی رسول خدا صلعم نے نوحہ کرنے والے کو اور سننے والے کو  
 اور آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اَنَا كَبِيرُ الْحَقِّ وَصَلُّوا وَخُشُّوا  
 یعنی میں بزرگ ہوں اوس عورت سے کہ سر منڈایا اور آواز بلند کی  
 یعنی بیان کیا اور چیخے پلائی روئین اور کپڑے پہاڑ ڈالے پس ان  
 خدیثوں سے معلوم ہوا کہ بیان کرنا اور روئنا پشیمائیت ہی گناہ ہے مرد  
 کو چاہئے کہ منع کرے اوسے اور عورت کو چاہئے کہ ہمیں فرمانبرداری کرے  
 خاوند کی اپنی گہرین بعد میں سے کیسے یہ دشمن کرے اور نہ کیسے ان بتقریر تائید کیے جا کر  
 بلکہ چہاں جاو تو تسلی دے اوس کو اور معبر کرنے کو کہے کہ آنحضرت نے  
 فرمایا یَا مَعْزَنُ عَنِّي مَثَلُ الْخَلَاءِ مِثْلُ الْحِرَاءِ یعنی جو کوئی تسلی دے اور معبر کرے  
 کہے مصیبت زدہ کو پس اسے اوس کے مصیبت زدہ کا ثواب حاصل  
 ہوتا ہے اور جو کہ اس قسم کو جارے رکھے اور منع نہ کرے اس سے  
 اور پھر اوس پر کوئی نوحہ کرنے بعد مرنے اسکے کے تو اوس کو عذاب  
 دیا جاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَنِمَّ عَلَيْهِ  
 فَإِنَّهُ يُقَدِّمُ بِعَيْنَيْهِ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۵۸ یعنی جس پر نوحہ کیا جائے

۵۷  
 نظر ان ایک  
 درجہ کے  
 غارش کا  
 پتھڑا بن جانے  
 پس غارش  
 اور کسی حالت  
 میں غارش  
 ۵۸  
 ۵۷

۵۷  
 ۱۲





صلی اللہ علیہ وسلم نہی طعام النبار یعنی کھانا کھانے کے لئے  
 یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کھانے کے لئے  
 کس سے یعنی جو کہ مقابلہ کریں طعام میں اور چاہیں کہ ایک دوسرے کی ضد  
 پر بہت سا پکا دین تا غالب آویں ایک دوسرے پر جیسے اگر واسطے  
 فخر و سفاقت کی پکاویں دعوت او کی قبول نہ کرنی چاہئے کذا ذکر الشیخ  
 عبدالحی رح اور بعض اوقات طعام حرام ہوتا ہے اور کھانا اور سگ کناہ  
 کبیرہ یعنی اس صورت میں کہ میت کے وارثنا بیچہ ہو تھے ہیں اور  
 یتیم بیایرون کو تو ہوش بھی نہیں ہوتا اور قریبی وغیرہ اس مال میں  
 سے بلا تامل اپنی ناک اونچی کرنے کے لئے صرف کرتے ہیں اس کھانے  
 وغیرہ میں اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الْاَنْفِ  
 یَاْعُلُوْنَ اَمْوَالَ الْاِیْمٰنِیِّیْنَ ظُلْمًا اَکْبَرَ اَکْبَرًا کُلُوْا فِیْ طَعْنٰہُمْ نَارًا وَّ سَیِّئًا لِّکُم  
 سَعِیْہَا یعنی تحقیق جو لوگ کہہاتے ہیں مال یتیموں کے  
 ازراہ ظلم کے سوا اسکے نہیں کہہاتے ہیں اپنے بیٹوں میں اگلے اور  
 قریب ہے کہ داخل ہونے اگلے ہر گز نہیں اور بعض اوقات میت پر لگانے  
 کے لئے مال فرض لیتے ہیں اور پیچھے او سکے پیچھے اور پس ماندہ حیران  
 پریشان ہوتے ہیں کیا عقلمن ماری گئی ہیں کہ دین و دنیا کا نقصان کر  
 رہے ہیں اور جو کوئی اس کو منع کرے تو کہتے ہیں کہ یہ ہم و ہابی سہے واہ

کیا سمجھ رہے کہ باوجود نقصان دین و دنیا کے مانع خیر خواہ کو بُرا جانتے ہیں  
 اگر ذرا تامل کریں تو او کی خرابیاں معلوم کریں وہ جو خسرانے فرمایا ہے  
 حَبْلُكَ الشَّيْءُ يُعْزِي وَيُكْهِمُ یعنی دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرہ کرنا  
 ہے وہ ان پر صادق آتا ہے اور بعض اوقات اہل نصیحت مجبور ہوتے ہیں کہ  
 اوسکے گھر پر لوگ ٹہریں و سیتھ میں ایک تو اسکا عزیز مرادو اسکا بیچ روٹھا یا  
 دوسرے یہہ پٹھان سے اسکا گھر بوسٹنے کے لئے مردوں کو چاہئے کہ منع کریں  
 اپنی بیویوں کو ایسی رسموں میں شریک ہونے سے اور عورتوں کو مانہا چاہی  
 نہ یہہ کیسے کُن جائیگی نہ کوئی لہجے کُن آویکا اس وقت میں عورتوں کو کہہ  
 جائیگی نہ چاہئے ایسی رسموں میں اگرچہ تعزیت سنت ہے لیکن اونسے سنت  
 کہان ادا ہوتی ہے یہہ تو طرح طرح کے کنا ہو گئی ہر تکب ہوتے ہیں البتہ  
 جہان جیسہ خرابیاں نہ لازم آویں تو شوق سے جاوین لگیں صلیب نصیبت  
 کے کُن جا کر رات کو نہ رہیں کہ یہہ بہت بُرا ہے نہایت کیا ہے اُچھری جی  
 اہل سوخی صحابی سے کہنا او نہوں نے کہ مرین بہن بعد امجد بن عمر و خرو  
 کی پس کہا میں نے اپنی بیوی کو جاتو اور تعزیت کر او کی اور رات کو روادنے  
 پاس کیم بہن اور آل عمرین بڑا رتبہ ط ہے پس وہ بیوی آئی یعنی وہاں سے  
 ہو کر کہیں بو موسیٰ نے کہ کیا نہ حکم کیا تھا میں نے تجھ کو رات کو رہنا اونکی پا کر  
 پس کہا اونکی بیوی سے کہ ارادہ کیا تھا میں نے رات کے رہنے کا اونکی پا کر

پس نے ابن عمر اور خالد بن ولید کو کہا کہ تم رات کو ترکہ میری بہن کو غدا  
 میں آؤ اور ابن بختری سے روایت ہے کہ کہارات کو رہنا اہل بیت کے پاس  
 نہیں ہے مگر امر جاہلیت سے کہا اجری نے کہ یہ تمام امور اب ہو گئے ہیں  
 لوگوں کے نزدیک سنت اور ان کے ترک کرنے کو بدعت جانتے ہیں پس  
 اولٹ گیا حال اور متغیر ہو گئی احوال کہا ابن عباس نے کہ ہمیں آنا لوگوں  
 پر کوئی سال مگر کہ مارے تھے میں اوس میں سخت کو اور زندہ کہ تھے میں اوس میں  
 بدعت کو یہاں تک کہ مر گئیں سنتیں اور زندہ کی گئیں بدعتیں اور ہر گز نہیں  
 عمل کیا جاتا سنتوں پر اور نہیں بڑا جانا جاتا ہے بدعتوں کو مگر چہ کہ ان  
 کہ تھے اسد تعالیٰ غصہ اوٹھانا لوگوں کا ابنتہ وہ مخالفت کرتا ہے اونی  
 اوس چیز میں کہ وہ ارادہ کرتے ہیں اور آگاہ کر دیتا ہے اوس چیز سے  
 کہ عادت پکڑی ہے اونہوں نے الخ یہ روایتیں مولوی حیدر علی رح نے  
 نقل کی ہیں اپنی رسالہ میں پیر اور بری رسم یہ ہے کہ اکثر اقربا سوگ  
 رکھتے ہیں حال انکہ حضرت نے فرمایا ہے **لَا حِلَّ لَكُمْ أَنْ تَحْمِلُوا حِمْلَ مَوْتٍ**  
**إِلَّا اللَّهُ وَالْيَوْمَ الْآخِرُ تَحْتَهُ حَلَالٌ** فوق ذلك لا حلال ذوق  
 اربعہ اشھد عشتگا یعنی ہمیں درست واسطے اوس عورت  
 کے کہ ایمان رکھتی ہو اس پر اور روز آخرت پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر  
 زیادہ تین رات سے مگر خاندان کے مرنے میں پناہ دینے اور دوسرے

کیا ہو کر رہے اور انکا سوک تو سوک ہی بڑا بیماری ہے کہ چیر منہوں میں  
 یہی شریک نہیں ہوتی بلکہ مانع ہوتے ہیں جسے کیا مقدور کہ برادری اور  
 کوئی نکاح کر سکے اور یہہ اور میں شریک ہوں انکا سوک خاصا ہنود کا مارا  
 سوک ہے آئی صاحبوں بشیاع ہر خواب غفلت سے کہ تمہارے پیغمبر  
 صاحب فرماتے ہیں **مَنْ نَكَحَ سَوَكًا** یعنی جو جس قوم کی مشابہت  
 کرتا ہے وہ ادھین میں سے ہے یا ذابا صد منہ آورا اور بری قوم  
 یہہ ہے کہ جب بیٹی یا اور کسی قرابی کا خاوند مر جاو تو عورین مانع ہوتی  
 ہیں اور سوک و سر نکاح کرنے سے اگر یہ مرد سہیا دین ہا ہا وہ  
 نہیں مانتیں اور اسکو بہت بل جانتے ہیں کہ اگر وہ نکاح کرے تو اسکو  
 مگر بقاتی میں کہ یہہ وہ ختمی ہے اور بعنے جہلا اوٹے لہا ہی چہوڑ دیتی  
 ہیں اور کہہ دین مرد خود مانع ہوتے ہیں اسلئے اسکو ناک کٹائی جاتے  
 ہیں باوجودیکہ اسد تھائے نے فرمایا ہے **وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ سَوَكٌ** یعنی  
 اور نکاح کر دین خاوندوں کی عورتوں کے اور میں یہا ہے مردوں کے  
 اپنے میں سے اور پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے **إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ سَوَكٌ** یعنی  
 اگر وہ میں سے نہ ہو تو نکاح کر لے میری سنت ہے پس جو کوئی عورت ہنود سے  
 میری سنت سے پس نہیں ہے جیسے یعنی میرے طریقہ پر اور میری  
 امت سے نہیں انتہی ہے پس اسے بہا تو خیال تو کر و کہ اسکو بڑا جانا

برائی رائے کے نکلنے پر نہ کہنے

بین کیا و بال ہے کہ دنیا چند روزہ کی دنیا می گھٹے مستحق ایسے و عید کے  
 ہوتے ہیں عیاذ باللہ اور حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا  
 کی صاحبزادی کے چار نکاح ہوئے ہیں کیا اون سے زیادہ اپنی عزت  
 سمجھتے ہیں اور ان کی فعل کو برا جانتے ہیں کیا ٹھکانا رکھنے ایمان کا اور  
 مولانا شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے سچ فائدہ آید و انکو الایامی کے کہہا ہے  
 رسول نے فرمایا ہے اے علی تین کام ہیں تویر نگر نماز فرض جبے قت  
 آوے جانتا رہ جب سوجو و ہو رات عورت جب مرد نے اس کی ذات کا  
 جو کوئی دوسرا خاوند کر نے کو عیب دے او کا ایمان سلامت نہیں آتی  
 پس ہر مسلمان مرد و عورت کو پاس رکھنے کہ اس ہندو پن کو چھوڑیں اور مسلمان  
 محمدی میں شریک ہوں اور قطع نظر اسکے او سکے ترک میں فساد ہی تو پڑا  
 بہا ہوتا ہے کہ ناچار ہو کر بعض عورتیں زنا اور چٹنی بازی میں گرفتار ہو جاتی  
 ہیں تو اکیلا سمجھتا ہے کہ محمدی ہوئے کو برا اور ناک کنائی جانیں اور دیوث  
 ہو نیکو اچھا اور نیک نامی ایک ذرہ غور کریں تو او سکے کرنے کی پہلایان  
 اور نہ کرنے کی برائی ان معلوم کریں فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے میں کیجئے کہ میں نے  
 قَدْ اَمْسَيْتُ بَعْدَ مَا كَانَ لِي مِنَ الْاَجَلِ مِثْلُ اَجَلِ رَجُلٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ يَمُوتُ  
 مِنْ اَجَلٍ وَهُوَ شَيْءٌ كَاَنَّ اَبْتِئَا عِدَّةً مِنْهُ لَكَ لَيْسَ خَدَاكَا  
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ سَكَانَ عَلَيْكَ مِنَ الْاَلَمِ مِثْلُ اَيَّامٍ مِنْ عَمَلٍ يَهْنَأُ

لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَذْنِ اللَّهِ شَيْئًا ۖ يَنْتَظِرُ مَنْ يَنْتَظِرُ  
 کسی سنت کو میری سنتوں میں سے کو مگر گئی تھی بعد میرے یعنی وہ سنت  
 متروک ہو گئی تھی میرے بعد اور اس نے رواج و یاد و سکو اور رغبت و لالہ  
 لوگوں کو اس پر پس بلاشبہ اس کے لئے ثواب حاصل ہوتا ہے مانند ثواب  
 عمل کرنے والوں کی اور سپہنبر اسکے کو ناقص کرے اور نئے ثواب میں سے کچھ  
 اور جو کوئی نکالتا ہے بدعت گمراہی کی کہ نہیں خوش ہے اس سے لے کر  
 اور رسول اور اسکا ہوتا ہے اور سپہنبر گناہ مانند گناہوں کے نیواون اسکی کے  
 نہیں ناقص کرتا یہ گناہوں اور نئے سے کچھ اور یہ یہ بھی فرمایا ہے حضرت نے  
 مَنْ تَبِعَنِي فِي عَمَلٍ فَسَادٍ أَمْثَلِي ۖ فَلَهُ أَجْرٌ مِثْلِي شَهِيدًا  
 یعنی جو کوئی خوب کچھ میری سنت کو وقت فساد امت میری کے پس  
 اس کے لئے شہید و نیکو ثواب ہوتا ہے یہ وہ دو نو حدیثیں مشکوٰۃ میں ہیں  
 پس خیال کیا جائے کہ جو کوئی ایسی سنت نکاح کو کہ بالکل متروک ہو رہی ہے  
 اور سنت نیست کثیرا پیتے کی در حق عورتوں کے بالکل مٹ گئی ہے اور  
 مانند انکی کو رواج دیگا کچھ ثواب پاویگا اور صورت ترک کے کیسا ہوتا  
 پاویگا بیدار ہونا چاہئے خواب غفلت سے اور عمل کرنا چاہئے اپنا اور  
 اور برائی رسم یہ ہے کہ بعد مرنے کسی فراتنی کے چند روز تک اپنا نہیں  
 والہن اور وال نہیں ہو گوتین اور چرخا نہیں کا تین وغیرہ نیک خیال اسکے

اس حدیث میں  
 میں نے نقل کیا ہے  
 کہ یہ حدیث  
 اسناد و سند  
 بالکمال  
 حسن و قبح  
 میں ہے  
 اور اس کی ہر  
 روایت میں  
 یہ حدیث  
 صحیح ہے

کہ ان چیزوں کے کرنے سے کوئی اور مرد جاوے گا یہ سب بائین قبیل شرک  
 سے ہیں بالکل انکو دور کریں حاصل یہ کہ ہر مسلمان کو ہر تہذیب میں اتباع  
 سنت چاہئے نہ اتباع رسم و آئین دنیا کی اکثر مرد و عورت یہی رہے  
 ہیں طرح بصر علی شرب و کفر و بدعات کی باتوں میں مرد و نکو چاہئے کہ اہل علم  
 اور بات کو دریافت کر کہ منع کریں اپنی بیویوں کو اور وہ فرما سوار ہی اونکی  
 کریں ہرگز انکار نہ کریں حالا اوس وارا لاخرت میں کہ ابدالاً یا درہنہ ہے کمال  
 خراب ہوگی اَللّٰهُمَّ قِنَّا وَاٰذِنَا اِنِّیْ سُبْحٰلِ سَلَامِ اٰمِنِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
 بانباء و دوسرا یہ بیان حق بیویوں کے خاوندوں پر چاہا سوا  
 کہ مرد و نکو لازم ہے کہ اپنی بیوی کو علم دینی سکھا دیں کہ فرمایا ہے رسول خدا  
 صلعم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مَوْلٍ وُتِلَیْکَ سَبْعُ طَلَبٍ کَرَامَہُ کَاوْفَرِ  
 ہے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت پر کذا فی المشکوٰۃ تا و دوسرے جہات  
 کے کفر و گناہ میں گرفتار نہ ہوں اور دونوں کی دینا اور آخرت میں اچھی گذر  
 پڑا و دین و دنیا کا تو اسی سے ہوتا ہے کہ مرد نہ آپ علم دین پرستے تھے میر  
 اور نہ بیوی کو پڑانے سے تیار ہیں پس یہ لائق برائی دین و دنیا کی کیونکر معلوم  
 کریں اور حق ہے مردوں پر کہ اپنی بیویوں اور بچوں اور گھروالوں کو شرک اور  
 کفر و گناہ کی باتوں سے باز رکھیں اور بجالانے طاعات کے لئے تاکید  
 کریں کہ اعدوا لشیانہ فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اَنْفُسَکُمْ وَ اٰهْلِکُمْ

نَارًا وَقَدْ خَلَقْنَا السَّمْعَ وَالْبَصَرَ كَذِبًا ۖ يَنْفَعُ اِسْمَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانِ  
 مشفقہ گوارا اپنے گہروالوں کو اس آگ سے کہ اور سکا ایندھن آؤ گی اور  
 پتھر ہو گئے اسکی تفسیر میں صاحب وارک نے یوں لکھا ہے کہ آپ پہلی آیت  
 بربالا اور ترک معصیت کرو اور اپنی گہر فافو کو بھی طاعات کرنے کو کہو اور  
 گناہوں سے باز رہو کہو انتہی پس چاہئے کہ اپنی مویوں اور گہروالوں کو ناز  
 اور روزہ وغیرہ فرائض و ایماں اور اپنی باتوں کے کرنے کی تاکید کر دیکر  
 کچھ تعزیر بھی دینی اکی گویا کہ ترک نماز وغیرہ پرستش پھر ملتی الامحرمین لکھا  
 ہے کہ جائز ہے عاوند کو یہ کہ تعزیر دے اپنی موی کو ترک کرنے نہایت  
 پڑا و نہ قبول کرنے پر اس کے کہنے کو جبکہ بلا دے اور سکو طرف چھوٹے اپنے  
 کے مینے معصیت کے لئے بشرط نہ ہونے عذر حقیقی ترک اور تعزیر دے  
 اور سکو ترک کرنے ناز پڑا اور ترک کرنے پر غرض اس کے اور اسکے گہر سے  
 نکلیا نہ پر بلا اذن اسکے کے انتہی اور سینکلا وغیرہ کے پوجنے سے اور  
 اور ترک اور کفر اور گناہوں کی باتوں سے کہ اوپر گذر میں اور تعزیر اور  
 منہدی پر جانے سے منع کرو عجب حال ہے یہاں کہ بعض تو کون کا کہ  
 اور تو فرماتا ہے کہ اپنے گہروالوں کو روزہ کی آگ سے بچاؤ اور یہ ہم برعکس  
 اسکے کرتے ہیں کہ باعث ہوتے ہیں اور بلاستے ہیں و درج کی طرف  
 تفصیل اس حال کی یہ ہے کہ بعضے جاہل جو روچوں کے ساتھ ہو کر سینکلا





ہنسی پائل کر نیوالے پر اور مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ کے کہنا ہے کہ بنانا تعزیر  
 اور حکم کو غیر وکا درست نہیں ہے اس لئے کہ تعزیر واری عمارت اسے ہے  
 کہ ترک نہ اذکار ترک زینت کرے اور صورت مخزون نگین بناوے یہ منور  
 مانتہ جو ہوشوں سوکھنے والی ہوئی بیٹھے اور مرد کو کسی جگہ اس طرح کہ با شریعہ  
 شریف سے ثابت نہیں ہوا اگر عورت کو بعد وفات ترویج سکے چار چھینے  
 اور دس من سوگنا یا ہے اور سوکھ کر فوج کے اگر کوئی اور قریبی مرے تو  
 تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد میں دن کے  
 اور سوکھ و رست نہیں حدیث شریف میں آیا ہے لایجل لامرأة الحج کہ ساری  
 حدیث مع ترجمہ کے اور گھر تک پہنچے پس بنانا تعزیر وغیرہ کا بدعت مستقیم  
 ہے اور ایسی بدعت کا اعتراض کہ یہو الامن خدا میں بسر کرتا ہے اور فرما  
 اور نوافل اسکے و گاہ الہی میں مقبول نہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا  
 ہے مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَأَى جُحْلًا عَلَيَّكَ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ  
 وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ وَلَا تَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرَفًا وَلَا حَدًّا وَلَا طَعْمًا  
 میں نے جو کوئی نئی بات نکالتا ہے میں نے بدعت میں یا جگہ دینا ہے بدعتی کو اور  
 لعنت ہے اسکی اور ملائکہ کی اور سب لوگوں کی اور نہیں قبول کرتا بعد تک  
 اسکے فرض و نفل اور روایت میں آیا ہے مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فِي أَحْثَ الْأَحْثَانِ  
 لَيْسَ مِنْهُ <sup>ط</sup> میں نے جو کوئی نکالے اس مرد میں ہمارے میں ایسی خبر کہ وہ

رواہ الطحاوی  
 عن ابن ماجہ  
 و ابن جریر  
 و ابن کثیر  
 و ابن عساکر  
 و ابن ہشام  
 و ابن ابی شیبہ  
 و ابن کثیر  
 و ابن عساکر  
 و ابن ہشام  
 و ابن ابی شیبہ  
 و ابن کثیر

اوس سے نہیں وہ مرد و سہ ہے اور اوس مجلس میں بیٹھتے زیارت اور  
 گریہ و زاری کے حاضر ہونا جائز نہیں اس لئے کہ وہاں زیارت نہیں ہے کہ اوس  
 لئے حاضر ہو بلکہ وہ کہا جین قابلِ زیار ہے کہ میں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے  
 مَنْ دَامَ مِنْكُمْ مُتَمَلِّكًا فَلْيَعِزَّنْ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسْتَلِمْ  
 كَوْنًا لَمْ يَسْتَطِعْ فَيَقْلِبْ ذَلِكَ أَصْحَابُ الْأَيْمَانِ <sup>۱</sup> یعنی جو کوئی می کہے  
 تم میں سے کوئی خیر خلافِ شرع پس پاتے کہ بگاڑ داسے اوس کو اپنے  
 ہاتھ سے اور اگر ہاتھ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر  
 زبان سے بھی منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہہ ضعیف ترویج  
 ایمان کا سہ ہے اور مجلس تعزید و ماری میں جا کر مرثیہ اور کتاب سننی بھی جائز نہیں اس لئے  
 کہ مرثیہ اور کتاب میں احوال واقعی نہیں ہوتا بلکہ جھوٹ اور افتراء اور عقارت بزرگوں کی  
 ہے پس سننا اسکا بلکہ جانا ایسی مجلس میں روا نہیں چنانچہ حدیث شریف میں بھی  
 واقع ہوئی ہے سننے اور پڑھنے مرثیوں کے سے عَجَزَ ابْنُ آدَى فِي قَالِ نَهَى  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَحْكِيَ قَوْلَ كَيْفَ حَزَنَ الْمَلَائِكَةُ <sup>۲</sup> یعنی بے ادبی روایت کرتے  
 ہیں کہ منع فرمایا آنحضرت صلعم نے مرثیوں سے اور اگر مرثیہ اور کتاب میں  
 احوال واقعی ہو تو سننا اس طرح کے مرثیہ اور کتاب کا کافی نفسہ مضائقہ نہیں لیکن  
 بنیات اجتماعیہ جیسے کہ ہمت بناتے ہیں نہ بنانی چاہئے کہ مشابہت مبتدعوں کی  
 ساتھ ہوتی ہے اور اونی مشابہت سے احتراز واجباً ضرور ہے کیونکہ

۱۔ ۲۔

۳۔ ۴۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ **مَنْ تَشَافَقَ بِمَنْزِلَتِهِ** یعنی جو کوئی مشابہت کفر  
 کی کرے پس وہی اونہیں میں سے ہے اور اس حدیث میں یہی داخل ہے  
**مَنْ تَشَافَقَ بِمَنْزِلَتِهِ** اور **مَنْ تَشَافَقَ بِمَنْزِلَتِهِ** کا افسوس ہے کہ  
 یہ جو کوئی بے ہمتی سے کہی گئی ہے اور وہی اونہیں میں سے ہے اور جو کوئی  
 راضی ہو کسی قوم کے عمل کو تو ہے شریک کے کہ نہوائے گا اور ایسی جگہ فاتحہ درود  
 پڑھنا بھیست نہیں سکتے کہ ایسی جگہ قابلِ ازالہ درود پر کہنے کے ہے اور نجاست  
 باطنی کہتی ہے اور فاتحہ درود و ایسی جگہ پڑھنی چاہئے کہ پاک ہو نجاست ظاہری  
 اور باطنی سے پس جو شخص پاک پختہ نہ میں کلام اللہ اور درود پڑھے غلامت کیا گیا  
 اور عین کیا گیا ہوگا ایسے ہی اس جگہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابلِ ازالہ کے وہاں  
 بھی پڑھنا موجبِ طلب است اور طہونیت کا ہوگا کہ بے محل پڑے اور بدوین بجا تعزیر وغیرہ  
 کے فقط اور اس کا نہیں کہ تبرک حج مثل موسیٰ مبارک کے رکھا ہو یا نہ رکھا ہو مجلس ہے  
 و ناری کی مرتب کرنی اور وہاں فاتحہ درود پڑھنا یہ بھی جائز نہیں سکتے کہ یہ  
 بھی بدعت پسند ہے اور فقط ذکر کرنا اعاذیت جو شہادت کا اور ختم کلام اللہ غیر  
 پڑھنا مضائقہ نہیں اور تبرک صحیح مذہبی مبارک کی اکثر بارے صحت کو نہیں پہنچا  
 پس تبرک ہونا اور کا بنا برادام حوام کا لانعام کے ہے اور سکو تبرک جائز نہ چاہئے  
 جب تک تبرکیت اس کی ثابت نہ ہو تو خدا اس کی صحت کا نہ کرنا چاہئے اور جب تبرکیت  
 اس کی معتبر ہوئی محض تبرک کہ یہ و ناری کرنی رہی اور وہ مجلس مرتب کرنی

فقط واسطے کہ وزارت کے سلف سے مقبول نہیں ہوئی اور اگر تیرک صحیح مانتا  
 ہو بیمار کے بغیر کی کہیں پیدا ہو تو اس کی زیارت کے لئے جانا مسافرت نہیں  
 اور ترک کرنا زینت اور لذت کا مانند نہ کہانے پان اور گہی اور گوشت وغیرہ  
 کی بھی درست نہیں جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور دو گارہونا امور تعزیر واری غیرہ  
 میں از خود یا پاس خط اور یا پاس قسبت یا بربسبب کی اور ہم مانگی ہونے کے  
 اور سجاوٹ پنا او سکے لئے مانگے دینا جائز نہیں اس لئے کہ اعانت محبت پرہیز  
 ہے اور اعانت محبت پر غیر جائز نہیں ہے اور مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی  
 بھی جائز نہیں کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع بھی کیا ہے  
 حضرت نے جیسے کہ اوپر گزرا اور اس میں طبع نوہر پڑھنا گناہ کبیرہ ہے کہ غیر  
 وعید آیا ہے اس پر کہ لکن **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** حکم کی **اللہُ عَلَیْکَہُ وَ سَلَامُ**  
**الْبَاقِیَہُ وَالسَّامِیَہُ** یعنی نعمت کی رسول خدا صلعم نے عورت و خمر  
 کہ نبیوالی اور سننے و ایکو اور اجرت یعنی مرثیہ خوانی وغیرہ پر حرام ہے اس لئے  
 کہ قاعدہ شریعہ کا ہے کہ اجرت لینا محبت پر درست نہیں جیسے کہ فرامیر و غنا کہ  
 حرام میں اجرت یعنی بھی اوپر حرام ہے اس میں طبع ان چیزوں پر بھی حرام ہے  
 اور منہدی روشن کرنی حضرت سید عید القادری جیلانی رح کی بھی بدعت ہے  
 اس لئے کہ جیسا منصفہ اور قباح تعزیر بنانے میں ہے وہاں ہی منہدی  
 میں بھی ہے سوال منہدی بدعت حزیبہ یا نہ اور اگر سیدہ ہے تو سہ

برابر میں یا کچھ فرق ہے اور اس کی برائی حد و حرمت کو پہنچتی ہے اور فاعل اس کا  
 ترکب کبیرہ کا ہے یا کبرہ کا یا فاعل اس کا صاحب صغیرہ کا ہے جو اب یہ نہ تھا  
 امور بدعت سیئہ میں اور تفاوت اس پر عید میں باجبا و منفہ کے جسے جرم بدعت  
 میں کہ منفہ کم ہوتا ہے برائی اور کئی زیادہ تر موقوف ہے اور جس بدعت  
 میں کہ منفہ کم ہوتا ہے برائی اور میں کمتر موقوف ہے اگر ترکب بدعت بدعت  
 کو نہ کہ بھگتا ہے اور قربت خدا کی اور میں جانتا ہے تو ترکب اور کما فاج و لہ  
 اسلام سے ہے چنانچہ حدیث شریف سے کہ کتابا بن ماجہ میں وارد ہے  
 معلوم ہوتا ہے عَنْ حُذَافَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَكُونُ  
 اللَّهُ إِذَا حَضَرَ صَلَاتُهُ صَوْتٌ أَوْ كَحْدَانٍ أَوْ كَحُجَّاجٍ أَوْ كَأَعْمَلٍ كَحُجَّاجٍ  
 كَحُجَّاجٍ أَوْ كَحُجَّاجٍ كَحُجَّاجٍ كَحُجَّاجٍ كَحُجَّاجٍ كَحُجَّاجٍ كَحُجَّاجٍ  
 میں نے رعایت ہے غریب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہیں قبول  
 کرتا اندر بدعتی کا رزہ اور نہ نماز و نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور چہا و اور نہ  
 فرض اور نہ نفل بھگتا ہے وہ اسلام سے جیسے کہ نکلتا ہے بال آئے گندم  
 میں سے کہ کچھ اس میں بگاڑ نہیں رہتا فضا نکل آتا ہے اتنے اور بدعتی عام ہے کہ  
 آپ بدعت کو احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہیں کیا ہے بلکہ اور نے کیا  
 ہے اور یہ شخص پسند کرتا ہے اور کو دونوں کو بدعتی کہیں گے اور حدیث ابن ماجہ  
 میں یہ بھی آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اَبَى اَنْ يَّبْعَكَ كَعَمَلٍ

اللہ ان یقبل عملکم لعلکم تتقون یعنی ہمیں قبول کرنا اللہ عمل صاحب بدعت کا  
یہاں تک کہ ترک کرے اور اگر مرکب بدعت کو خیالی فرمایا ہے حدیث  
میں اگر مخالفت اس کی اس حد کو پہنچی کہ اوس میں عید نذر آیا ہو تو وہ شخص مرکب  
کبیرہ کا ہے والا غیر وہ کا ہوگا اور یہ فرق اوس صورت میں ہے کہ بدعت کو  
اچھا نہ سمجھے یعنی اچھا سمجھنے والا کا فرموتا ہے دونوں صورتوں میں جیسا کہ اوپر  
صحیح فرمایا کہ اگر مرکب بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہے اور قرب خدا کی اوس میں  
جانتا ہے تو مرکب اور کما خارج دائرہ اسلام سے ہے اور حلال و غیرہ کہ تغزیہ  
و غیرہ کے آگے لائے ہیں اور اوس پر نیا رو دیتے ہیں اور رکھنا ہر سہ رویت  
ہیں اور شپ عاشورہ کی قابین علو سے کی تغزیہ کے تحت پر رہنے دیتے ہیں اور  
کو اوٹھا کر تقسیم کرتے ہیں پس سبب یہاں سے اس کے آگے تغزیہ و غیرہ  
کے بلکہ آگے قبور حقیقیہ کے بھی شیعہ ساتھ کفار و بت پرستوں کے ہوتی ہے اور  
اس میں سے اس میں کین اہیت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم تام ہوتی تغزیہ مولانا عبدالعزیز  
مرحوم کی پہلی بیہایون غرض نقل کرتی اس کلام طویل سے یہ ہے کہ کما مر لانا  
عبدالعزیز مرحوم کی تقریر سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ جو کوئی تغزیہ و غیرہ کو اچھا جانے لگا  
بنائے یا دیکھنے جاوے وہ خارج ہو جاتا ہے دائرہ اسلام سے پس تمکو آپ ہو  
اسے سمجھنا چاہئے اور اپنی گہر والوں کو بھی چاہو کہ نہ جانے وہاں سب سے منع کو  
اور گناہوں کی باتوں سے کہ انہما زنا کاری اور چوری ہارسی سے جو کوئی روادار

اپنے گھر اور زمین چھائی کی باتیں وہ دیوث یہ ہے کہ جسکے حق میں حضرت نے  
 فرمایا ہے لَنْتَهُ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ نَجَّتَهُ مَنْ مَزَّجْتُمْ قَالَتِ قَائِلَةٌ  
 اَلَّذِي يَبْعَثُ فِي اَصْلِهِ نَجَّتَهُ كَرَاهٍ اَحْمَدُ وَاللَّسَّامِيُّ + بیستین شیئوں  
 پر ایسا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک آدمی شراب پینے والے پر ایسا دوسرے  
 نماز میں پانی پیا کہ اوپر سے شراب برآمد ہو کر وہ اس کے اپنے اہل و عیال میں پناہ کی کوئل  
 کی سیہ اٹھائی وہ اہل و عیال میں پانی پیا بیوی یا نوڑی یا قرابی کے حق میں روا  
 رکھے پناہ کی کوئینے زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس کنار وغیرہ کی اور انہیں کے حکم میں  
 میں تمام گناہ مانند پینے شراب کی اور ترک کرنے میں نہایت کی اور مانند ان کی کی میں اگر  
 شبلا میوی کو یہ کہے شراب پیتے یا ترک کرتے میں نہایت کو اور منع مکر سے تو وہ بیٹھ  
 کے حکم میں ہے اس لیے کہ کہا میں نے کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے اپنے اہل و عیال میں ہنری  
 اور نہ غیرت کرے اور نہ پراوندی نہ کرے اور نہ اس کا انتہا بہ لاجل عاری سے مرفعات  
 میں کہا ہے چہ میں سے معلوم ہو کہ اپنے گھر و عیال کو تمام سیائی اور گناہوں کی انوکھ  
 سے کرنا چاہے میں کہ نہ کا کسی اور بیٹی یا بیٹے کو رکتے اپنے گھر و عیال میں انوکھ دیوث ہونا  
 تو غافل ہے یا وہ جو کہ اپنے گھر و عیال کے لئے بی پروگی اور غلاما رہے کہ اور ہم کلام بنوئے کو  
 نہ خودی ساتھ نہ ہو کہ اور نہ بری باتوں کو نہ کہے وہ بھی دیوث ہے پس اس لئے کہ یہاں  
 کہنے ضرور ہے تو لوگ گام ہوں تو جانا چاہئے کہ اس سال کس نے یہ دو تین کلام محمد صلی  
 میں ہر وہ نور میں قل یا علی عینہ بعض شواہد انما انما یہیہ صلی علیہ وسلم

یہاں دیوث اور غیرت کرنا اور نہ پراوندی نہ کرنا



خَلَقَ آدَمَ الْكَافِرَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ  
 مومنوں کو کہہ دو کہ ان لوگوں کی اپنی بیٹے دیکھئے اور جو چیز کے سے کہ حرام ہے اور نگاہ رکھیں اپنے  
 ستروں کو حرام سے بچنا تاکہ ان کو نہ دیکھا جائے اور ستروں کی پاکیزہ اور سوہمند ہے اور سترے لئے  
 بیٹے دینا اور خرت میں تیسری آمد تک جبر کبھی ہے اور خیر و نیک کہ کرتے ہیں وہ و قُلْ لِلَّهِ الْمُلْكُ  
 يَعْزِزُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ رُسُلِهِ وَ يَعْزِزُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ رُسُلِهِ وَ يَعْزِزُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ رُسُلِهِ وَ يَعْزِزُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ رُسُلِهِ  
 مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلَكِنْ يَضْرِبُ بِالنَّجْمِ عَلَى جُجُوجٍ وَ كَيْدٍ زَيْنَتٍ لَكَ الْاَلْبَعُورُ  
 بیٹے اور کہہ مومن جو تو ان کو کہہ دو کہ ان لوگوں کی سے اپنے اور یہ کہ مومن مردوں پر عزم و غیرہ کو اور نگاہ رکھیں  
 اپنے ستروں کو بھلی ایسی سوچ اور نہ ظاہر کریں نہ نیت بیٹے نہ یوں اپنے کو کہ وہ واضح ہو اور کان اور  
 کردن اور بازو اور سینہ اور پہونچے اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں  
 ہے عاقبت اہل خیر پر کہ وہ ستر نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں  
 اپنے اپنے گریبانوں پر اور نہ ظاہر کریں مواضع نہ نیت اپنی کے کہ اپنے خاوندوں کے لئے آخرت تک  
 حاصل ہے کہ ان آیتوں میں حکم ستر دیکھنے کا ہے اور تفصیل اسکی درختار وغیرہ میں بیان کی ہے  
 کہ دیکھئے مرد بدن مرد کا سوا اور جگہ کے کہ ناک کے نیچے ہے گھٹنے کے نیچے تک اپنی بیوی کا  
 اور ایسی عورتی کا کہ حلال ہے اس سے صحبت کرنی جائز ہے دیکھتا تمام بدن کا نہ شہوت  
 کے نامی بغیر شہوت کے بھی دیکھتا اور ستر کا اوڑھے ہے کہ باعث ہوتا نسیان کا  
 اور یہ جو قید لگائی کہ حلال ہے صحبت کرنی اس سے اس سے مکمل گئی تو بڑی جو یہ رکھتا  
 اور شکر کہ اور نہ کو غیر کی اور وہ کہ حرام ہو بلکہ یہ دو دیکھئے یا مصلحتا بہت کے پس حکم اور نگاہ

ع  
 مومنوں کو کہہ دو کہ ان لوگوں کی سے اپنے اور یہ کہ مومن مردوں پر عزم و غیرہ کو اور نگاہ رکھیں  
 اپنے ستروں کو بھلی ایسی سوچ اور نہ ظاہر کریں نہ نیت بیٹے نہ یوں اپنے کو کہ وہ واضح ہو اور کان اور  
 کردن اور بازو اور سینہ اور پہونچے اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں  
 ہے عاقبت اہل خیر پر کہ وہ ستر نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں اور نہ دیکھیں  
 اپنے اپنے گریبانوں پر اور نہ ظاہر کریں مواضع نہ نیت اپنی کے کہ اپنے خاوندوں کے لئے آخرت تک  
 حاصل ہے کہ ان آیتوں میں حکم ستر دیکھنے کا ہے اور تفصیل اسکی درختار وغیرہ میں بیان کی ہے  
 کہ دیکھئے مرد بدن مرد کا سوا اور جگہ کے کہ ناک کے نیچے ہے گھٹنے کے نیچے تک اپنی بیوی کا  
 اور ایسی عورتی کا کہ حلال ہے اس سے صحبت کرنی جائز ہے دیکھتا تمام بدن کا نہ شہوت  
 کے نامی بغیر شہوت کے بھی دیکھتا اور ستر کا اوڑھے ہے کہ باعث ہوتا نسیان کا  
 اور یہ جو قید لگائی کہ حلال ہے صحبت کرنی اس سے اس سے مکمل گئی تو بڑی جو یہ رکھتا  
 اور شکر کہ اور نہ کو غیر کی اور وہ کہ حرام ہو بلکہ یہ دو دیکھئے یا مصلحتا بہت کے پس حکم اور نگاہ





اور سہر سہلہ جائز ہے حبیب کو دیکھنا عورت کے مرض کی جگہ کو واسطے ضرورت  
 کے ادلایا تو ہے حبیب کو کہ سہاؤ ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا واسطے کہ نظر بھرنے  
 کی قیافہ تر ہے پس اگر نہ ہو سکے تو چہاؤ تمام اعضا اور سکے سو او موضع مرض کے  
 پیرو یکے بعد ضرورت کے اور بعد کی نظر پیر لے واسطے کہ دیکھنا بعد ضرورت  
 کے جائز ہے نہ بلا ضرورت اور ایسا ہے حکم دایہ کا اور غنہ کریم واسطے کہ اس کے  
 اسبی طرح جائز ہے مرد کو نظر کرنی طرف موضع خیمہ مرد کے وقت حصہ کر سکے  
 مستحکم غلام عورت کا مانند مرد اجنبی کے ہے اور سکے حق میں پس دیکھے  
 مومنہ اور ماتہ اپنے مالک کے فقط اور نہ سفر کرے ساتھ مالک کے اور نزدیک  
 مالک اور شافعی کے غلام مانند محرم کی ہے مستحکم سر عورت کا نسبت مسلمان  
 عورت کے مانند مرد کی ہے نسبت مرد یعنی مسلمان عورت کو بھی عورت  
 کا بدن تیر ناف سے کہنتے کے نیچے تک دیکھنا درست نہیں اور عورت کا فرو مانند  
 مرد اجنبی کی سہ صحیح تر رعایت میں پس نہ دیکھے ظرف بدن مسلمان عورت کے ہر  
 یہاں جو رسم ہے کہ حلال غریبی اور ہماری اور کا چہن وغیرہ کے سامنے عورتیں  
 جہین کپڑے پہنے بیٹھی رہتی ہیں بیت اکبر اگر کنتی میں یہ ایسا ہی ہے کہ عورتیں  
 اجنبی کے سامنے ہونٹیں اور نہ نہیں لایا عورت مسلمانہ کو یہ کہ دیکھے عرف اور  
 عورت فاجہ اس لئے کہ وہ میان کر لگی اسکا آگے مردوں کے پس اوٹارے  
 چادر اپنی آگے اور سکے مستحکم دیکھے عورت مرد کو مانند دیکھنے مرد کی

اگر عورت مسلمانہ کو دیکھنا عورت کے مرض کی جگہ کو واسطے ضرورت کے ادلایا تو ہے حبیب کو کہ سہاؤ ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا واسطے کہ نظر بھرنے کی قیافہ تر ہے پس اگر نہ ہو سکے تو چہاؤ تمام اعضا اور سکے سو او موضع مرض کے پیرو یکے بعد ضرورت کے اور بعد کی نظر پیر لے واسطے کہ دیکھنا بعد ضرورت کے جائز ہے نہ بلا ضرورت اور ایسا ہے حکم دایہ کا اور غنہ کریم واسطے کہ اس کے اسبی طرح جائز ہے مرد کو نظر کرنی طرف موضع خیمہ مرد کے وقت حصہ کر سکے مستحکم غلام عورت کا مانند مرد اجنبی کے ہے اور سکے حق میں پس دیکھے مومنہ اور ماتہ اپنے مالک کے فقط اور نہ سفر کرے ساتھ مالک کے اور نزدیک مالک اور شافعی کے غلام مانند محرم کی ہے مستحکم سر عورت کا نسبت مسلمان عورت کے مانند مرد کی ہے نسبت مرد یعنی مسلمان عورت کو بھی عورت کا بدن تیر ناف سے کہنتے کے نیچے تک دیکھنا درست نہیں اور عورت کا فرو مانند مرد اجنبی کی سہ صحیح تر رعایت میں پس نہ دیکھے ظرف بدن مسلمان عورت کے ہر یہاں جو رسم ہے کہ حلال غریبی اور ہماری اور کا چہن وغیرہ کے سامنے عورتیں جہین کپڑے پہنے بیٹھی رہتی ہیں بیت اکبر اگر کنتی میں یہ ایسا ہی ہے کہ عورتیں اجنبی کے سامنے ہونٹیں اور نہ نہیں لایا عورت مسلمانہ کو یہ کہ دیکھے عرف اور عورت فاجہ اس لئے کہ وہ میان کر لگی اسکا آگے مردوں کے پس اوٹارے چادر اپنی آگے اور سکے مستحکم دیکھے عورت مرد کو مانند دیکھنے مرد کی

مرد کو اگر امن میں ہو شہوت سے پس اگر امن میں نہ ہو یعنی خوف رکھتی ہو شہوت  
 کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل نہ دیکھے کہ زام ہے دیکھتا ماتمرد کی مسئلہ بالکل  
 ہوئے عورت کے ستر میں بموجب روایت صحیح ترکے مسئلہ جو عضو کہ جائز  
 نہیں دیکھنا اور اسکا پہلے جدا ہونے کے بدن سے نہیں جائز ہے دیکھتا اور اسکا  
 بعد جدا ہونے کے بھی اگرچہ بعد موت کے ہو مانند بوی زیر ناف کی اور عورت  
 کے ستر کے بالوں کی اور پھر نیچے کی اور ہڈی عورت آزاد مرد کی اور  
 پٹلیاں اور سکی کے اور کترے ہوئے ناخن پانوں اور سکی کے نہ اہم  
 اور سکی کے مسئلہ نظر کرنی صرف چادری عورت اجنبیہ کے ساتھ شہوت کے  
 حرام ہے مسئلہ خضی اور ستر گنا اور محبت نظر کرنے میں طرف عورت اجنبیہ  
 مانند مرد صحیح الاعضا کی ہے تمام ہوا مضمون درالفتاویٰ وغیرہ کا اور مسائل اسکے  
 ذکر کرنے سے یہ ہے کہ مردوں کو چاہئے کہ موافق ان مسائل کے اپنی بیویوں  
 کو پردہ کروا دیں اور اس میں یارین خالہ پہنچی وغیرہ کی بیوی اور مستنہان اکثر  
 کھروغین آیا کرنی میں جب تک کہ سفک کپڑا کہ جس میں رنگ بدن کا معلوم نہ ہو  
 پہنا دیں اور تمام بدن نہ کھلا دیں دیوث کھلا دیں گے بہت ضرور ہے تمام  
 کرنا اسکا اور نصاب الانتساب میں بھی مسائل ستر وغیرہ کے خوب لکھے ہیں  
 وہ بھی یہاں لکھے جاتے ہیں تاکہ لوگ اوپر عمل کریں لکھا ہے او میں کہ سفر  
 کرنا عورت آزاد کا ساتھ غیر محرم جس کے نہیں جائز ہے اور عورت کا غلام

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

اور ڈاجنبی برابر پہنچ عدم جواز سفر کے ساتھ اس کے غلام ستر کتا ہوا  
 پستری کا ہویا جنسی ہو سب حکم عورت آزاد منع کیا تو کہو نے منہ اور ہتھیلیوں  
 اور قدہوں کے سے وقت واقع ہونے نظر اجنبی کے اوپر اس لئے کہ وہ  
 اس میں نہیں ہوتی ہے شہوت بعینہ دیکھنے والا وہ کیسے طرف اس کے  
 کہ جبکہ ہو پستریا تو جائز ہے نظر کرنی طرف منہ اس کے اور حلال ہے  
 مصافحہ اس کا جبکہ اس میں شہوت ہے سب حکم منع کیا جاوے عورتوں کو چھو  
 جہانجمن اور گنگرو کے ہے حتیٰ کہ چھوٹی لڑکی کو بھی پہنا نا نکا مکروہ ہے اور با  
 عورت کے لئے اشد کہ بہت ہے اس لئے کہ بہنی حال خود تو نکا ستر چھوئے  
 اس میں انہما را دنگا ہے مع ذرا جہانجمن وغیرہ اسباب لہو سے اپنی زمین اور اذیت  
 منع ہونے کی روایت مشکوٰۃ میں موجود ہے اِدْ خَلَّتْ حَلِیْہَا بَیْجَا دِیْکَہ  
 وَ حَلِیْہَا بَیْجَا دِیْکَہ فَقَالَ لَہُ لَکُمْ خَلَّتْ حَلِیْہَا جَلِیْہَا لَہُ اِنْ لَقِیْتُمْ  
 حَلِیْہَا سَمِعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ جَبَلْہَا حَلِیْہَا وَ کَلِمَ یَقُوْلُ لَہُ  
 لَیْجَا لَہُ لَیْکَہ بَیْجَا دِیْکَہ اِیْمَیْنِہَا کَہَا نَ اَنْیَ حَضَرَتْ عَابِشَہُ بَکَہ ہنس  
 ایک لڑکی اس حال میں کہ اس کے پانوں میں گنگرو یا جہانجمن تھے جیتے ہوئے  
 پس کہا حضرت عابشہ نے اس عورت سے کہ اس کو لائی تھی نہ لا اس کو میرے  
 پاس مگر یہ کہ کائے تو گنگرو اس کے سنائیں نے رسول خدا صلعم سے فرماتے  
 ہاں وہیں داخل ہوتے فرشتے اس گہر میں کہ اس میں گھسنے یا گنگرو

اور اس طرح حضرت عمرؓ نے ایک ترکے کے پانویں سے کہنا کہ کاش ڈالے  
اور کہا کہ میں نے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے سابقہ ہر کہنا  
اور کہنتہ کے شیطان ہے کذا فی مشکوٰۃ مسئلہ لایق یہ ہے کہ حد  
کے لئے گہرین لوندی رکھے نہ غلام مسئلہ کے خوف فتنہ کا غلام مہین

زیادہ ہوتا ہے یہ نسبت ازاد بخشی اسکے اور اس میں غیر سرگشا اور سرگشا  
برابر ہیں مسئلہ نہیں جائید ہے عورت عتدوالی کو خواہ عتدالت کی ہو خواہ  
طلاق بائن کی کھانا خاوند کے گھر سے باذن خاوند سے اور نہ بغیر اذن  
اوس کے بکے اور نہیں چاہئے اوس کو لگھی کرنی تنگ اندانون کی بلکہ کل

و اندانون کی کرے اور پہنچ کر کے نیت سے مانند سرمد اور حنا اور

خضاب اور تیل اور خوشبو اور زیور اور پہننے لباس خوشبودار اور  
گھنٹی اور نہ عزرائی کی مسئلہ اگر دیکھے محتسب ایک مرد کو ساتھ  
عورت کے باتین کرتے راہ میں پس کیا کرے معاملہ اونسے

جو اب مقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا ایک مرد کو باتین کرتے

ساتھ ایک عورت کے راہ میں پس مارا اون دونوں کو دسے سی

پس کہا مرد نے کہ یہی ہو ہی تھی کھا اوس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر

تھی یہ میوی تیری تو کیوں نہ لیگا تو اس کو اپنے گہرین تانہ تہم کرنا

تجکو کوئی راہ میں مسئلہ عادت پکڑی سنہ عورتوں نے

نہایت گہرین لوندی رکھے نہ غلام مسئلہ کے خوف فتنہ کا غلام مہین

نہایت گہرین لوندی رکھے نہ غلام مسئلہ کے خوف فتنہ کا غلام مہین

نکلنے کی طرف بعضی قبروں منبر کے کسے پس یا ان کو ثواب ہوتا ہے یا واجب ہے  
 اور پراستاب جواب فکر کیا گیا ہے کما یضعی میں بیچ باب خروج النساء  
 الی ایضا بیوم انھیں کس کے سوال کئے گئے قاضی رح جازہ ہو گئے عورتوں کے  
 طرف تبار کے وں خیشنبہ کے پکھانہ سوال کرتو جواز اور فساد سے بیچ مثل اسکو  
 کے بلکہ سوال کرتے ارعت کی سے کہ لاحق ہوتی ہے اور اسکو اس میں جان کہ عورت  
 جب نیت کرتی ہے نکلنے کی قبروں کی طرف ہوتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ  
 کے اور ملا بلکہ کی اور جبکہ نکلنے سے گہیر ریتے ہیں اور اسکو شیاعین ہر جانب سے  
 اور جب آتی ہے قبر پرست کرتی ہے اور اسکو نوح بیت کی اور جب پہرتی ہے  
 ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں اس میں بیچ یہاں تک پہر کر آوے اپنے گہر اور مرد  
 میں آیا ہے جو عورت کہ نکلنے طرف متبرو کے لعنت کرتے ہیں اور اسکو فرستے  
 ساتون آسمانوں کے اور ساتون زمینوں کے پس بلیتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ  
 کے اور جو عورت کہ دعا خیر کرتی ہے بیت کے لئے اپنے گہر میں دیتا ہے  
 اور کے لئے اللہ تعالیٰ ثواب بیچ اور عمرہ کا اور منقول ہے حضرت سلمان اور  
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نکلے آنحضرت معلوم مسجد سے اور کہڑے رہے اپنے  
 گہر کے دروازے پر پہر آئیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمایا اور انکو آنحضرت معلوم  
 کہ کہانے آئی تو کہا نکلے تھی میں طرف مکان فلانی عورت کے کہ مر گئی ہے  
 پس فرمایا حضرت فاطمہ کو زہر پل خدا معلوم تھے کہ کیا گئی تھی تو طرف قبر او کی کہ



پس کہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میں سے کہ کرو نہیں یہ یہ مجھ سے  
 کہ سنا میں نے آپ سے پس فرمایا نبی صلعم نے اگر زیارت کرنی تو اوسکی  
 خبر کی نہ سونگھتی تو جو حیثیت کی انتہی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت  
 کو بیاح و بنین ہے جنازہ کے ساتھ جانا اور ستمی شرح کنز سے بھی معلوم  
 ہوتا ہے کہ عورت کو زیارت قبروں کی مکروہ تحریمی ہے اور مجالس الابراہ  
 کے مصنف نے بھی لکھا ہے کہ بنین جلال عورتوں کو نکلنا طرف مقابلہ  
 اور یعنی شرح بخاری میں لکھا ہے کہ کہا ابن عبد البر نے وَلَقَدْ كَرِهَ الْكُفْرُ  
 الْعَبْدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَيفَ كَانَ لِلْقَابِلِ يَنْسِي مَكْرُوهًا دُكَّاهًا ہے اکثر علما نے  
 نکلنا عورتوں کا طرف نماز کے پس کیا حال ہو مقابہ کی طرف نکلنے کا اور  
 بعد کلام نبیل کے آخر میں لکھا ہے کہ حاصل کلام اس سب سے یہ ہے  
 کہ زیارت قبروں کی مکروہ ہے عورتوں کو بلکہ حرام ہے اس زمانہ میں خصوصاً  
 مصر کی عورتوں کو انتہی آور نووی نے صحیح شرح مسلم کے تحت حدیث صحیحہ  
 كَا لَيْتَ كَيْفَ أَقْبَلَ يَارَسُولَ اللَّهِ يَغْفِرُ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قَدْ لِيَ السَّلَامُ عَلَى  
 أَهْلِ الدَّارِ اسنے کے لکھا ہے بعد نقل کرنے اختلاف علما کے  
 بیچ زیارت قبروں کے عورتوں کے لئے کہ بعضوں نے بیاح کہی ہے زیارت  
 عورتوں کے لئے اور بعضوں نے حرام اور بعضوں نے مکروہ اور جنوں نے بیاح کہی  
 ہے وکیل کیسی ہے اس حدیث سے کہ مَن يَخْرُجُ إِلَى زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ دُكَّاهَا

اور جواب دہ کا یہ ہے کہ یہ سیکم میں نہیں دیکھ کر کہ ہے پس نہیں داخل ہو سکتا  
 عورتیں بموجب قرآن مجید متنازع کے اصول میں نہیں آتے اور یہ جو حدیث آئی ہے  
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعْنَةُ اللَّهِ ذَاكَ اَذَا الْقُبُورِ یعنی لعنت کی اس نے  
 یا لعنت کرے اس عورتوں قبروں کی زیارت کرنے والوں کو عبد الرحیم طاہری  
 یہ شیعہ تفسیری کہ ہے اسی حدیث کے بعد کلام عرب کے کہا ہے کہ جنابت  
 ہو کہ حدیث رخصت کی پہلی حدیث میں کی ہے پس صحیح تر عدم رخصت ہے  
 عورتوں کے تفسیر میں زیارت کے جیسے کہ فرمایا جمہور کا ہے اور مؤید ہے  
 اس کو مذکر لانا صیغہ رخصت کا یہی ہے فیروز خان اور شرح برنخ میں یہ بھی آیا  
 فی زیارت البیوت کے کہتا ہے کہ پیر میں تو کہ زیارت قبور کی اجازت ہے مرفوعہ  
 اور اکثر اسی پر پہلی حکم میں اور عورتوں کا حکم یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت  
 کی زواہر قبور کو پس نہیں جائز ہے اب ان کے لئے رخصت دینی صحیح زیارت قبور  
 کے پیر بعض اہل علم کا قول نقل کیا کہ اوہنوں نے اختلاف علما کا نقل کر کے  
 کہا کہ کہا جمہور علما نے کہ جس نے جنابت کی ہے رخصت عورتوں کے لئے  
 صحیح زیارت کے پس دلیل بکری ہے ساتھ حدیث نہایت کم کے اور وہ سب لایا  
 بلا قیاس ہے اس لئے کہ خطایہ دون کے لئے ہے نہیں شغل ہے عورتوں کو  
 اور ہمیں روایت کی گئی کوئی حدیث عورتوں کے حق میں نہیں عام ہے  
 رخصت پر صحیح یہ ہے کہ نہیں مباح عورتوں کے لئے زیارت قبور کی اجازت

اگر محبت العلماء میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے چ زیارت کے پس گئے  
 ہیں بعض علماء طرف عام ہونے رحمت کے مردوں اور عورتوں کے لئے  
 لیکن جہور نے خاص کیا ہے زیارت کو واسطے مردوں کے اور یہی صحیح ہے  
 اس لئے کہ روایت کی گئی ہے حدیث ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلیم نے  
 لعنت کی زوارات قبور کو انتہی و تہا ایجا میں لکھا ہے کہ زیارت قبور کی حجب  
 ہے مردوں کے لئے نہ عورتوں کے لئے بوجہ قتل صحیح تر کے انتہی اور چ قتل  
 شرح نور الایضاح کے لکھا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبر و مکی مردوں اور  
 عورتوں کے لئے اور بعضوں نے کہا حرام ہے عورتوں پر لیکن صحیح تر یہ ہے  
 کہ حرام ہے عورتوں کے لئے انتہی اور صحیح و درالجہور آ اور فتاویٰ رحمانی اور تحفہ الفقہاء  
 اور کسرا العباد کے لکھا ہے زیارة القبر حسن للرجال و حرم للنساء و انتہی  
 یعنی زیارة قبر و مکی ایہی ہے مردوں کے لئے اور حرام ہے عورتوں کے لئے  
 اور ترجمہ الاسلام میں لکھا ہے کہ عورتوں کے لئے زیارت کی واسطے نہ چاہو  
 باہر و تا کہ رسول صلیم نے فرمایا ایک عورت کو کہ زیارت کو جاتی تھی مزدک  
 اوس کو لعنت کرتے تھیں اور شیاطین گرد گرد جاتے تھیں اور مسائل الامور  
 میں لکھا ہے عورت کو زیارت قبور کی نہ چاہئے مگر قبر رسول خدا صلیم  
 کی انتہی اور کفایہ شعبی اور تاتارخانی اور ایرامیم شامی اور نابا بدین بھی صحیح  
 ہے حاصل یہ کہ قول صاحب تہذیبی اور نصاب القسب اور مجالس اللابرار اور

اور جو جنسی صلیم نے  
 لعنت کی زوارات  
 لیکن جہور نے  
 اس لئے کہ روایت  
 لعنت کی زوارات  
 ہے مردوں کے لئے  
 شرح نور الایضاح  
 عورتوں کے لئے  
 کہ حرام ہے عورتوں  
 اور کسرا العباد  
 یعنی زیارة قبر و مکی  
 اور ترجمہ الاسلام  
 باہر و تا کہ رسول  
 اوس کو لعنت کرتے  
 میں لکھا ہے عورت  
 کی انتہی اور کفایہ  
 ہے حاصل یہ کہ قول

اور قول عبد البر اور کلام عینی شریح بخاری اور امام نووی اور عبد الرحیم طاہری  
شریح ترمذی اور حاشیہ شرح برزخ اور مصنف حجة العلماء اور صاحب البیہار اور شریح  
نور الایضاح اور صاحب درالبحر اور فتاویٰ رضوانی اور تحفۃ الفقہاء اور کتر العباد  
اور حجة الاسلام اور خلاصۃ النعمہ اور رسائل الاموات اور ابیہریم شامی اور  
مالا بدینہ کی سب سے بخوبی واضح ہو کہ زیارت قبر و کنی عورتوں کے لئے حرام و مکروہ  
ہے بقول اصح کے اور بعضوں نے اگرچہ جائز کہا ہے لیکن سبقت عد فقہاء  
کے اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام یعنی جب جمع ہو حلال اور حرام غالب  
ہوتا ہے حرام ہی متین و مقرر ہو کہ زیارت قبر و کنی عورتوں کے لئے حرام یا  
مکروہ ہے پس جناب مرشد مولانا اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے جو مسائل ابوعین  
بن عورتوں کے حق میں زیارت قبر و کنی منع لکھی ہے اور اس کو کسی بزرگوار  
نے رد کیا ہے ان دعوتوں سے ہی کوئی اور باطل کوئی ہر ایک کی منصف پر  
ظاہر ہو جائیگی اللہم ادرنا السراط المستقیم و بیننا عن الضلالة العتیم آمین رب العالمین  
مسئلہ ذکر کیا گیا ہے شرح طحاوی میں کہ جب جاو عورت اور نہ ہو اور نہ  
پایا یا پرانی یا بیٹا تو اور ذمی رحم محرم او سکے او سے میں سنا تہہ او تارینے  
او سکے کے قبر میں بہ نسبت غیر وکان اور اگر ذی رحم محرم ہو تو مضا بقصر نہیں  
ہے اینسیرن کو بیچ رکھنے او سکے کے قبر میں اور احتیاج نہیں ہے عورتوں  
کے بلا سنہ کی کہنے کے لئے مسئلہ ایک عورت داخل ہوئی بیچ گھر

غیر اپنے کسے بغیر اذن صاحب نہ کے آیا اعتساب کیا جاوے اور سپر باغیر  
 جواب جو وقت کہ ہو عورت صاحب حم محرم کپڑا والے کی تو درست ہے  
 اوسکو داخل ہونا گھر میں بغیر اذن کپڑا والے کے اور ایسے ہی جو وقت کہ ہو  
 زوج عورت کا صاحب حم محرم یعنی کپڑا والیکا تو حلال ہے عورت کو داخل ہونا  
 اپنے خاوند کے محرم کے مکان میں بغیر اذن اس کے کے اور یہ مسئلہ عجیب کہ  
 کوشش کی جائے کہ اس کے کے اور کپڑا والے کے اعتساب کیا جاوے اور سپر جیسے کہ اعتساب کیا جاوے  
 مرد و بی بیہ قول احمد تعالیٰ کے کہ کپڑا والے کا اعتساب کیا جاوے اور کپڑا والے کے اعتساب کیا جاوے  
 مسئلہ مذکور کیا گیا ہے چچ کتاب الحج تہنیں اور مذکور ہے کہ عورت احرام  
 اپنے منہ پر کپڑا لٹکاوے لیکن الگ کہے کپڑا اپنے منہ سے اور اس  
 معلوم ہوا کہ عورت کو کہو لٹا منہ کا اجنبیوں کے سامنے منع ہے مسئلہ  
 جو چچے گئے حضرت ابو بکر رضہ مال ایک عورت کے سے کہ اوہ نے  
 کتر ڈالے تھے بال اپنے سر کے فرمایا کہ لازم ہے اوسکو استغفار  
 کرنے سے اور توبہ کرنی اور پھر ایسی حرکت نہ کرے عرض کیا گیا  
 کہ اگر کیا ہوا وہ نے یہ منہ باذن خاوند اپنے کے کا حاکم لکھا ہے  
 معصیت الخالق نہیں فرما نہ واری یہ نہ تھی مخلوق کی گناہ خالق میں عذر  
 کیا گیا اونسے کہ کیوں نہیں جانتے ہے یہہ اوس کے لئے انہوں نے  
 فرمایا اس لئے کہ اونس نے مشابہت کی ساتھ مردوں کے حال آکر فرمایا

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

کہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ اُن مردوں پر کہ مشابہت  
 کریں ساتھ عورتوں کے اور اُن عورتوں پر کہ مشابہت کریں ساتھ مردوں کے  
 اور اس لئے منع ہے کہ بال عورت کے لئے بمترکہ ڈاڑھی کے ہیں مردوں کی طرح  
 پس جیسے کہ نہیں درست ہے مرد کو موٹا مانا اور کترنا ڈاڑھی کا وسیع  
 نہیں درست ہے عورت کو کترنا اپنے بالوں کا پہر کہا گیا حضرت ابو بکر سے  
 کہ اگر لاؤ عورت بال اپنے غیر کے بالوں نہیں تو کیا حکم ہے کہا نہیں درست  
 اور کو میں نے ایک عورت کے بال دوسری عورت کے سر میں ملائے  
 بڑھانے کے لئے درست نہیں مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کتاب مغرب  
 میں کہ لعنت خدا کی ہے اُن شخص پر کہ بال اپنے نہ پر سے اور باؤ سپر کہ  
 بال مذکور چنواو سے اور باؤ سپر کہ دانت نیر کرے اور باؤ سپر کہ دانت نیر کرے  
 اور باؤ سپر عورت پر کہ ملاو سے بال اپنے ساتھ بالوں اور عورت کے میں نے  
 دانتی کے لئے اور باؤ سپر کہ ملاو سے اپنے بالوں کے ساتھ اور کے بال  
 اور گو وینوا لے اور بگد وانیوالی پر تمام ہو اکلام صاحب ابالاتاب کا  
 اور یہ جو عنایتیں ان عورتوں پر مذکور ہوئیں حدیث میں آئی ہیں چنانچہ مشکوٰۃ میں  
 وہ حدیثیں موجود ہیں اور ان حدیثوں کی شرح میں طاعلی اور حضرت شیخ عبدالحق  
 رحمہ اللہ نے یوں لکھا ہے کہ بال چنے لے پٹنے بال پشانی کے یا جو  
 کے منہ پر سے چنے کبہ ہین اور اگر ڈاڑھی یا مونچھیں نکلیں عورت

لکھا  
 کہ مشابہت  
 ماس بین  
 دوا  
 عورت  
 بال  
 بال  
 بین  
 ذلک  
 نہ  
 صحیح  
 نہ  
 لکھا  
 کہ  
 نہ  
 نہ  
 نہ

کی تو اون کا منو غنا یا منو ندوانا کرو نہ یمن بلکہ مستحب ہے اور تیر کرنا و انتوریکا  
 یہ کہ عرب میں یہ ہے کہ جب عورتیں شہیا سو جاتی ہیں اور دانت بڑھ جاتے  
 یمن یا گہر جاتے ہیں تو اونکو تیر کر رایتی یمن اور فرق کر داتے ہیں  
 دانتورین واسطے انہما حسن جوانی کے اور شہادت کی ساتھ جوانوں  
 کے اور ملاو سے بال اپنے الف عام ہے کہ آپ ملا کو یا اور کو حکم کرے  
 ملائیکا کھا تو وی نے کہ حدیثوں سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے  
 ملا نا بالون کا مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے اور ہمارے علماء نے یہ تفصیل بیان  
 کی ہے کہ اگر ملا کو بال آدمی کے تو حرام ہے بلا خلا اس لیے کہ حرام ہے منع  
 اوٹھانا آدمی کے بالوں سے اور تمام اجزا اوسکے سے بسبب بزرگی اوپر  
 کے اور سوک آدمی کے جانور کے پاک بانی ہوں تو اوسکا بدنہ حکم ہے کہ اگر  
 نہ ہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک اوسکو ملا نا کما بھی حرام ہے اور اگر  
 ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہ ہے کہ اگر ملا کو ساتھ اذن خاوند یا سید کے  
 تو جائز ہے اور کمال و بطری اور اور اکثر علماء نے کہ ملا نا پر حقیر کا بالونین منع  
 ہے خواہ بال ہوں یا صوف یا چیتڑے یا سوکے اسکے اور لیل  
 پکڑے ہو انہوں نے ساتھ حدیثوں کے اور کہائیت نے کہ نہی مختص  
 ہے ساتھ بالوں کے پس نہیں مضائقہ ہے ساتھ ملا نے صوف یا غیر  
 کے انتہے اور فساد سے عالمگیری میں کہنا ہے کہ بالونین آدمی کے بال

۷۰  
 علی بن ابی طالب  
 علی بن ابی طالب

ملائے مدام میں برابر ہے کہ اپنے بال ملاوے یا اپنے غیر کے کدافی  
 الاختیار شرح المختار اور نہیں منافع ہے یہ کہ ڈالے عورت اپنی بیٹی کو  
 اور جوئی میں کچھ دبر سے بیٹے پر مٹ کی کدافی فتاویٰ قاضی خان اگر  
 پر آئے معلوم ہو کہ جو کچھ بیٹی کی پشم کا جو عورتیں یہاں ڈالتی ہیں وہ  
 ہے مگر ترک اولیٰ ہے اور گونا گویا کہ سویمان یا ماند اوکی کی جلد میں  
 پیوستی جاتی ہیں یہاں تک کہ خون بہنے لگتا ہے پھر اس میں سرسہ یا نیل بہرتے  
 ہیں تمام ہوا کلام حضرت شیخ و ملا علی قزینی ہر جاہم اسد کا پس یہ سب چیزیں  
 گناہ و کبیرہ ہیں کہ لعنت الیٰ ہے فاعل اور مفعول پیر اور رگناہ کی چیز ہے ظلم  
 کرنا نو مذہبی و غلام عرفی پر کہ حقیقت میں نو مذہبان شرعی نہیں اور یہ لوگ نو  
 سب بکری ظلم کرتے ہیں چنانچہ بیان مفضل اسکا رسالہ مظلوم الحق میں لکھا ہے  
 میں نے خواہ مخواہ چاہے کہ نسخ کریں اپنی ہیوں کو اس ظلم سے کہ حدیث شریف  
 میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت سلم نے **كَلَامُكَ بِالْمَعْرِفَةِ هُوَ نَفْسُكَ**  
**عَنِ الْمَنْعِ وَكَلَامُكَ نَفْسُكَ** ایک ایسی کلام کہ **الظَّالِمُ وَكَاتِبُهُ كَا**  
**كُلِّي حَيٍّ أَظْمَأَ وَتَقْصُرُ رَأْسُهُ قَصْرًا أَوْ لَيْسَ بِكَ أَفْهَىٰ بَلْغَاءِ**  
**لَيْسَ بِكَ عَلَىٰ عَصْرٍ نَفْسُكَ لَيْسَ بِكَ لَعْنَةُ الْعَالَمِ** جسے ہرگز نہیں یوں قسم ہے  
 اس کی لعنت حکم کرو اچھی باتوں کا اور لعنت منع کرو بری باتوں سے اور منع  
 کرو ظالم کو ظلم سے اور کبھی جو اس کو حق کی طرف کہینچنا اور زور کو اس کو  
 حق پر روکنا والا سمحت و تسبیح و دیگر اسد تھالے دل بھنوں کے بیٹے





فہمست ماروا مسکی نو مزیون کو مینے میویون کو مرہا فہمست یعنی بعد چند روز  
 کے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے سول خدا مسلم کے اور عرض کیا کہ میوان نافرمان ہو  
 میں نافرمانی کہ کہتا ہوں مانتیں پس اجازت دی آنحضرت نے اس کے پاس  
 کی پھر انہیں یہی عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیت کے پاس کی اپنے نافرمانی  
 پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ائین اہلیت تم کے پاس بہت سی  
 عورتیں شکوہ کرتی ہو میں اپنے نافرمانوں کا نہیں میں وہ ماہر نے والی اچھی  
 یہ حدیث بھی شکوہ میں ہے اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے **مِنْ أَكْثَرِ الْمُؤْمِنِينَ إِيَّاهَا كَأَحْسَنُكُمْ خُلُقًا وَاطْفَقُوا بِأَحْسَنِ**  
**مَعِينِ كَامِلِ تَرْتِيبٍ مِمَّنْ يُؤْمِنُونَ كَأَيَّامَانِ مِينَ وَهِيَ كَبِيرَةٌ أَجْمَلُ كَبِيرَةٍ**  
 ہوا اور بہت ہر بانی کرتا ہوا ہی اہل پرستہ پر نافرمانوں کو چاہئے کہ غلط اپنے ہی حق  
 کی حد میں دیکھ کر غور نہ ہو جائیں بلکہ میویون کے حق کی ہی میویون تامل کر کے حق  
 اور اگرین اور اوپر سختی بلا وچہ شرعی نہ کریں اگر یہ ظلم کرینگے اوپر تو یہ بھی کبیرہ  
 جاوینچے اسد قلعے نے انکو عالم کیا ہے اور اون بجا یو کو محکوم و تا بعد از  
 انکو عمل کرنا ان کے مقدمہ پر ضرور ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **اَلَا**  
**كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكَلِّمُوا مَسْئُورًا**  
**اَلَّذِي عَلَى النَّاسِ سُلْطَانٌ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**  
**وَالَّذِي لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**

۵  
 روایت  
 ۱۰



لا یمنع ذلك حتى یحقیق فیما یستخرج توبه و ما از غلوم کی نسبت پس سو اسے ایسے  
 نہیں کہ وہ ان کتاب سے اسد تعلق سے حق اپنا اور تحقیق اسد تعلق نہیں، وگنا  
 ذی حق سے حق اور کا استنبیہ بھی غمخون کی ہے اس بیت میں کہا ہے  
 بترس از آید مضامین کہ سنگام و ماکردن + ابیات از مدح حق ہیروستبال می آید  
 اور اور ابیات میں آیا ہے کہ فرمایا انحضرت مسلم نے انکا دوست  
 وَالْفُلُسُ قَالُوا الْفُلُسُ فِينَا مَنْ كَادَ رُحْمَهُ لَهُ وَلَا مَتَاعَ  
 فَقَالَ إِنَّ الْفُلُسَ مِنْ أَتْبَعِي مَنْ يَأْتِي بِكُنْزِ الْيَوْمِ الْقِيَمَةِ بِصَلَاتِهِ وَ  
 صِيَامِهِ وَزَكَاةٍ وَبِأَقْبَلِ قَدْ شَقَّ هَذَا وَقَدْ هَذَا وَأَكْلَ  
 مَالِ مَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَصَرَّ هَذَا  
 فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ  
 قَالُوا فَنَيْتَ حَسَنَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُقْضَىٰ لِمَا عَلَيْكَ أُخِذَ مِنْ  
 نَحْوِهَا هَذَا فَطَرِحَتْ عَلَيْهِ تَقَطَّرَ طَرِاحٌ فِي التَّارِ  
 نیسے کیا جانتے ہو تم کہ کون غلے سے عرض کیا صواب سے کہ غلے ہم میں وہ  
 ہے کہ نہ کہ ہم ہم ہوا اس کے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا انحضرت مسلم نے کہ غلے  
 میری امت میں سے وہ ہے کہ آویگا ان قیامت کے ساتھ نماز اور روزے  
 اور زکوۃ کے اور مال میں ہوگا کہ سیکو بڑا کہا تھا اور سیکو پستان زنا کا لگا یا تھا  
 اور سیکا مال کہا گیا تھا اور سیکا خون کیا تھا اور سیکو مارا تھا پس کچھ بچھا

اسکی کسی کو بجا وینکی اور کچھ نہ کہو پھر اگر ہو چکیں گین نیکیان اسکی پہلے اسکے کہ  
 حکم کیا جاوے گا تہ نہ او گناہ کے کہ او سپر ہوئے جاوینگے گناہ مفلوون  
 کی اور اسے جاوینگے عالم پر غیر والا جاوینگے عالم آگ و فرخ کی بین اور اور  
 روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت مسلم نے اَللّٰہُ وَاَوْنِیْ ثَلَاثَہٗ دَعْوَا  
 لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ اِلَّا شَرَّکَ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ مَعْرَ وَجَلَّ  
 اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَدَعْوَا لَا یُشْرَکَ اللّٰہُ  
 ظَلَمَ الْعِبَادَ فِیْمَا بَیْنَهُمْ حَتّٰی یَقْتَضَی بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ  
 وَدَعْوَا لَا یُعْبَا اللّٰہُ بِہٖ ظَلَمَ الْعِبَادَ فِیْمَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ  
 فَاَکْثَرُ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَابُہٗ وَاِنْ شَاءَ جَحْدُہٗ  
 حَتّٰی یَعْنِی عِیْفَ اَعْمَالِہٖ طَرِجَہٗ عِیْنِہٖ اَیْکَ عِیْفَہٗ تَوَاسِیَہٗ  
 کہ نہیں بخشتا اللہ تعالیٰ کہ وہ شر کیا کرنا تہ خدا کے ہے فرمایا ہے اللہ عزوجل  
 کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں بخشے کاشک کو اور ایک عیفہ ایسا ہے کہ نہیں مٹا  
 کرتا اس کو اللہ کہ وہ ظلم کرنا بندو نکا ہے آپس میں یہاں تک کہ بدلہ لے بعض  
 اور نکا بعض سے اور ایک عیفہ ایسا کہ نہیں پروا کرتا اللہ اسکی کہ وہ ظلم کرنا  
 بندو نکا ہے درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہ سپر تو اللہ کے  
 اگر چاہے عذاب کرے اس کو اور اگر چاہے مدد کرے اس سے اس سے اس سے  
 اور فرمایا ہے آنحضرت مسلم نے لَا یُکْفِرُ اللّٰہُ عَنْ شَرِّ النَّاسِ

یعنی ہمیں رحم کرنا اللہ تعالیٰ اور سچے نہیں رحم کرنا لوگوں پر اور بہت  
 سی حدیثیں آئی ہیں غلام کی باتیں میں تین غور کرنا ہر سچے غلام کو ہر سچے  
 بیویوں پر اور رحم کرے اور پورا اور حتی المقدور سلوک و احسان کرے اور پورا  
 اور حاجت روائی کرے اور انکی کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من  
 قَضَىٰ لِحَدِيثِي أَقْبَىٰ حَاجَةً يُبْدِيهَا أَنْ يَسْتَرْفِيَهَا فَقَدْ سَرَفِي وَ  
 مَنْ سَرَفَنِي فَقَدْ سَرَفَ اللَّهُ وَمَنْ سَرَفَ اللَّهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ۚ  
 کوئی حاجت روائی کسی کی میری امت میں سے باراد واسکتے کہ خوش کرے  
 اور سبب حاجت روائی کئے پس تحقیق خوش کیا اور میں نے مجھ کو اور جس نے  
 خوش کیا مجھ کو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جس نے خوش کیا اللہ کو داخل کر لگا  
 اور سبب حاجت روائی اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اَلْحَمْدُ لِلَّهِ فَاحَبُّهُ لِمَخْلُوقٍ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلَى عِبَادِهِ  
 یعنی خالق بہتر لہ عیال خدا کے ہے پس محبوب ترین مخلوق کا نزدیک اللہ کے  
 وہ ہے کہ نیکی کرے اور سبب عیال سے انتہا اور حقیقت میں میان بیویوں  
 محبت اللہ سے کہ سبب محکم اور سکے کے یہہ علاقہ ہوا ہے اور  
 محبت سبب بہت فضیلت آئی ہے کہ اگر انجملہ ایک یہہ حدیث ہے کہ فرمایا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ اَيُّكُمْ اَتَمُّ الْعِبَادَةِ اَيُّكُمْ اَتَمُّ الْعِبَادَةِ اَيُّكُمْ اَتَمُّ الْعِبَادَةِ  
 اَعْطَاهُمْ فِي ظِلِّ يَوْمٍ لَا ظِلَّ لَآخَرِ ۚ  
 یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت

اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت

فرمایا کہ ان قیامت کے کہ کہاں ہیں آپس میں محبت رکھنے والے  
 بسبب بندگی میری کے آج کے دن اپنے سایہ عاطفت اور رحمت  
 میں داخل کروں گا میں اور کو کہ آج نہیں پایا ہے سو سایہ رحمت میری کے  
 پس حیف ہے کہ جس محبت کا ایسا نتیجہ ہوا اور کو آدمی ترک کرے اور بد مزاجی  
 اور بدزبانی سے پیش آوے اور اسے بہ خلق پیش آوے اور انکی بد مزاجی  
 پر صبر کرے کہ تیری فضیلت اسکی آئی ہے اور بد مزاجی اور بدزبانی و عداوت  
 کی برائی بیان فرمائی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اِنَّ اَنْفُلَ شَيْءٍ  
 يُؤْتٰ صَاحِبَهُ فِيْ مِيزَانٍ اَنْفُلُ مَنْ يُّؤْتٰ اَلْقِيَمَةَ خُلُقًا حَسَنًا وَاَنَّ اَللّٰهَ  
 يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَكِيَّ <sup>۱</sup> یعنی تحقیق بہت بہاری چیز کہ کہی جاوے گی میزان  
 سو میں میں دن قیامت کے خلق نیک ہوگا اور تحقیق امد تمامے بغض کہتا  
 ہے فحش گرد و خلق سے اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کیلئے لَوْ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَجَّةٌ كَالِثَمِّ الْكَلْبِ وَصَلَّاهُ  
 الْكَلْبُ <sup>۲</sup> یعنی تحقیق سو میں اہل بدیہ پاتا ہے بسبب خلق اپنے کے درجہ  
 کی عبادت کرنے والے اور دن کے روزہ دار کا اما اور روایت میں آیا ہے  
 کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّسْكِي  
 النَّارِ يَكُنْ مِّنْ النَّارِ عَلَيْهِ عَلَى كُلِّ هَاجِرٍ لَيْسَ قَرِيبٌ  
 سَكَنَ <sup>۳</sup> یعنی کیا نہ خبر دوں میں تم کو اور مسکی کہ حرام ہوا گد و روزہ کو چھوڑ دے کہ حرام

رواد الترمذی

رواد ابو داؤد

بیہ

رواد ابو داؤد  
رواد الترمذی

ہو رہے آگاہ اور پر حرام ہوتی ہے اور ہر بار ہر بار قریب نرم خود کیسے  
 لوگوں میں ملتا رہتا ہے اور نرمی کرتا ہے معاملہ میں پس باوجود اسے پہننے کے صبر  
 کرنا لوگوں کی ایذا پر اور نرمی کرنی بڑا کام ہے اور اور روایت میں آیا ہے  
 کہ فرمایا آنحضرت سلم نے اِنْ مِنْ حَتِّكَ لَوْ اَنَّكَ لَخَلَاكَ تَحْقِيقُ بَرٍّ  
 محبوب نرم بین کا طرف میری ایسا نرمی کی ہے اخلاق میں اور اور روایت میں  
 ہے کہ فرمایا آنحضرت سلم نے مَنْ اَعْطِيَ حَتْلَهُ مِنْ الرِّقِّ اَعْطِيَ  
 حَتْلَهُ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ وَالْاَخْرَجَ مِنْ حَرِّ حَتْلِهِ مِنَ الرِّقِّ حَرِّ حَتْلِهِ  
 مِنْ خَيْرِ النَّاسِ وَالْاَخْرَجَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ دِيَارِ اَوْ غَيْرِ اَوْ غَيْرِ اَوْ غَيْرِ دُنْيَا اور  
 آخرت کا اور ہر کوئی نصیب ہوا نرمی سے محروم رہا نصیب ہر ملحق دنیا اور آخرت  
 کے سے یہ حدیث شیح السدین میں ہے اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا  
 آنحضرت سلم نے تَعْرِضْ اَهْلَ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ  
 الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مَوْءُونٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
 اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ اِنَّهُ كَوْنُ اَهْلِكَ يَحْكُمُ يَحْكُمُ يَحْكُمُ يَحْكُمُ  
 میں سامنے اسد تعالیٰ کے اعمال لوگوں کے ہر ہفتہ میں دو بار پیر کے دن  
 اور جمعرات کے دن پینچ شش بجاتی ہے واسطے ہر بندہ مومن کے گنہگار  
 بخش ہوتی اس بندے کی کہ درمیان اس کے اور درمیان مسلمان یہانی اور  
 کے عداوت ہوتی نہ پرکھا جاتا ہے یعنی رشتہ من سے کہ چھوڑا انکو یہاں تک

اور انبیاء کا



کہ ملین بہدو نون آور اور روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت مسلم نے کہا  
 الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذْيِهِمْ أَهْذِلَ مِنْ الْكَلْبِ لَا يَخَالِطُهُمْ  
 وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذْلِهِمْ یعنی وہ مسلمان کہ ملا رہتا ہے  
 لوگوں میں اور صبر کرتا ہے اونکی ایذا پر افضل ہے ثواب میں اوس کے کہ نہیں ملا  
 رہتا ہے اون میں اور نہیں صبر کرتا اونکی ایذا پر اور اور روایت میں ہے کہ فرمایا  
 آنحضرت مسلم نے مَنْ كَلَّمَ غِيظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَقْتُلَهُ دَعَا اللَّهَ  
 عَلَى رَفَائِسِ أَهْلِ كَلْبٍ يَقُولُ يَا أُمَّ الْقَيْمَةِ سَخِيٌّ كَيْفَ يَرْفَعُ أَهْلَ الْحَوْضِ  
 سَاءَ ۝ یعنی جو شخص کہ روکتا ہے غصہ کو اوس کی زبان و قلم اور سزا  
 کرنے اوس کے بلا و بگاڑ کو امدت دے اور بدو غلامی کے دن  
 قیامت کے تاکہ بخدا کر دے اوس کو بچ پسند کرنے جس حرکت کے کہ چاہے  
 اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت مسلم نے اسْتَقْصُوا  
 بِالنِّسَاءِ حَيْثُ مَا أَتَاهُمْ خُلُفَاءُ مِنْ ضُلَّالٍ وَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الضَّلَالِ  
 أَهْلَكَ فَإِنْ ذُكِبَتْ تَقِيْمُهُ كَسِيَتْهُ وَإِنْ تَرَكَتْهُ أَمَّ يَدَانِ  
 أَعْوَجَ فَاسْتَقْصُوا بِالنِّسَاءِ یعنی قبول کرو وصیت چوٹی عورتوں  
 کی بہلائی کے اس لئے کہ تحقیق عورتیں پیدا کی گئی ہیں پہلی سے کہ وہ شیر ہی  
 ہے امد تحقیق بہت شیر ہی چتر پہلی ہیں او پہلی پہلی سے ہیں اگر ارادہ کرے  
 تو کہ سیدہ کرے پہلی کو توڑ دے گا اوس کو اور اگر چھوڑے تو پہلی کو اپنے

رواہ الترمذی  
 و ابن ماجہ

رواہ  
 الترمذی  
 و ابن ماجہ

اپنے مال پر ہمیشہ ہیکلی ٹیڑھی پس قبول کرو و حبیب بیچ حق و رنوں کے  
 ف یعنی حضرت خدا کہ اصل اور اصل سب عورتوں کے حرمین حضرت  
 آدم کی اوپر کی پہلی مین سے پیدا ہوئی ہیں کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے  
 پس انکی اصل مین ٹیڑھا پن سے کوئی اور کو متغیر نہیں کر سکتا اور ٹیڑھی  
 کا حال یہ ہے اگر توبہ کیا پاس ہے تو ٹوٹ جاوے گی اور اگر توبہ نہ کرے  
 بجاں خود تو ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی اسے بیچ حال عورتوں کا ہے کہ انکی اصل طاعت  
 میں کجی اعمال و اخلاق میں ہے اگر عاقلین مرد کہ بہت و درست کہ ہیں انکو  
 توڑ ڈالینگے کہ مراد اس سے طلاق ہے جیسا کہ حدیث آئندہ میں کہ مراد  
 میں ہے نہ کوڑ ہے پس ممکن نہیں ہے فائدہ اوٹھانا ساتھ عورتوں کے  
 مگر ساتھ چھوڑنے انکے کے ٹیڑھ پن پر عینک اور چھوڑنے میں  
 کن نہ لازم آوے اور اگر نہ لازم آوے تو داخل مناسب ہیں صاحب یہ کہ معاملہ انہی طرح  
 رکھو اور صبر کرو انکے ٹیڑھا پن پر اور یہ توقع اوٹھاؤ کہ سب  
 باتو غین تمہاری مرضی موافق کام کرے گی یہ شرح اس حدیث کی حضرت  
 شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری نے لکھی ہے اور اور روایت میں آیا ہے  
 کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ الخواظ ولا الخعصرات  
 یعنی نہین داخل ہونگی بہشت میں سخت گو بدخلق اور نہ مشکبر اور بہت سی  
 حدیثین آئی ہیں بیچ فضیلت خلق نیک صبر کے اور بیچ برائی بدخلق اور

"وہ ابو داؤد  
 البیہقی"

بد زبانی اور نہ صبر کرنے کے جب کو اللہ تعالیٰ توفیق نہ کیا اور سکو بھی پس  
 سچو میت ہشیا کہ کو ایک حرف نصیحت ہے کفایت نہ نادان کو کافی  
 نہیں وقرن رسالہ ۲۰ اور بعضے لوگ بی گناہ ولی قصیر شرعی ہر بیسویں بیسویں  
 سے بولتے نہیں اور بعضے چھوڑ کر نکلیا تھے میں کہ بیسویں صورت اولیٰ  
 نہیں دیکھتے یہ ہو بہو بہت بڑی بات ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ  
**يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي كُنْتُ نَذِيرًا لِّكُمْ فَكُنْ لَكُمْ قَدْ خَلَّ**  
**الْبَاطِلُ** یعنی نہیں درست مسلمان کو یہ کہ ترک ملاقات و کلام کرے  
 اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جسے ترک کیا یا تو تین  
 دن سے اور مر گیا داخل ہو گا آگ و دوزخ میں اور روایت میں آیا  
 ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے **مَنْ تَجَاوَزَ أَخَاهُ سَكَنَ فُتُوًا**  
**كُفْرًا** ۲۰ یعنی جو کوئی ترک ملاقات کرے اپنے بھائی مسلمان  
 سے ایک برس تک پس وہ مانند قتل کرنے اور سکے کی ہے یعنی ضرور  
 عذاب میں اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں غلّی اور جہانمی کی بھائی میں  
 پس فوسل آتا ہے اس شخص پر کہ ایسے وبال کا اپنے کو مستحق کرے  
 اور ثواب صبر اور حسن خلق سے کہ اوپر مذکور ہوئی محروم رہے اور اور  
 حق بیو کا یہ ہے کہ جسکے دو یا زیادہ دلو سے بیویاں ہوں تو اسکو  
 عدل کرنا چاہئے اور غین کہ نوبت بہ نوبت ہر ایک کے ہاں رہے

روایت احمد  
 و ابوداؤد

روایت ابوداؤد

باری تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ

یہ جو بیان معمول ہے کہ جس سے دیکھو لگاؤ ہو تا ہے اسی کے پاس  
 سہتر میں اعداد پڑتی ہیں بات یہی کہ انکی ہنیں پوچھتے ہیں بہت  
 گن کی بات ہے اس کام کی بڑی سزا پانچ دیکھنے کہ فرمایا ہے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکانت عندک ان جلی افران کن کاکہ بعد ان یبئما جاء  
 یوم القیمۃ وشفقہ ساقط ۱۰ یعنی جو وقت کہ ہر ایک شخص کے  
 پاس وہ بیویاں اور نہ عدل کیا اوس نے در بیان انکے آدھ گاون قیامت  
 کے اوس حال میں کہ آدھ بدن اور کنگرا اور بھکا ہو گا ف یہ ستر انکی  
 جوتوں کے بلے انصافی کرنے پر نہیں موقوف ہے اگر تین ہوگی یا چار  
 اور ان میں انصاف نہ کریگا تو پچھتر ہوگی اور اسکی پن اجب ہے بلکہ بڑی  
 کرنی نوبت میں باعتبار انکے رہنے کے نہ محبت کرنے کے کہا یہ ملا علی قاری  
 اور ہاید اور ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق کے میں لکھا ہے کہ بیویوں کے پاس باری  
 باری کر ہے رات کو اور نوبت متعز کرنی کہ بیچ دو بیویوں کے لئے اور زیادہ کے لئے  
 ایک کی نوبت میں دوسری کے گھر میں رات کو رہنا جائز نہیں اور جمع کرنا  
 دو عورتوں کا ایک رات میں جائز ہے مگر پانچ وار اور اسے اس کے بیکار ہے  
 اور نہیں حق ہے عورت کے لئے بیچ نوبت کے حالت سفر میں غاوند  
 جن بیوی کو چاہے ساتھ لیجاو اور اس نے یہ ہے کہ قرعہ ڈالے اور  
 بیویوں کے جسکا نام قرعہ میں نکلے اوسکو ساتھ لیجاو اور اصل نوبت ستر کے

۱۰  
 رسالہ انشائی  
 ماریہ و نوری  
 و انصافی  
 این باب  
 ماریہ و نوری

حق میں رات سہ پہر اور پنج سہ پہر رات کا اور اگر ایک شخص رات کو کسی  
 کام میں مشغول رہتا ہو یا تہجد کر لے لے اور غیر کی تو اس کے حق میں اس کے  
 اس وقت کے اور عذر الخیار میں لکھا ہے کہ واجب ہے برائے کرنی رات کی رہنے  
 میں بیوی کے پاس اور کہلانے اور پینانے میں اور صحبت میں نہ جاکر  
 میں اور صحبت میں بلکہ یہ مستحب ہے اور ساقط ہر جا ہے حق عورت  
 کا ساتھ ایک بار جماع کرنے کے اور واجب ہے جماع کرنا کبھی کبھی  
 اور نہ ترک کرے جماع بقدر قدرت ایلاؤ کے بیٹے چار بیٹے کر ساتھ  
 عورت کے اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہیں بجا رہے صحبت  
 کرنی زیادہ قدر طاقت اس کی سکے اور رہو سے ہر ایک بیوی کے پاس  
 ایک رات اور ایک دن اور اگر چاہے تین رات اور تین دن اور نہ رہے  
 ایک کے پاس تیار وہ مگر دن و دوسرے کے لیکن لازم برائے کرنی  
 رات ہی میں ہے یہاں تک کہ اگر آدھے ایک بیوی کے پاس معذور ہو کہ  
 اور دوسرے کے پاس معذور ہو کہ تو ترک کی اس نے قسم فیہ نوبت  
 اور نہ جماع کرے بیوی اس سے غیر نوبت اس کی میں اور ہر سطح نہ جاوے  
 بیوی کے پاس رات کو غیر نوبت اس کی میں مگر واسطی عیادت اس کی کے چھو  
 اور اگر مرضید ہو تو نہیں محتاط ہے کہ رہے اس کے پاس یہاں تک شفا  
 پاوے وہ یا ضرر جاوے اور یہ اور صورت میں ہے کہ نہ ہو اس کے پاس کوئی

اور غار میں رہے  
 معلوم ہو کسی کو  
 فحش کی بات نہ ہو  
 فعل کیا ہی دل  
 نین اور تہجد میں  
 دن تہجد میں  
 میں تہجد میں  
 فلا تملک الیہ  
 فی الخیار الخیار

بیوی کے پاس  
 اور خیار  
 کہ نہ ہو  
 بہر حال

غنوار اور اگر خاوند اپنے گہرین ہمار ہو تو بلا دوسے ہر ایک کو اوسکی نوبت  
 میں اور باکرہ اور شیب اور نئی اور پرانی اور سلمہ اور کتا بیتہ یمین برابر میں  
 امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک انتہی ہے اور اگر بخشے ایک بیوی نوبت اپنی سوکن  
 کو تو جائز ہے بشرطیکہ نہ وہ ہم ساتھ دینی رشوت کے خاوند کی طرف  
 سے اور یا نہ ہے واسطے عورت بخشنے والی نوبت کے یہ کہ رجوع کرے  
 جب چاہا گیا یہ ملا علی اور حضرت شیخ نے فی فصل واجب ہے نفقہ دینا  
 اور مکان یہ ہے کامیوی کے لئے خاوند پر اگرچہ چھوٹا ہو خاوند اور بیوی خا  
 سلمان ہو یا کافر ہو شری ہو یا چھوٹی ہو یا بزرگ لایق جلال کے  
 جبکہ سپرد کرے خاوند کو نفس پنا اور سکے گہرین یا نہ سپرد کرے بسبب حق اپنے کے  
 یا بسبب مملکتیاج کے اور واجب ہے نفقہ وغیرہ بقدر مال خاوند اور بیوی کے  
 یعنی اگر دو تو توکر میں تو نفقہ تو کر دینا سا واجب کا اور اگر دو درویش میں درویشوں کا  
 سا ہو گا اور اگر عورت درویش ہے اور خاوند توکر یا بالعکس اسکے ہو تو میں  
 میں اسکے ہو گا یعنی توکر سے کم اور درویش سے زیادہ اور نفقہ ہر مہینے  
 میں دیا جاوے اور لباس ہر چیم مہینے میں اور مستحب ہے کہ جو آپ کہا ہو  
 چاہے بیوی کو کہا ہو چھناوے اور بیوی کے ایک خادم کا نفقہ واجب ہے  
 اگر خاوند توکر ہو اور نہیں ہے نفقہ واسطے بیوی ناشدہ یعنی نافرمان کے  
 کہ نکاحا وے خاوند کے گہر سے نافرمان اور بے اذن شرعی کے اور جو عورت

حقوق زوجین اور فی الطلاق و غیرہ

کہ منع کرے خاوند کو اپنے پاس آتے سے اور خاوند اس کے گھر میں جا تہے  
 اس کے رہتا ہے تو وہ ناشر ہے لیکن اگر اس نے منع کرے کہ اس کو  
 خاوند اپنے گھر لے جائے یا گھر اس کے لئے بکرایہ دے تو اس صورت میں ناشر  
 نہیں ہے اور نہیں ہوتی عورت ناشر وہ سبب نکلنے کے بی اذن خاوند  
 کے واسطے حاجت ضروری کے مانند سیکھنے مسائل ضروری کے  
 اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اس کو سکھاؤ اور ملاقات یا عیادت  
 یا تعزیت مان باپ کے اور سینے اور دینے حق کے وغیر ذلک اور بیوی چاہتی  
 کہ وہ علی اس کی ممکن تہو اور یا وہ عورت کہ دین کے لئے محبوب ہو عورت  
 کہ اس کو کوئی غضب کرے لے گیا یا بغیر خاوند کے چچ کو جاوے یا بیمار ہو  
 اور اس کو سپرد خاوند کے نہیں کیا ہے نفقہ ان سبھوں کا واجب نہیں ہوتا  
 اور جو عورت کہ خاوند کے ساتھ چچ کو جاوے اس کے لئے نفقہ ہے حشر علیہ  
 وطن کا سنا سفر کا اور نہ کر ایہ سوار کا مسئلہ خاوند پر واجب ہے  
 کہ بیوی کو رکھے ایسے مکان میں کہ خالی ہو دو نوکی اہل سے مسئلہ منع کر  
 بیوی کے مان باپ کے اس کے پاس آنے سے ملاقات کے لئے ہر منہ میں ایک بار  
 اور اس طرح اس کی بیوی اپنے مان باپ کے ان جا کو تو منع نہ کرے اس کو چاہے ہر  
 منہ میں ایک بار اور اگر بیوی سوکا مان باپ کے اور محرم و اقربوں کے ان جایا  
 چاہے یا اونکو بلاوے اپنے ان تو منع نہ کرے آء و رفتہ اونکی سے سال

پہر میں ایک بار اور بعضوں نے کہا کہ ہر عینے میں ایک بار مسئلہ واجب ہے  
 نقد اور کسی ایسے مکان واسطے اور عورت کے کہ عدت میں ہو طلاق کی اور  
 اسکے لئے کہ جدی ہوئی ہو بغیر مصیبت کے مانند خیار عتق اور بلوغ کی نہ واسطے  
 اور عورت کے کہ عدت میں ہو موت کی یا جدی ہوئی ہو یہ سب بگناہ اور  
 مانند مرد ہو جانے کی اور بوسہ لینے کا وہ کی بیٹی کی اور مرد کو چاہئے  
 کہ اپنی بیوی کے پاس نامحرم کو دخل نہ دے اور ابتدائی امور سے غافل  
 نہ رہے اور عورت کو اپنی سیاحت میں کہہ اور سکون کے بطبع کرے اور گھر  
 سے باہر نہ نکلنے دے یعنی جیسے ہزار میں عوام کی بیویان بی شتر ہوئی تھیں  
 پہر میں بین والا اور اسکے ساتھ مصیبت میں شریک ہو گا اور جب وہاں کو کہلا کر  
 تو طعام دیو بعد رشد و ارشاد کے کہلا گا اور نکاح علی الاطلاق کرے اگرچہ اعلان شدہ نہ ہو  
 ہو اور عورت کی کچھ غلطی پر صبر کرے اور اس کی ہر کوتاہی سے روک کرے اور اس کے  
 ساتھ ہر دشمنیت سے گزران کرے اور بالکل محکوم بیوی کا نہ ہو جو اسے  
 کہ وہ بوجہ جبلت اپنی کے فساد و ہتھاولی اور اوپر امور شنیعہ اور منکرات کی  
 عورت کو منع اور تادیب کرے اس طرح کہ اول ساتھ نہ لے اور غلطی کے پیش آوے  
 اور اگر باز نہ آوے تو ڈراوے اور قیدیہ کرے اور بے تہ کی نماز اور بعضی اور امور کے مانا  
 بھی جائز ہے لیکن نہ پہر نہ ماہ سے امر نہ اعطاء اور سکے تو جسے اگر ارادے قصہ فیصل ہو  
 تو ایک حکم اپنی طرف سے اور ایک حکم بیوی کی طرف سے مقرر کرے تو صلح اور افتخار کر دے

۴۰  
 منسوخ  
 مکتوب  
 بیگم



اور اگر بوقت نہ ہو تو تفریق کریں اور خاوند کو چاہئے کہ عورت کو کوٹھے اور درپہ  
 سے جھانکنے نہ دے اور نفقہ اور بیوی اور عیال کے حتی المقدور اٹھائے  
 اور افضل یہ ہے کہ جو کچھ آپ کہاؤ اسکو یہی کہلاؤ بلکہ ایک سترخان پر کہا  
 اور بیوی کے ساتھ سونا بھی سنت ہے بلا عذر جدا نہ ہووے بعضی جاکر رسم ہے کہ بیوی  
 کہرین سولی میں اور مرد باہر عار کرتے ہیں ساتھ ہونے سے یہ بھی رسوم کفار  
 سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے ساتھ سوا کرتے تھے اسکو عار جانا بہت  
 ہی بُرا ہے اور بیوی اور عیال کو احکام شریعیہ نماز اور روزہ اور حیض و نفاس کے  
 اور آداب محبت کے اور مانند انکے کے سہاؤ اور وقت جماع کے اول ساتھ  
 ملاعت کے شروع کرے کہ اس میں خوب نسیئت اور لذت حاصل ہوتی ہے  
 اور بسم اللہ کہہ کر دخول کرے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کوئی تم میں سے  
 ارادہ محبت کا کرے اپنی بیوی سے کہے **اللَّهُمَّ جَبِّنا الشَّظْرَ وَجَبِّ الشَّظْرَ**  
**مَا دَرَفْتَنَا** پس اگر مقدم ہوگا در بیان اون دونوں کے فرزند اس محبت میں  
 تو نہیں ضرر کریگا یعنی نہیں گمراہ کریگا شیطان کہی استیلاں شام ہے طرف  
 خاتمہ بخیر ہونے لڑکے کے بعد بیکت ذکر اللہ کے اور زور بقلبہ جماع نہ کرے  
 اور حیض و نفاس میں بھی جماع نہ کرے اور جب ایک بار جماع کرے دوسری بار ارادہ  
 جماع کا کرے تو چاہئے کہ شباب کرے و نہ ہو کر اور فرج عورت کی دہلو اگر جماع  
 کرے اور خانیہ میں آیا ہے کہ رمضان تم نہیں بنے اسکا کہ مرد اپنی بیوی کے

یا اسد جاکو  
 شیطان سے  
 اور در سہم  
 شیطان کو  
 اور در سہم  
 شیطان کو





ز  
کتاب  
در  
تفسیر  
آیات  
و  
روایات  
در  
مباحث  
و  
مناظرات  
و  
در  
توضیح  
معانی  
و  
در  
تفہیم  
اصول  
و  
در  
تجلیات  
و  
در  
تسلیمات  
و  
در  
تجلیات  
و  
در  
تسلیمات

وَحَبِيبَتِي اَحَبُّ لَنَا اَحَبُّ لِنَفْسِي اَحَبُّ لِي اَللّٰهُ  
 اور یہاں میری بہن رسول کریمؐ کی طرف سے اور میری بہن رسول کریمؐ کی طرف سے  
 وَاَكْثَرُكُمْ كُنِيَ بِهِ شَيْئًا اَجْلِيًّا وَلَا خَفِيًّا اَنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ  
 اور نہ شریک کر اور کسی چیز کو ظاہر میں نہ باطن میں نہ خفیہ میں نہ آشکار میں شریک البتہ ظلم ہے  
 عَظِيمٌ وَاَنَّ اَللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ  
 بڑا عظیم ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا ہے شریک کو اور بخشتا ہے سوائے  
 ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا كَبِيرًا  
 شریک کے جسے چاہے اور جس نے شریک کیا ساتھ اللہ کے پس حقین کو اور کفر کو  
 بَعِيدًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 نبیؐ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 مَنْ اَنْیَیْ کَاھِنًا ضَمَّ کَاھِنًا یَقُوْلُ فَقَدْ بَرِئَ مِنْہَا  
 جو ایسا کافر ہو جس پر سچ جانا جو کہا اس نے پس تمہیں الگ ہوا اس چیز سے  
 اِنَّ لَّ عَلٰی الْحَمْدِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 کہ نازل ہوئی اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن اور شریعت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 وَاِلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْیَیْ کَاھِنًا ضَمَّ کَاھِنًا یَقُوْلُ فَقَدْ بَرِئَ مِنْہَا  
 وآلہ وسلم نے جو کوئی ایسا کافر ہو جس پر سچ جانا جو کہا اس نے پس تمہیں الگ ہوا اس چیز سے نبیؐ فرمایا  
 لَہٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 نماز اور کسی عاقل انسان کی اور نماز اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم



ذکرِ نبی و ائمہ

مَنْ يَشَاءُ وَإِنْ يَكْسِدَكَ اللَّهُ بِصُفْتٍ فَلَاكَ كَاشِفٌ لَهُ  
 بیکو چاہے اور اگر پہنچا دے تجھ کو اسد نہر پس کوئی نہیں دفع کر نہی الا و لا  
 اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ وَإِنْ بُدِلَ لِحَيَاتٍ فَلَا دَاوْلَةَ لِفَضْلِهِمْ وَاعْتَصِمُوا  
 کمر باندھ کر چاہے تیرے حق میں بدلائی پس کوئی نہیں رد کر سکتا تو نفل اسکا چھوڑ  
 بِحَبْلِ اللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ حَبْلِهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ  
 ساتھ رستی اسکا تیرا اور پیر و ساکرا و سپر تحقیق اسد دوست رکھتا ہے متوکلون کو  
 وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ عَلَىٰ إِلَهِ فُتُوْهُ حَسْبُهُ وَتَقْوَىٰ لِلَّهِ صَلَواتُ  
 اور جو پیر و ساکرا سے اسد پر پس وہ کافی ہے اسکو اور کہتی رہ کہ یہ نماز میری  
 وَتُسْكِنِي وَتَحْيَايَ وَمَا لِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَادْي  
 اور تیرا فی میری زندگی میری اور میری اسد پر روگار عالموں کی ہے اور ادا کرتی رہ  
 الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَإِنَّكَ سَتُكَلِّمُ عَنْهُمَ أَيَّامَ الْقِيَامَةِ أَوْ لَا  
 نماز فرض اسلئے کہ تمہیں تو سوال کیا ئیکل اسلئے دن قیامت کے پہلے سب سے  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 تَعَاَصَيْتُمْ فَأَحْسَنَ النَّاسِ صُفُوْعًا خَجَجَتْ خَطَايَا  
 و نہو کیا پس اچھا کیا و نہر نکل گئے سب گناہ و اذ سن کے  
 مِنْ جَسَدٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رَجُلٍ  
 بدن اسکے سے جہان ملک کو نکل جاتے ہیں نیچے ناخونوں اسکے سے

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامِنٌ مُسْلِمٌ  
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان  
 تَحْتَهُ صَلَوةٌ مَكْتُوبَةٌ يَكُونُ بِهِ وَضُوءُهُ ثَمَرًا  
 جب کہ حاضر ہو وقت نماز فرض کا پس اچھا کرے وضو اور سکا  
 وَخُشُوعُهُمَا وَرُكُوعُهُمَا الْأَكَاكَتُ كَقَابِئَةِ لِمَا  
 اور خشوع اور سکا اور رکوع اور سکا گھر کہ ہوتی ہے وہ نماز کفارہ اور گناہ کا  
 قَبْلُهَا مَا لَمْ يُؤْتِ بِكَيْفٍ ۚ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 پہلی اس کے میں جب تک کہ نہ کرے گناہ کبیرہ اور فرمایا رسول خدا  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جنت کی نماز ہے  
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 صَلَاتٌ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ صَلَاتٍ قَائِمًا  
 پڑھ نماز کھڑے ہو کر پیرا کہ نہیں حاف رکھنا کھڑے ہوئی تو نماز پڑھ بیٹھ کر پیرا  
 لَمْ تَسْتَطِعْ قَعَلَى جَنْبٍ ۚ وَصُومُ حَيٍّ رَمَضَانَ  
 نہیں حاف رکھنا بیٹھے کی تو کروٹ پر بیٹھ کر نماز پڑھ اور روزہ رکھ تو رمضان کا کہ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ  
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی روزہ رکھے

یعنی نماز  
 کو پیرا  
 بیٹھ کر  
 نہیں

رَمَضَانَ إِنَّمَا نَا وَاحْتِسَابًا غَفِیَّا لَهُ مَا تَقَدَّمَ  
 رمضان کا ازراہ بشین کے اور ترقیع خواب کے غشتہ عایش کے جو پہلے کئے تھے  
 مِنْ ذُنُوبِهِ ۝ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نماز اس نے اور نماز یا رسول خدا سے اللہ علیہ وسلم نے  
 وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِخُلُوفٍ مِنْ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ  
 اور روزہ رکھنا ڈال ہے اور بر روزہ واسکے منہ کی میت خوشبو دار ہے  
 عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَائِحَةِ السَّيِّدِ ۝ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ  
 نزدیک اللہ کے خوشبو مشک کی سی اور جب ہو دن روزہ  
 أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْرُؤٌ وَلَا يَضْحَكُ وَلَا يَتَغَبَّبُ وَلَا يَسَابُ ۝  
 ایک تمہاری کانہ ہرگز غش نہ کہے اور نہ شور و غوغا کرے ہر اگر بڑے اگر  
 أَحَدًا أَوْ قَاتَلَ ۝ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَمْرٌ مُصَابِحٌ ۝ وَأَدْرِي  
 کوئی یا لڑے اسے پس پائے کہے تعین میں ایک شخص روزہ دار نہ ہوں اور اگر نہ  
 النَّاسُ ۝ إِذَا كُنْتَ ذَاتَ نَهَابٍ وَلَا تَقْرَبِ  
 نزوہ جب ہو تو صاحب نصاب اور نہ نزدیک ہو تو  
 الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلَا بَطَرَ ۝ وَقَالَ رَسُولُ  
 بدکاروں کے جو غاہرین اور غنیم سے اور جو پوشیدہ میں قدیم رسول  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَالِصَّةَ  
 خدا سے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اللہ نے اس پر کرباں لگا کر کیے میں

رَمَضَانَ إِنَّمَا نَا وَاحْتِسَابًا غَفِیَّا لَهُ مَا تَقَدَّمَ





اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا شِئْتُ اَنْفَلَ فِی مِیْنَانِ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی چیز سیاری توڑ زمین

الْمُتَّعِزِّ یَعْلَمُ الْقِیَمَۃَ مِنْ خَلْقِ حَسَنٍ وَكَرِہٍ اللّٰهُ

مسلمان کی دن قیامت کے غن نیک سے پس تحقیق اللہ

تَعَالٰی اَلِیْبَعِضِ الْفَاحِشِ الْبَدَنِیِّ وَالْاِنْجِیَاۃِ

تعالیٰ دشمن رکھتا ہے فحش کو زبان و ساز کو اور لازم کو مباح کو

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلِیْبَعِضِ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مباح

وَالْاِیْمَانِ قِرْنًا جَمِیْعًا اِذَا مَرَّ فَمِنْ اَحَدِہُمَا وَضَعَ

اور ایمان باہم قرین ہیں پس جب اوٹھایا جاوے ایک اور دوسرے سے اوٹھایا جائے

اَلْاِیْمَانِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دوسرا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَلْاِیْمَانُ لَا یَاۡتِیْ اِلَّا بِخَیْرِ الْخَیْرَ الْخَیْرَ كَلَّمَا

ایمان نہیں لاتی ہے کبھی کو اور مباح خوبی نام ہے

وَلَقَدْ لَیْسَانُکَ فَاِنَّکَ مَلَاکَ الْخَیْرِ کَلَّمَا قَالَ

اور دوک تو زبان اپنی کو اسلئے کہ تحقیق وہ اصل سب پہلایوں کی ہے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا اَخْبَحَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مہج کرتا ہے

یَسْرَعُ فَاِنَّ لَیْسَانُکَ فَاِنَّکَ مَلَاکَ الْخَیْرِ کَلَّمَا

بْنِ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تَكْفُرُ بِالنَّاسِ

ابن آدم پس تحقیق سب اعضا التجا کرنے میں سامنے زبان کے  
فَقُولِ اِنَّ اللَّهَ فِينَا فَاَلَا نَحْمُ بِكَ وَانِ اسْتَقَمْتِ

پس کہتے ہیں اے اللہ سے پہلے جو تقدیر میں اس لئے کہ تحقیق ہم سنا نہیں تری میں اس کی سیدھی سیگانہ

سَتَقْنَاهُ وَإِنْ أَعُوذْ بِكَ أَغْوَجْنَا ۖ وَقَالَ

یہ سچ ہے جسے ہم اور اگر بیڑی ہوگی تو میرے ہونگے ہم اور نہ یہ  
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّ السَّجَلَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آدمی  
 لے کر کہہ کہ بالکل لے لایا ہوا ہے یا نہیں

سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ ۚ وَأَذْنَىٰ مِمَّا قَسَمُوا

شیر بر سکی را نه کے آگ میں اور راضی رہا ساتھ اس بیڑ کے کہ نہتہ کی ہے  
 ﷲ ﻟَکَ ﻳٰﺒٰ ﻧُﻀٰی ﷲ ﻋَﻨَکَ ﻭَﻻ ﺗَﻤُﻮْ ﻣَﺎ ﻧُﻀِّل

سدر نے تیری راضی ہوگا احد نیچھے اور نہ آرزو کر اوس چیز کی کہ نصیب نہ ہو

اذا استعنت فاستعن بالله ان الله هو

و جب مدد چاہے تو تو مدد چاہو سنا ہر اللہ کے تحقیق اللہ ہی ہے

الْمُسْتَعَانُ وَاقْنَعْنِي وَلَا تَسِّرْ فِي دَانِ اللَّهِ لَا يَحِبُّ بَدَلًا

درد چاہا گیا اور قناعت کرا اور نہ بیجا بیخج کر تخمینہ امد نہیں دوست رکھتا ہے  
الْمُسْتَعَانُ وَاقْنَعْنِي وَلَا تَسِّرْ فِي دَانِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بیجا بیخج کر نبیوں کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
رَبِّكَ كَأَسِيئَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ ۚ وَلَا

بیت تو تیری پیشہ ہوئی میں دنیا میں تنگی ہوئی آخرت میں نہ اور نہ  
مَحْجُوۃً الدُّنْيَا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَإِنَّمَا مَتَاعُ

دوست رکھ کر تو دنیا کو اسلئے کر تخمینہ وہ سر ہے سب خطاؤں کی سوا اسکے نہیں کرنا  
لِخَيْرٍ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَإِنِ الْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَنْفَعُ

یہ کالم دنیا کا کمزور ہے اور عالمی اور آخرت بہتر ہے اور بہت بانی  
وَإِنَّ الدُّنْيَا أَهْوَتْ عَلَى اللَّهِ مِنْ الْجَنَّةِ ۚ قَالَ

اور تخمینہ دنیا بہت و لیل ہے نزدیک اللہ کے سردار سے فرمایا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ الدُّنْيَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوئی دنیا  
تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحُ بَعُوضَةٍ مَا سَفَلَ كَافِرًا

تو نزدیک اللہ کے برابر پر چھتر کے نوذ پلانا کا منہ کو  
فِيهَا شَرْبَةٌ مَاءٍ ۚ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

اور میں سے ایک کہوت پانی کا اور منہ دایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

نتیجہ

رہنما  
سنی بن  
سمیع  
سچی

وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَحْلُلُ أَحَدٌ كَوْنَهُ  
 اسلام نے نہیں ہے دنیا مقابلہ میں آخرت کے گمراہ تندر اوکل کو ڈالنی ایک تھا  
 اَصْبَعُهُ فِي لَيْمٍ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَسْجُجُ وَغَرَّ عَايِسَةُ  
 اور کل اپنے دریا میں پس جا رہے کہ دیکھے اور سکو کہ تباہی لگا لائی ہے اور وہ نہ جانتا  
 قَالَتْ مَا شَبَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 کہا نہیں بہت پیرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 مِنْ خُبْرِ الشَّعِيرِ يَوْمَئِذٍ مُتَابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ  
 روٹی جو کی سے دوون برابر بیاں تک کہ وفات پائی  
 وَغَنَمًا قَالَتْ كَانَ فَرَسٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 اور غنم سے ہے کہ کہا سوا اسکے نہیں کہ تھا چھوٹا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ إِذَا مَا حُشِقَ لَيْفٌ . وَقَالَ  
 وسلم کا وہ کہ سوتا اور سچ چڑھتا کہ پیرا اور پکا پورست درخت خزا کا تھا اور نہ پایا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَانٍ مَنْ كَا  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا گہرا دسکا ہے کہ نہیں ہے  
 دَانَهُ وَمَالٌ مِمَّنْ لَا مَالَ لَهُ وَكَمَا يَجْمَعُ مِمَّنْ لَا  
 کہہ اور سکا آخرت امیرین و مال اور سکا ہے کہ نہیں ہے مال اور سکو آخرت میں اور ہا و سکو جمع کرتا ہے وہ شخص بے مال  
 عَقْلٌ لَهُ فَإِنْ تُحِبَّ الدُّنْيَا وَتَكُنْ مِمَّنْ لَا لَكَ  
 عقل اور سکا پس اگر دوست رکھے تو دنیا کو اور بہتر جو وہ تجھ کو

بہت خوش

بہت دریا

بہت چڑھتا

بہت پیرا

بہت درخت

بہت دوون

بہت برابر

بہت بیاں

بہت تک

بہت وفات

بہت پائی

بہت غنم

بہت سے

بہت کہ

بہت کہا

بہت سوا

بہت اسکے

بہت نہیں

بہت تھا

بہت چھوٹا

بہت رسول

بہت خدا

بہت صلی

بہت اللہ

بہت علیہ

بہت وسلم

وَلَكُمْ فِي ذَاتِ الْكُتُبِ وَجَاهٌ وَحُشْمَةٌ وَتَبْلُغُ بِأَقْصَىٰ

اور ہر صاحبِ خزائن اور بادِ رحمت کی اور چہوئے تہنہا

فَمَا يَكُونُ فِي مِثْلِ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَّادٍ

مرتب و بنا کہ تو اہستہ ہوگی تو مانند قارون اور فرعون اور شداد

فَإِذَا كُنْتَ مُوَحِّدًا وَعَابِدًا وَذَاهِدًا وَمُطِيعًا

اور جب کہ ہوئی تو ایک نئے والی خدا کی اور بے دینا کر نیوالی اور بی غرضی کر نیوالی دنیا میں سے بے

وَرَاحِيْبَةٍ وَقَائِعَةٍ وَصَرَابَةٍ وَشَاكِرَةٍ وَعَقِيْقَةٍ

اور راحبی ہونے والی برضا ہے مولیٰ اور قناعت کر نیوالی اور شکر کرنے والی اور عقیقہ کر نیوالی اور پاکیزہ

وَمُسْقِيَةٍ لِّكُنْتَ مِنْ خَدَمَةِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ

اور پیر کا در توابستہ ہوگی تو تہذیبوں سردار عالموں کے سے

وَمَقْبُولٍ لَا تَرْبِ الْعَالَمِينَ فَاحْتَارِي أَيْهَمًا

اور ہوگی مقبولوں رب العالمین کے سے پس اختیار کر تو ان دونوں میں سے

أَوَّلَىٰ وَأَفْضَلَ هَذَا اللَّهُ ثُمَّ أَهْلَىٰ أَنْ لِلَّهِ وَلِيٌّ سُوْلَهُ

اولیٰ کو اور افضل کرے جیسا کہ وہ پیران تو یہ کہ تحقیق اللہ اور اس کے رسول کو

عَلَيْكَ حَقٌّ وَاطَاعَةٌ وَبَعْدُ كَمَا لَزَّ وَجِبَاتٍ عَلَيْكَ

تو تجھ پر حق ہے اور تابعداری کرنی اور بعد اس کے خاندان کا تعجب ہے

حَقٌّ وَاطَاعَةٌ فَأَطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي كُلِّ

حق ہے اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر اللہ اور رسول اور اس کے ہر

۵  
یعنی پیر کا در توابستہ ہوگی تو تہذیبوں سردار عالموں کے سے

۵  
کہ وہ پیران تو یہ کہ تحقیق اللہ اور اس کے رسول کو

حَالٍ وَاطِيعٍ زَوْجَاتٍ مِنْ حُلٍّ وَجَاهٍ فِي كُلِّ حِينٍ

حال میں اور اطاعت کرتا خداوند اپنے کی ہر وجہ سے ہر وقت میں

وَاَوَانٍ مَامٍ يَا مُرَاتٍ بِالْاَشْهَادِ وَالْعَصِيانِ يُؤْتِي تِلْ

اور ہر ساعت میں جب تک نہ حکم کرے تم کو ساتھ بدی اور گناہ کے دیکھا تم کو

اللَّهُ أَجْمَلُ حَسَنًا ه قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اللہ اجر اچھا فرما! رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَكَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اَمْرًا اَحَدًا اَنْ تَسْبُحُوْا لِاَحَدٍ

وہ سلم نے اگر میں حکم کرتا کسی کو سجدہ کرنا واسطے کسی

اَلَا مَرَّتْ اَلْمَرْءُ اَنْ تَسْبُحُوْا لِنَفْسِهَا وَافِيْنَا قَالَ

تو البتہ حکم کرتا میں عورت کو سجدہ کرنے کا واسطے خود اپنے کے اور یہ کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْءَةُ وَذَوَّجَهَا عَلَيْهَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رات گزارے عورت اور نماز کا وقت ہو

سَاخِطٌ لِّعَنْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تَغْتَسِلَ وَانْضَا

غصہ ہو تو لعنت کرتے ہیں اوس عورت کو فرشتے صبح تک اور یہ ہے

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْءَةِ اَنْ

فرما! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال ہے عورت کو یہ کہ

تَأْذِنَ فِي بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا يَحِلُّ لِلْمَرْءَةِ اَنْ

ذن دے غیر کو اپنے کا گناہ کے گھر میں مگر ساتھ اذن خداوند کے اور یہ میں حلال ہے عورت کو

فَصَوَّمُوا وَرَوْحًا شَاهِدًا لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا تَكْفُرِي  
 نقل روزہ رکھنا اور تنہا کہ خداوند کے موجود ہو مگر وہ جسے اذن سے اور نہ ناشکری کر  
 الْعَشِيرَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
 خداوند کی روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کھانا گزرنے سے  
 دَسُّوا لِلَّهِ صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَكُلُّ الشَّيْءِ فَقَالَ  
 رسول خدا صلواتی اے اللہ علیہ وسلم عورتوں پر نہیں نہ ابا  
 يَا مَعْشَرَ الشَّيْءِ تَصَدَّقْ فَإِنَّ أَرْبَعًا مِنْكُمْ أَهْلُ  
 اسی گروہ غور تو کی حد و دو تم پس تحقیق میں کہہ لیا گیا جو تین کو تم انکار  
 النَّارِ فَقُلْنَا وَبِمَا دَسُّوا لِلَّهِ قَالَ تَكْفُرُونَ أَلَيْسَ  
 دوزخ سے ہو پس کہا ان عورتوں نے اور کس سے ہے یہ بات یا رسول اللہ یا نبی کریم  
 وَتَكْفُرُونَ الْعَشِيرَةُ فَاسْتَعِينِي يَا اللَّهُ مِنْ  
 اور ناشکری کرتی ہو خداوند کی اور ہنہ واکہنی رو تو ساتھ اہل کے  
 الشَّيْءِ لَمْ يَزَلْ يَجْعَلُ لَهُ حُلًّا وَمُضِلًّا لِمَنْ يَدِينُ قَالَ دَسُّوا  
 شیطان رافضی کے کہتے ہیں کہ تحقیق وہ دشمن اور کرا کر نہ موالا خابہ عز و جل  
 اللَّهُ صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَكُلُّ الشَّيْءِ فَقَالَ دَسُّوا  
 خداوند اے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان یہاں آئے تحت اپنا  
 حُلُّ الشَّيْءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سُلَيْمًا يَفْتِنُوكَ الْكَافِرُ فَادْنَا  
 اور یہاں کے ہیں یہی ہے لکھ رہے کہ تو کہ فتنہ میں ڈالے اور تو کہ یہی ہے



مِنْكُمْ لَكَ اعْظَمُكُمْ فَتَنَةً يَحِيصُ أَحَدُهُمْ

اور میں سے طرفہ ایک مرتبہ میں دو ہے جو تفرقہ انگیز ہوتا ہے آتا ہے ایک اور میں کا \*

فَيَقُولُ فَعَلَيْكَ كَلَّا فَاكُنَّا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ سَيَأْتِيكُمْ نَجْيٌ مِنْ حَيْثُ كُنْتُمْ

میں کہتا ہے کیا جی ایسا اور ایسا پس کہتا ہے ابلیس کہہ نہیں کیا تو نے پہر آتا ہے ایک اور میں کا \*

فَيَقُولُ مَا تَأْكُلْتَ حَتَّىٰ فَتَنَتُكَ يَتْلُو رَبُّكَ وَابْنُ آدَمَ

میں کہتا ہے نہیں چوڑا میں نے اور کو یہاں تک کہ جہنم کی روای میں شیخ دیکھا اور کو دیکھا اور کو دیکھا

فَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ وَعِوَالٍ قَانِئِينَ أَنْتَ فَيَكْنُ لَهُمْ وَابْنُ آدَمَ

پس نزدیک کرتا ہے اور کو اپنے سے اور کہتا ہے کیا اچھا تو میں گلے سے لگاتا ہے اور کو اور یہ بھی

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان

يَحْيِي مِنَ الْإِنْسَانِ يَحْيِي الدَّمَ لَا تَغْفُلْ عَنْ

جاری ہوتا ہے انسان میں جبکہ جاری ہونے خون کی نیا پس نہ غافل رہ

مَكْرَهُ وَاسْتَعِينِي بِاللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا لَّكَ عَلَىٰ زَوْجِكَ

مکر اوکے سے اور دد مانگ ساتھ اللہ کے اور سپر اور غیر تری غاوند پر بھی

حَقٌّ وَفَقَّهَ اللهُ بِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حق ہے تو میں دے اللہ تعالیٰ اوکو تری حق ادا کرے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَحْسَنَ فِي طَعَامِهَا وَكِسْوَتِهَا وَأَيْضًا

حق ہے مرد پر یہ کہ اچھی طرح کھلا دے اور پہنا دے جو کچھ اور یہ بھی

۴  
پیشہ  
مستند  
سیدہ امینہ  
پر

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌكُمْ أَهْلُهُ وَ

فرمایا اے اہل علیہ وسلم خیر ترین میں وہ ہے کہ بہتر مرد اسے اہل انبی کے لئے

اَنَا خَيْرٌكُمْ أَهْلِي ۖ وَآيُضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں بہتر مرد اسے اہل انبی کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ خَيْرٌكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَآيُضًا قَالَ صَلَّى

وہ وسلم خیر ترین میں وہ ہے کہ بہتر مرد اسے عورتوں کے اور یہ بھی فرمایا اے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا

اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بیت کامل مومنوں میں از روی ایمان کے وہ ہے

أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَآلَظُهُمْ بِأَهْلِيهِ ۖ وَآيُضًا قَالَ صَلَّى

کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت جبراً ہو اہل انبی پر اللہ علیہ بھی فرمایا رسول خدا صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدًا كَفْ خَيْرًا أَقْلَبَدًا

اللہ علیہ وسلم نے جب دے اللہ کسی کو میں سے مال پس چاہے کہ نہیں کرا خیر کو کرے

بِنَفْسِهِ ۖ وَآهْلُ بَيْتِهِ ۖ وَآيُضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سائیدہ نفس اپنے کے اور اہل خانہ اپنی کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ تَفَقَّهَ الْكَجَلِ عَلَى أَهْلِهِ صِدْقُهُ ۖ وَآيُضًا قَالَ

وہ وسلم تفہیم کرا مرد کا اور پڑھ اہل انبی کے صدقہ ہے نہ اور یہ بھی فرمایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونے نصیحت قبول کرو تم نبی حق عورتوں کے نیک کے بہتر ہیں

وَالنِّسَاءُ رِجَالٌ كَمَا أَنَّ الرِّجَالَ نِسَاءٌ

خُلِقْنَا مِنْ ضَلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ ۝

پیدا کی گئی مین ٹپلی سے اور تحقیق ہیٹ میٹری چیز پلیوٹون اور ہیکس ہل ہے

فَإِنْ دَهَبْتَ تُقِمُّهُ كَسْرَتَهُ وَإِنْ تَرَكَتَهُ لَمْ يَنْزِلْ أَعْوَابُ

پس اگر عجب ہے تو سب کا کرنا اوسکو توڑ دیکر تو اوسکو اور اگر چہ توڑ دے تو اوسکو ہمیشہ پہلے جیت مٹری

فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا وَأَعْلَىٰ أَمْرِكُمَا

میں نہایت قبول کروا سکتے عورتوں کے نیکی کی مثال اور جان نوبہدہ کہ تحقیق ہو واسطہ خاداموں ترست کے

لِيَكُ حَقٌّ قَرَأْتَهُ وَأَحْسَنِي إِلَيْهِمَا إِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَمْرًا

ہرچہا ہے پس عایت کرتا وہی اور بدعنوانی کے طرف اور بکے تفتیش اسے نہیں نہایت کرتا اور

مُسْتَفِيزٌ ۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى عَبْدِهِ لِيُذْهِبَ عَنْكَ غَيْبَاتِي وَاجْعَلْ لِي فِيهِ رَحْمَةً وَسُكُوتًا

فَوَاكُمُ جَعَلَهُمُ اللَّهُ مَحْتِ اَيُّكُمْ قَبِيْرٌ جَعَلَ اللَّهُ

بہاؤی تمہارے بہن بھائیوں کو اندر سے زبردست تمنا ہے کہ جو شخص کہہ گا اندر سے

لَا تُخْزِيهِمْ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ كُلٌّ وَلِكُلِّ سَلْبَةٍ

حق اور سچے کو زیر دست اور سچا پس جی رہنے کو کہنا کہ او کو او اس خیر سے کہ کہا وہاں اور نہاں اور سچو

يَلْبَسُ وَلَا يَكْفِيهِ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ

خیر سے کہ پہنچے آپ اور نہ تکلیف دی اور سکو ایسے کلام کہ کہ عاف کر دی اور سکو اگر تکلیف دی اور سکو

فَلْيُعِنِّهِ عَلَيْهِ ۖ وَآيُضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

یہ لفظ جو کہیں نہ کہیں آئے ہو اس کی افہام پر اوجھڑی ہو یہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مِنْ قَلْبِهِ فَمَلَأُوا لَهُ وَهُوَ يَبْكُ ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَحْمِلَ  
رَسُولُ اللَّهِ جُثَّتَانِ مَلَأَتَا دَسْمَ عَمَلِكُ بْنُ عَمْرِو بْنِ  
الْقَيْسِ خَالِ الْأَنْبِيَاءِ كَمَا قَالَ ثُمَّ وَابْنُ قَالَ صَلَّيْكَ اللَّهُ  
تِيَانَتِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى  
عَلَيْهِ وَكَمْ إِذَا ضَمَعَ لَحْدَيْهِ كَجَادِيهِ طَعَامُهُ تَقْطَعُ بِهِ وَقَدْ  
عَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى  
وَلِي حَتَّى وَجْهَانَهُ فَلْيَقْعُهُ مَعَهُ فَلْيَا كُلَّ فَإِنْ  
أَوْشَانِي بِهِنَّ أَرْشَتُهُ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى  
كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوعًا قَلْبًا فَلْيَضْغُ فِي يَدِهِ  
هُوَ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى  
مِنْهُ أَكَلَهُ أَفَا كَلْبَتَيْنِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيْكَ اللَّهُ  
أَوْشَانِي بِهِنَّ أَرْشَتُهُ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرْصَدِهِ الصَّلَاةِ وَمَا  
الْبَدِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهِنَّ مَرْصَدَهُ الصَّلَاةِ وَمَا  
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كَمَا عَلَيَّ أَنْ عَلَيْكَ كَحَاطِطِينَ  
فَادْمُونِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى  
كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى  
بَرْكَ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى

سِرِّ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى كَمُورِ كَيْسِ كَبَرِ يَهُدَى

مَعْرُوفًا وَعَمِلَ كُلَّ الْحَيَاتِ وَالْحَسَنَاتِ

اچھی بات اور کرسب بہلائیوں اور نیکیوں تحقیق

الْحَسَنَاتِ يَذْهَبُ الشَّيْطَانُ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّكْرِ كَرِيمٍ

نیکیوں دور کرتی ہیں براؤں کو یہ ہے نصیحت واسطے نصیحت قبول کرنا اور کفر

بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعْنَا

برکت دے اللہ واسطے ہمکے اور واسطے تمہارے سبب قرآن عظیم کے اوتنے نفع دے

وَيَا كُفْرًا بِالْآيَاتِ وَالَّذِينَ كُنْهُمْ كَيْمُوهُ إِنَّهُ تَقَالِي

اور تم کو ساتھ آیتوں اور ذکر با حکمت کے تحقیق اللہ تعالیٰ ہے

جَوَادُ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَاقِيُ الْكَرَامَاتِ وَكَرِيمٌ عَزِيزٌ بَارِكُ

بڑا سخی کریم بادشاہ سلوک کرنا والا پروردگار بہت ہرمان رحم کرنا والا یا اچھی برکت کر

لَهُمَا فِي دِينِهِمَا وَدُنْيَاهُمَا وَأَصْلُهُمَا

واسطے ان دونوں کے دین ان دونوں کے دنیا اور دنیا ان دونوں کے اور سنوار معاملہ

يَنْزِلُ الْأَصْلَ حَاقًا وَتَنُوكَ وَكَفُومًا بِحَلَالِكِ

ان دونوں کا سنوارنا اپنی جانب سے اور کتاب کہ ان دونوں کو ساتھ حلال اپنے کے

عَنْ حَرَامِكَ وَاعْتَنِهِمَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

حرام اپنے سے اور غنی کہ ان دونوں کو ساتھ فضل اپنے کے اور سے کہ سوا میرے ہیں

وَأَفْتَهُ لَهَا أَتَوَابَ فَضْلِكَ وَدَحْمَتِكَ وَلَا

اور کہول انکے لئے دروازے اپنے فضل کے اور رحمت کے اور نہ

كَلَّهُمَا إِلَىٰ نَفْسِهِمَا طِفْلَةً عَيْنٍ وَأَضْرَبَ  
 سَرَّابَ الْمَوَاطِنِ نَفْسُونَ انكسے کے ایک ایک دھرتے اور سنوار  
 لَهُمَا شَانَهُمَا كَلَّةً وَإِنَّهُمَا فِي الدُّنْيَا حَسَنًا  
 انکے لئے سب کام انکے اور دوسے انکو دنیا میں بہلا سکے  
 وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِهِمَا عَذَابَ الْبَارِئِ حَمِيدًا  
 اور آخرت میں بیلا فی اور جیسا انکو عذاب دوزخ کے سے ساتھ رحمت اپنے  
 يَا أَزْهَرَ الْوَجْهِينَ وَبِزَكَاةٍ جَنِّبِكَ رَحْمَةً  
 اسی ادم الراحمن اور ساتھ رحمت میں اپنے کے کر رحمت میں  
 لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِ  
 عالموں کے لئے رحمت جیسے اسد تعالیٰ اور انکی اولاد اور انکی  
 أَجْمَعِينَ فِي وَاحِدٍ الْمُرَامِ الْكَمَلِ لِلَّهِ ذِي الْكَرَمِ  
 سب پر اور آخر مقصد محمد ہے اسد صاحب انعام  
 وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ سَيِّدِ الْإِنَامِ وَآلِهِ  
 اور مدد اور سلام او سکے رسول پر جو سرور میں سب غلامین کے اور انکی  
 وَاصْحَابِهِ الْكِرَامِ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهَدْيَ  
 اور اصحاب بزرگ پر اور سلام او سپر کہ بروی کرے ہدایت کے  
 مَتَّعَ اللَّهُ مُحَمَّدًا وَآلَهُ فِي خَيْرِ مَكَانٍ خَيْرِ مَجْلِسٍ خَيْرِ مَوْضِعٍ خَيْرِ مَوْضِعٍ  
 کریم محمد و آلہ او اسکو قبول کرنا اور پسند کرنا اسکو قبول اسد تعالیٰ خیر مقام و خیر جگہ و خیر مکان